بغض صحابہؓ لعنت الٰہی

حب صحابہؓ جزو ایمان

یااللہ مدد

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"پیپر بک"

فقہ جعفریہ

کیا اسلامی فقہ ہے؟

فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کا زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ اور فقہ حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی کے ماننے والے "اہلسنت والجماعت" کو اس قانونی حق سے محروم کر دینے کے خلاف مقدمہ کا تاریخی فیصلہ جو عدالت عالیہ سندھ نے جاری کیا۔

شائع کردہ:۔

سپاہ صحابہؓ پاکستان (رجسٹرڈ)

جامع مسجد صدیق اکبرؓ، محمدی چورنگی (سابقہ ناگن چورنگی) ناظم آباد کراچی

فون نمبر ۶۵۱۷۰۱۳

یا اللہ مدد

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"پیپر بک"

فقہ جعفریہ کیا اسلامی فقہ ہے؟

فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ اور فقہ حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی کے ماننے والے "اہلسنت والجماعت" کو اس قانونی حق سے محروم کر دینے کے خلاف مقدمہ کا تاریخی فیصلہ جو عدالت عالیہ سندھ نے جاری کیا۔

شائع کردہ:-

سپاہ صحابہؓ پاکستان (رجسٹرڈ)

جامع مسجد صدیق اکبر، محمدی چورنگی (سابقہ ناگن چورنگی) ناظم آباد کراچی

فون نمبر ۶۵۱۴۸۳

اقتباسات

عدالت عالیہ سندھ کی ڈویژن بنچ کا فیصلہ مورخہ ۹۱-۴-۲۹ جو دستوری عرضداشت نمبر ۱۹۹۰/۸-۱-۵ (آنسہ فرزانہ اشرف بنام این آئی ٹی و دیگر) میں دیا۔

- جہاں تک خط ۱/A کا تعلق ہے تو اس میں فقہ حنفیہ سمیت سنیوں کے چاروں مکتبہ فکر سے امتیازی سلوک کا مظاہرہ کیا گیا ہے کیونکہ اس میں یہ ہدایت کی گئی فقہ جعفریہ کے پیروکار کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامہ تو فوراً قبول کر لیا جائے جبکہ حنفی مسلین کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامے کو منسٹری آف زکوٰۃ اینڈ منسٹریشن روانہ کر دیا جائے مجوزہ ترین چیز ہے وہ یہ ہے کہ اس ہدایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس لئے جاری کی گئی ہیں تاکہ سنیوں کے حلف نامے سرد خانے میں ڈال کر سبوتاژ کر دیئے جائیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان حلفیہ بیانوں کو فیڈرل شریعت کورٹ کے سامنے چیلنج کئے بغیر جوابدار نمبر ۱ نے خط منسلکہ A کی بنیاد پر عرضی دار کے داخل کردہ حلفیہ بیان کو اپنے خط مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء منسلکہ (سی) کے ذریعے اس بنا پر رد کر دیا کہ عرضی دار ایک حنفی مسلم ہے خط منسلکہ A-2 کا منشاء صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ اسماعیلیہ بوہرہ اور شیعہ داؤدی بوہرہ فرقوں کو بھی فقہ جعفریہ کے پیروکاروں میں شامل کر لیا جائے۔
- یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے کہ ایک طرف اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کے کہنے پر زکوٰۃ کٹوتی سے استثنیٰ کے سلسلے میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے لئے زکوٰۃ عشر آرڈیننس میں یکساں قانون بنایا گیا اور دوسری طرف بڑی ہوشیاری سے خفیہ طور پر بغیر کسی جھجک کے شیعہ مسلمانوں کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامے کو قبول کرنے کی انتظامی حکم نامے جاری کئے گئے جبکہ حنفی مسلمانوں کی طرف سے داخل کیا گیا اسی طرح کا اقرار نامہ مسترد کر دیا گیا جس سے سنی مسلمانوں کی جو اس ملک کی (تمام) کل آبادی کا ([illegible]) ہے شدید ہی سخت دل آزاری ہوئی ہے اس دل آزاری اور آرڈیننس کے تحت زکوٰۃ وضع کرنے کے طریقے کا ہر ملک کے اخبارات جن میں روزنامہ جنگ بھی شامل ہیں آزادانہ شائع کئے گئے اور اداریئے لکھے گئے چنانچہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ نہ صرف زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہے بلکہ آئین کے تحت فراہم کئے گئے بنیادی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔

دفعہ نمبر ۲: اغراض و مقاصد

- اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت و ناموسِ رسالت کا تحفظ کرنا۔
- ناموسِ اصحابِ رسولؐ و اہلبیتِ رسولؐ اور مقامِ اصحابِ رسولؐ و اہلبیتِ رسولؐ کی اشاعت کے لیئے کوشش کرنا۔
- نظامِ خلافتِ راشدہ کے نفاذ کیلئے جدوجہد کرنا۔
- ردِّ رافضیت کے لئے کاروائی بھرپور عمل میں کرنا۔
- نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا۔
- شہری و ملکی سطح کے قومی مسائل میں دلچسپی لینا۔
- سُنّی مکاتبِ فکر کے اتحاد کی پرخلوص کوشش کرنا۔
- سُنّی مطالبات کو آئینی و قانونی حیثیت دلوانے کیلئے جدوجہد کرنا۔
- نئی نسل کو اولیاءاللہ کی روحانی اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانا۔
- مذکورہ بالا مقاصد کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے سرانجام دینا۔

سپاہ صحابہؓ پاکستان (رجسٹرڈ)

(اردو ترجمہ)

بحضور عدالت عالیہ سندھ کراچی'
دستوری عرضداشت نمبر ۱۹۹۰ء/۱۰۵-ڈی

(۱) آنسہ فرزانہ اشرف بنت محمد اشرف حسین مسلمہ بالغہ ساکنہ P-۳ بلاک نمبر ۲ پی-ای-سی-ایچ-ایس کراچی نمبر ۲۹ (عرضدار)

—— بنام ——

(۱) نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ بذریعہ مینجنگ ڈائرکٹر بحیثیت ایک قانونی جماعت —— زیر انتظام وفاق پاکستان رجسٹرڈ دفتر نیشنل بنک بلڈنگ آئی-آئی چندریگر روڈ کراچی

(۲) نیشنل بنک آف پاکستان لیمیٹڈ معرفت صدر بحیثیت ایک قانونی جماعت کے جو بلاواسطہ وفاق پاکستان کے زیر انتظام ہے اور جوابدار نمبر ۱ کے انتظام اور راہ عمل کی بحیثیت مینجنگ ٹرسٹی کے نگران ہے اور جس کا دفتر نیشنل بنک لیمیٹڈ بلڈنگ آئی-آئی چندریگر روڈ کراچی میں واقع ہے۔

(۳) اسلامی جمہوریہ پاکستان معرفت سیکرٹری برائے وزارت مال اسلام آباد —— جوابدار

جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے دستور کی زیر دفعہ ۱۹۹ کے تحت عرضداشت

مذکورہ بالا عرضدار بصد احترام کے ساتھ مندرجہ ذیل معروضات پیش کرتی ہے۔

حقائق

(۱) یہ کہ عرضدار نے جوابدار نمبر ۲ سے ۲۰۰۰۰ این-آئی-یونٹ ۸۸-۵-۲۲ کو خریدے جن کے تصدیق ناموں کے نمبر ۰۰۰۲۲۲-۰۸۵۸-K-۰۳۰۵-H اور M-۲۳۲۱ ہیں جو نمبر (۲۲۵۴) ۸۵۷/۳/۴ کے تحت رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔

(۲) یہ کہ عرضدار نے مورخہ ۲۲ جون ۱۹۸۸ء کو جوابدار نمبر ۲ کے سامنے ایک اقرار نامہ (C-Z-۲۰) کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت دئے ہوئے پہلے قاعدے کے مطابق زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثناء کے لئے مقرر

کہ وہ طریقہ پر حلف شدہ تھا پیش کیا' اس کی ایک فوٹو کاپی بحیثیت (الف) منسلک ہے۔

(۳) مذکورہ بالا قانونی قاعدہ مندرجہ ذیل ہے ——

"بشرطیکہ جو شخص تخمینہ لگانے کی تاریخ سے تین ماہ قبل کے عرصہ میں (i) زکوٰۃ کی پہلی کٹوتی میں زکوٰۃ کی منہائی کی تاریخ سے تین ماہ قبل منہا کرنے والے ادارے یا عشر کے معاملہ میں لوکل کمیٹی کے پاس مقررہ فارم پر ' ایک حلفیہ بیان جو اس نے کسی مجسٹریٹ ' اوتھ کمشنر' نوٹری پبلک یا کسی دوسرے ایسے شخص کے سامنے جسے قسم لینے کا اختیار ہو دو گواہوں کی موجودگی میں دیا ہو جو اس کی شناخت کریں ' اس بارے میں کہ وہ ایک مسلم ہے اور تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک کا جس کا وہ حلف نامے میں اظہار کرے گا ' ماننے والا ہے اور یہ کہ اس کا عقیدہ اور وہ فقہ اس کو پابند نہیں کرتا ہے کہ وہ کل زکوٰۃ یا عشر یا اس کا کوئی حصہ اس طریقے پر ادا کرے ' جو اس آرڈیننس میں مذکورہ ہے ' تو ایسے شخص کے اثاثوں یا پیداوار پر زکوٰۃ یا عشر کی لازمی کٹوتی نہیں کی جائے گی۔"

(۴) یہ کہ جوابدار نمبر ۱ نے اپنے خط نمبر I-S-D Z K T/۳(۴)۸۹ مورخہ ۲۳ جولائی ۸۹ء کے ذریعہ عرضدار کو مطلع کیا کہ چونکہ حلف نامہ زکوٰۃ کا تخمینہ لگانے کی تاریخ سے تیس دن پہلے مکمل نہیں کیا گیا تھا اس لئے عرضدار کا سرمایہ ۱۹۸۹ء کے لئے لازمی منہائی زکوٰۃ سے مستثنیٰ نشان زدہ نہیں کیا جا سکتا' جب کہ ۱۹۹۰ء کے لئے یہ لازمی منہائی زکوٰۃ سے مستثنیٰ حساب نشان زدہ کر دیا جائے گا۔ خط کی اصل بحیثیت (B) منسلک ہے۔

(۵) یہ کہ بعدہ جوابدار نمبر ۱ نے اپنی رائے تبدیل کر دی اور عرضدار کو اپنے خط نمبر S-D/Z K T/۳-I مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء کے ذریعہ استثناء دینے سے اس بناء پر انکار کیا کہ عرضدار فقہ حنفیہ کا پیروکار ہے۔ مودبانہ گزارش ہے کہ جوابدار نمبر ۱ کا انکار واضح طور پر فقہ حنفیہ کو اسلام کی ایک مسلمہ فقہ ماننے سے انکار ہے' اصل خط بحیثیت (C) منسلک ہے۔

(۶) کہ بعدہ جوابدار نمبر ۱ نے عرضدار کو اپنے مراسلہ مورخہ ۲۳ اگست ۸۹ء کی ایک فردسیا کی جو مندرجہ ذیل اردو بیان پر مشتمل ہے۔

"فقہ جعفریہ کے تحت یونٹ خریدار مجوزہ ڈکلریشن (C Z -۵۰) مقررہ مدت یکم رمضان سے ۳ دن قبل تک این۔ آئی۔ ٹی کے دفاتر نیشنل بنک آف پاکستان (ٹرسٹی ڈیپارٹمنٹ) ہیڈ آفس کراچی کے پاس جمع کرا کر زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں' اصل مراسلہ بحیثیت (D) منسلک ہے۔

(۷) یہ کہ جوابدار نمبر ۱ کا عرضدار کے سرمایہ این۔ آئی۔ ٹی کو غیر منہائی زکوٰۃ کا حساب نشان زدہ کرنے سے انکار جس کا مطلب عرضدار کو اس حق سے جو اس کو قانون نے عطا کیا ہے غیر قانونی اور بدنیتی پر مبنی بنیاد پر

انکار کے مترادف ہے کہ فقہ حنفیہ کے ماننے والے مسلم اس کے حقدار نہیں ہیں کہ استثناء سے فائدہ اٹھائیں غالباً اس لئے کہ جوابدار نمبرا' کے نزدیک فقہ حنفیہ اسلام کی مسلم فقہ نہیں ہے" اس بات سے غیر مطمئن اور ستم زدہ ہو کر عرضدار بڑی لجاجت کے ساتھ مندرجہ ذیل دلائل کے ساتھ یہ عرضداشت پیش کرتی ہے!

دلائل

(۱) فقہ حنفیہ اسلام کی صرف چار مسلمہ فقہوں۔ (فقہ' حنفیہ' شافعیہ' مالکیہ اور حنبلیہ میں) سے ایک ہے جوابدار نمبرا" کا فقہ حنفیہ کو اسلام کی مسلمہ فقہ ماننے سے انکار غیر قانونی ہے' جو بدنیتی پر مبنی اور مسلمانان پاکستان کے خلاف ایک سازش کا حصہ ہے۔

(۲) عرضدار کو قانون نے جو استثناء عطا کیا' جوابدار نمبرا کو اس کو دینے سے انکار غیر قانونی' بدنیتی پر مبنی شر انگیز اور مذکورہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کے صریح خلاف ہے۔

(۳) جوابدار نمبرا" نے جو بیان اپنے مراسلہ مورخہ ۲۴ اگست ۸۹ء کے ذریعہ جاری کیا ہے وہ بھی غیر قانونی غیر جائز اور پر فریب ہے کیونکہ عرض دار کی بہترین معلومات اور یقین کی حد تک قانون میں فقہ جعفریہ کے بارے میں کوئی گنجائش نہیں ہے اور اس بیان کی دوسری تشریح کا واحد مقصد' فقہ حنفی کو تسلیم کرنے سے انکار اور پاکستان کے شہریوں (این۔ آئی۔ ٹی۔ یونٹوں کے خریداروں) کو یہ ترغیب دینا مقصود ہے کہ انہیں قانون زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے جو استثناء کا حق عطا کیا ہے اسے وہ فقہ جعفریہ کا پیروکار ہونے کا جھوٹا حلف نامہ داخل کر کے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

التجا

اس لئے عاجزانہ التجا ہے کہ معزز عدالت اس عرضداشت کو قبول فرمائے اور فریقین کو سماعت کرنے کے بعد اعلان کرے کہ

(۱) فقہ حنفیہ اسلام کی صرف چار مسلمہ فقہوں میں سے' ایک ہے اور اس کے ماننے والے اس استثناء سے جو زکوٰۃ و عشر کی دفعہ نمبرا کی ذیلی دفعہ نمبر ۳ کے پہلے قاعدے کے تحت عطا کی گئی ہے' محروم نہیں ہیں۔

(۲) اعلان کرے کہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کے تحت تمام نفاذ فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو خصوصی طور پر کوئی استثناء عطا نہیں کیا گیا اور جوابدار نمبرا کا بیان جو اس کے مذکورہ مراسلے میں ہے غیر جائز اور

وصول کر دی جا چکی ہے۔

(۳) محکمانہ حکم کے ذریعہ جوابداران کو اجتماعی و انفرادی طور پر ہدایت کی جائے کہ وہ عرض دار کے اقرار نامہ کو تسلیم کریں اور اس کے این۔ آئی۔ ٹی یونٹ سرمایہ کو لازمی منہائی زکوٰۃ سے مستثنیٰ حساب نشان زد کریں۔

(۴) کوئی دوسری اعانت یا اعانتیں جو عدالت عالیہ مقدمہ کے حالات کے تحت درست یا مناسب سمجھے عطا فرمائی جائے۔

دستخط

عرض دار

(بسلسلہ دستاویزات)

(الف) اقرار نامہ کی فوٹو کاپی۔

(ب) جوابدار نمبر۱ کا اصل خط مورخہ ۳ جولائی ۱۹۸۹ء

(ج) جوابدار نمبر۱ کا اصل خط مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۸۹ء

(د) اصل مراسلہ مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۸۹ء جو ابدار نمبر۱ نے جاری کیا

سمنز کے لئے فریقین کے پتے وہی ہیں جو اوپر عنوان میں درج ہیں

عرضدار کے وکیل کا پتہ۔ محمد اشرف حسین ایڈووکیٹ P/۳ بلاک نمبر۲

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ ایس کراچی

(اردو ترجمہ)

بحضور عدالت عالیہ سندھ کراچی

دستوری عرضداشت نمبرڈی ۸۵ برائے سال ۹۰ء

مس فرزانہ اثر (عرض دار)

بنام

نیشنل انوشمنٹ ٹرسٹ وغیرہ (جوابداراں)

عرض گزار کے وکیل کی گزارشات

عرض گزار کا وکیل بڑے ادب کے ساتھ فقہ حنفیہ سے اور فقہ جعفریہ کی مستند کتاب اصول کافی میں سے عرض گزار کے موقف کی تائید میں عرض کرتا ہے کہ

(الف) زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی رو سے حکومت پاکستان کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ فیصلہ کرے یا اعلان کرے کہ اسلام کی تسلیم شدہ فقہ کون کون سی ہیں یہ کام صرف علماء امت کا ہے یا پھر پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے" اس لئے حکومت پاکستان کا یہ اعلامیہ کہ فقہ جعفریہ اسلام کی ایک مستند فقہ ہے اور یہ کہ زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کے لئے فقہ جعفریہ کے ماننے والوں بشمول شیعہ اسماعیلی، شیعہ بوہری اور شیعہ اثنا عشری" بلا قانونی اختیار کے ہے۔ کیونکہ نام نہاد فقہ جعفریہ اسلام کی کوئی تسلیم شدہ فقہ نہیں ہے۔ اسلام کی تسلیم شدہ فقہ صرف چار ہیں یعنی فقہ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی۔

(ب) "فقہ" اسلامی اصول قانون کی ایک فنی اصطلاح ہے جس کا ایک خاص مفہوم ہے "فقہ ان باقاعدہ مرتب کردہ قانون اسلام کی ذیلی قانون سازی ہے" جو قرآن پاک کی مقرر کردہ حدود اللہ کے اندر اور اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک کی شکل میں نازل کردہ کلام الٰہی کی ان تشریحات کے عین مطابق ہو" جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے اپنے قول یا فعل سے امت کو مرحمت فرمائی ہیں' کوئی قانون سازی جو کسی بڑے سے بڑے شخص نے کی ہو اگر قرآن اور سنت کے خلاف ہے یا اس سے مطابقت کلیہ نہیں رکھتی تو وہ غیر اسلامی ہوگی۔ اس طرح اگر کوئی شخص کسی "فقہ ہنومان" کا پیروکار ہونے کا دعوی کرتا ہے جس کی بنیاد "گیتا" یا "رامائن" پر ہو وہ اسلامی فقہ نہ ہوگی' یا اسی طرح اگر کوئی شخص فقہ موسوی یا فقہ عیسوی کا پیروکار ہونے کا دعوی کرتا ہے جس کی بنیاد ان احکامات پر ہو جو توریت یا انجیل میں مقرر کئے گئے تھے وہ بھی اسلامی فقہ نہ ہوگی حالانکہ تورات و انجیل کے احکامات بھی فرمان الہی ہیں' لیکن منسوخ شدہ۔

(ج) سب سے پہلے اصطلاح فقہ جعفریہ ہی گمراہ کن ہے اس سے یہ تصور پیدا ہوتا ہے کہ گویا حضرت جعفر نے اسلامی قوانین کی کوئی ذیلی قانون سازی کی تھی۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ آپ نے اسلام کی ذیلی قانون سازی کا ایک چھوٹا سا کتابچہ بھی مرتب نہیں کیا' تمام کی تمام فقہ جعفریہ کا محور وہ تحقیقی کام ہے' جو ایک شخص مسمی شیخ محمد بن یعقوب الکلینی نے جو خود ۳۵۰ھ (تین سو پچاس) میں پیدا ہوا تھا کیا تھا' جب کہ حضرت جعفر کا انتقال ۱۴۸ ہجری' میں ہو گیا تھا۔ فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کے نزدیک یہ کتاب (اصول کافی) احادیث کی اولین اور بخاری کتاب ہے کراچی سے شمیم بکڈپو کی چھاپی ہوئی اصول کافی کی جلد اول سے چند صفحات مقدمہ (صفحہ ۱۰) اور پیش لفظ (صفحہ ۴۰)' جو اس کتاب کی اس طباعت سے جو رسالہ نور میں اور پھر کتابی شکل میں اس سے بہت پہلے چھپ چکی ہے اور جس میں مرتب کرنے والے کا نام ابو جعفر بن یعقوب کلینی الرازی بتایا گیا ہے منسلک ہیں فقہ جعفریہ کی حقیقی بنیاد یہ کتاب ہے۔

(د) ان صفحات کے مندرجات کے مطابق یہ حدیث چہاردہ معصومین کے اپنے اقوال ہیں اور یہ کہ صرف قرآن امت کے لئے ناکافی ہے' جب تک کہ ہر زمانہ میں ایک زندہ اور معصوم (گناہ کرنے کی طاقت سے محروم) ہستی موجود نہ ہو' جب کہ اسلام کے مسلمہ اور طے شدہ اصولوں کے مطابق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری شارح قرآن پاک تھے' کیونکہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ خود اللہ تعالی کی راہنمائی میں تھا اور آپ نے اسلام کے بارے میں اپنی خواہش نفس ذاتی سوچ و تصور یا اندازے کے مطابق کچھ نہیں کہا۔

اصول کافی میں ایسی ہر نام نہاد حدیث کو اصول کا عنوان دیا گیا ہے حالانکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے ساتھ دوسروں کے اقوال حتی کہ لقمان کے نام سے (صفحہ ۳۷) اور "راوی" کے نام سے بھی شامل ہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ لقمان نام کا بھی کوئی چودہ معصومین میں سے تھا یا نہیں۔

شیعہ اثنا عشری یہ خصوصیت جو صرف نبی یا رسول کی ہوتی ہے صرف چودہ اماموں تک محدود کرتے ہیں' جب کہ اسماعیلی امامت کا عقیدہ ہر زمانے کے حاضر امام تک حتی کہ آج کے حاضر امام تک دراز کرتے ہیں' اس

طرح خود فقہ جعفریہ کا فلسفہ تضاد کا شکار ہے کیونکہ اصول کافی کی مندرجات کے مطابق امام نبی کے برابر ہے علم میں اور بوجہ نزول کلام الٰہی (بلا واسطہ فرشتوں کے یا بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سلسلے وار بتدریج سینیئر اماموں کے ذریعہ) اور اس طرح ہر امام کے اقوال اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہیں اور اس طرح یہ اسلام کی بنیادی قوانین بن جاتی ہے اور اسلامی اصول قانون سازی

Islamic Jurisprudence کے مطابق اس کو کسی طرح بھی فقہ کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اس حقیقت کی فقہ جعفریہ کے اس بنیادی اصول سے بھی تصدیق ہوتی ہے کہ ہر امام کی اتباع جائز نہیں اور ہر بعد میں آنے والا امام پہلے امام کا ناسخ ہے یعنی وہ امام سابق کے مقرر کردہ اصول و قوانین کو منسوخ معطل اور اس میں ترمیم کرنے کا مجاز ہے۔ فقہ جعفریہ کے مطابق اس کلام کے لئے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اکیلی کافی بنیاد نہیں ہیں۔ اصول کافی کے ان صفحات کی فوٹو سٹیٹ منسلک ہیں جس میں مندرجہ بالا قوانین درج ہیں۔

بالکل اسی طرح فقہ جعفریہ کے مطابق اسلامی فنی قانون Islamic Jurisprudence کی فنی اصطلاح سنت بھی صرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال تک محدود نہیں ہے بلکہ اثنا عشریوں نے اس کا دائرہ چہاردہ معصومین تک بڑھا دیا ہے' جبکہ اسماعیلی فرقے میں حاضر امام تک وسیع ہے۔ اس طرح یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ فقہ جعفریہ کے قوانین کی بنیاد نہ تو قرآن پاک ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(۵) نہ صرف یہ بلکہ فقہ جعفریہ کی بنیاد قرآن پاک پر بھی نہیں ہے' کس طرح؟

اصول کافی کہتی ہے کہ تمام کی تمام وحی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کی تھی۔ صفحات ۳۰، ۶۱، ۲۲۹، ۲۳۴، ۲۳۸' وغیرہ اور اس طرح اصلی اور مکمل قرآن پاک فقہ جعفریہ کے مطابق صرف حضرت علیؓ کے پاس تھا اور کسی کے پاس نہیں تھا۔ جس کو وہ صرف ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں عوام کے سامنے لائے' لیکن فقہ جعفریہ کے عقیدے کے مطابق اس میں انصار و مہاجرین کی بد اعمالیوں کے تذکرے موجود تھے' اس لئے اصحاب کبار نے بشمول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ' اپنے اس مصحف کو یہ کہتے ہوئے واپس لے گئے کہ وہ لوگ اب اس مصحف کی کبھی زیارت نہ کر سکیں گے اور اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو چھپا کر رکھا اور بڑی رازداری کے ساتھ یہ ایک امام سے دوسرے امام کے ذریعہ چلتا ہوا آخری امام تک پہنچا جو اس کو یہ کہتے ہوئے غار میں لے کر چھپ گئے کہ اب یہ عوام کے سامنے صرف اس وقت آئے گا جب وہ غیبت کبریٰ سے واپس ظاہر ہوں گے' اس طرح فقہ جعفریہ کی خود کے بیان کے مطابق مصحف علیؓ بھی بنیاد نہیں ہے۔ فقہ

جعفریہ کے مطابق رائج الوقت تیس پاروں کا قرآن پاک (جو کہ پوری امت مسلمہ کے عقیدے کے مطابق ایک حرف کی بھی کمی بیشی یا تغیرو تبدیلی سے محفوظ و مکمل قرآن پاک ہے جیسا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا) اصلی قرآن نہیں ہے' فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کے نزدیک اصلی قرآن دو ہیں ایک مصحف علی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم املا کرایا کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا۔ (صفحہ ۲۱ سے ۲۹ تک) اور دوسرا وحی الٰہی کا وہ مجموعہ جو فقہ جعفریہ کے مطابق حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آتے تھے اور اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ ضبط تحریر میں لاتے تھے صفحات ۲۸۲' ۲۸۳' ۲۸۴' ۲۹۶' وغیرہ۔ اس نظریہ کے لازمی نتیجہ کے طور پر اصول کافی میں اماموں نے یہ قانون وضع کیا' جو اس عقیدے کے ماننے والوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی بلاواسطہ وحی کی بنا پر ہے کہ موجودہ قرآن نامکمل' تحریف شدہ' کمی بیشی کیا ہوا ہے صفحہ ۱۵۰" تا ۱۵۵ وغیرہ۔ اس طرح مزید کسی ثبوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ فقہ جعفریہ کے قوانین کی بنیاد اس قرآن پاک پر نہیں ہے' جس کو اسلامی دنیا مکمل کلام الٰہی' ہر قسم کی تحریف و کمی بیشی سے مبرا تسلیم کرتی ہے' اس طرح پوری امت مسلمہ کے عقیدے' فیصلوں اور یقین کے مطابق نام نہاد فقہ جعفریہ کی بنیاد نہ قرآن پر ہے نہ سنت پر ہے۔ بلکہ یہ کسی بھی مذہب کی فقہ ہو سکتی ہے مگر اسلام کی نہیں۔

(د) فقہ جعفریہ کی اس بنیادی اور اہم کتاب کے مطابق اسلام کے اصول یہ ہیں!

۱۔ مذہب کا چھپانا

"کتمان" یا یوں کہئے کہ اس فقہ کا یہ بنیادی تقاضا ہے کہ اس کے اصول قوانین اور کتابیں وغیرہ عوام پر اور خاص طور سے غیر شیعہ پر ظاہر نہ کی جائیں (صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۸ جلد دوئم) اب اس چھپانے میں یہ دقت تھی کہ غیر شیعہ کے سامنے کچھ بات تو بتانا پڑتی کیونکہ ایسے عمل کرتے یہ کہنا ممکن نہ تھا کہ ان سے اسلام چھپایا جا رہا تھا کیونکہ یہ صرف شیعوں کے لئے مخصوص ہے اس دشواری سے نمٹنے کے لئے اماموں نے نام نہاد فقہ جعفریہ" اپنے معتقدین کو نہ صرف اجازت دی کہ تقیہ کر کے جھوٹ بول سکتے ہیں بلکہ اصول کافی میں یہ کہا گیا ہے کہ خود امام تقیہ کر کے عوام سے جھوٹ بولتے رہے ہیں (نعوذ باللہ) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو تقیہ تمام باتوں سے زیادہ پسند ہے (صفحہ ۲۲۰ اور ۲۲۸ جلد دوئم)

کتمان اور تقیہ کے دو بنیادی اصولوں کے باعث تمام اسلامی دنیا (سوائے فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کے) اس فقہ کی کتابوں' اصول اور عقائد سے ناواقف رہی اور اب بھی ایک عام آدمی کے لئے اس فقہ کی کتب کا حصول اور اس کے بنیادی عقائد کی معلومات حاصل کرنا ناممکن ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس فقہ کے ماننے والے اسلام کا ایک فرقہ تصور کئے جاتے ہیں' جب کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے برعکس اس فقہ کے اصول

ہے ہیں۔

۴۔ تبرا

تمام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشیاں اور ان کو گالیاں دینا' یہاں تک کہ اصول کافی کی تمام تر احادیث جن کے آسمانی ہونے کا دعوی کیا جاتا ہے' اس میں یہ جملے ہیں

(۱) "اللہ لعنت کرے ابوحنیفہ پر" (نعوذ باللہ)

(۲) (اصل کتاب سے مراد ہیں امیرالمومنین اور ائمہ اور باقی متشابہات ہیں فرمایا ان سے مراد ہیں فلاں۔فلاں۔فلاں)' (نوٹ) "پرانی کتابوں میں فلاں فلاں اور فلاں کی جگہ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان" (رضی اللہ عنہ) کے نام چھپے ہوئے ہیں"

(۳) جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کفر میں ترقی کی تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی' حضرت جعفر صادق نے فرمایا یہ آیت فلاں فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے نوٹ حسل اوپر ہے (صفحہ ۵۷۳ اور اسی طرح کی تمام تر احادیث صفحہ ۵۷۵۔ ۵۷۷۔ ۵۷۹' وغیرہ پر)

(۴) تمام غیر شیعہ کافر اور مشرک ہیں فقہ جعفریہ کے ماننے والے نہ صرف یہ کہ مسلم بلکہ مومن ہیں جب کہ بقیہ تمام اسلامی دنیا کفار اور مشرکین کا مجموعہ ہے حتی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی فقہ جعفریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ سوائے چند ایک کے مرتد ہو گئے تھے۔ فقہ جعفریہ کے مطابق زکوۃ صرف ایک مومن کو دی جاتی ہے اور صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والے مومن ہیں اس لئے اگر کسی غیر شیعہ کو زکوۃ دی جائے تو ادا نہ ہوگی' حدیث کے بارے میں فقہ جعفریہ کا یہ اصول ہے کہ صرف وہی حدیث معتبر ہے جس کے تمام راوی نہ صرف شیعہ بلکہ اثنا عشری ہوں (یہ اصول ایسے وقت میں وضع کیا گیا جب کہ اثنا عشری فرقہ وجود میں بھی نہ آیا تھا) (نئی چھپی ہوئی کتاب کا صفحہ ۱۷)

(۵) یہ عقیدہ کہ اللہ تعالی سے بھی بھول ہوتی ہے اور وہ بھی غلطی کرتا ہے "بدا" (العیاذ باللہ)

(۶) غیر شیعہ سے اپنا مذہب چھپانے کے لئے جھوٹی باتیں بنانا

(۵) دہشت گردی

دوسرے فرقے کے لوگوں کو دھوکہ سے قتل کرنا' امام حسن بن صباح کو اسی فرضی مذہبی کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔

۲۶۔ مندرجہ بالا حقائق کے بعد یہ بتانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ فقہ جعفریہ ایسی قوانین و اصول کا مجموعہ ہے' جس کے اسلامی ہونے کا دعوی تو کیا جاتا ہے' لیکن قرآن و سنت کی اس تعریف کے مطابق نہیں ہیں

جو کہ پوری اسلامی دنیا نے تسلیم کی ہے اور اس لئے وہ اسلام کی تسلیم شدہ فقہ نہیں کہی جا سکتی اور حکومت کے افسران نے نہ صرف یہ کیا کہ غیر قانونی کام کیا ہے بلکہ بددیانتی سے اور شرارتاً ایسا کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کوئی عوامی اطلاع نامہ Public Notificiton جاری نہیں کیا بلکہ یہاں بھی کتمان اور تقیہ کے اصول کے مطابق رازدارانہ ہدایات اور خفیہ مراسلہ جاری کیا جو ہمیشہ عوام کی پہنچ اور معلومات سے دور رکھا گیا' عرض دار کا زیر دستخطی وکیل اپنی تمام ترکدوکاوش کے باوجود اسے حاصل نہ کرسکا اور یہ صرف اس وقت منظر عام پر آیا جب اس مقدمہ میں اسے عدالت عالیہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ حکومت کی اس ہدایات سے کہ فقہ جعفریہ کے ماننے والے جو حلف نامہ داخل کرتے ہیں استثنیٰ سے مستفید ہونے دیا جائے اور دوسرے فقہوں کے ماننے والوں کے حلف نامے زکوٰۃ انتظامیہ کو بھیج دئے جائیں (ظاہر اس لئے کہ اس کو ردی خانے میں ڈال دیا جائے) بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کے خلاف ایک منظم سازش کی گئی ہے۔ کیونکہ حکومتی اداروں اور بینکوں کے افسران بڑی فراخدلی سے فقہ جعفریہ سے غیر وابستہ لوگوں کو یہ مشورہ دیتے تھے کہ وہ یہ اعلان کرکے کہ وہ فقہ جعفریہ کے ماننے والے ہیں جھوٹے حلف نامے داخل کریں اور زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے بچ جائیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پوری معلومات رکھنے والے ذرائع کے مطابق ۱۹۸۸ء میں زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثناء کے لئے جتنے حلف نامے داخل کئے گئے تھے اس میں صرف دس فیصد فقہ جعفریہ کے حقیقی ماننے والوں کے ہیں' حکومت کے کسی بھی افسر نے جن میں جواب داران (Respondants) کوئی ایک حلف نامہ بھی زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ ۳ الف A - ۳ کے مندرجات کے مطابق فیڈرل شریعت کورٹ میں چیلنج نہیں کیا۔ عرض گزار کے زیر دستخطی وکیل کو خود بھی این۔ آئی۔ ٹی اور حبیب بینک جہاں اس کا اکاؤنٹ ہے کے افسران نے مشورہ دیا تھا کہ وہ جھوٹا حلف نامہ داخل کردے اور یقین دلایا تھا کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق کوئی حلف نامہ جو فقہ جعفریہ ماننے کی بنیاد پر داخل کیا جائے گا' چیلنج نہیں کیا جائے گا' لیکن جب اس نے اپنا دین بدلنے سے انکار کردیا اور حبیب بینک' کے۔ ایم۔ سی برانچ میں فقہ حنفیہ کا پیروکار ہونے کی بنیاد پر حلف نامہ داخل کرکے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کا مطالبہ کیا تو وہ قبول نہیں کیا گیا۔

جواب دار (Respondandts) کا عرض دار (Petitioner) کے حلف نامہ کو قبول کرنے سے انکار اور اسی طرح فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو من حیثیت الفرقہ زکاۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ کرنا غیر قانونی اور بلا قانونی جواز کے ہے' جیسا کہ اس عدالت عالیہ کے روبرو تفصیل سے بیان کیا جاچکا ہے' قانونی شق کی عبارت بہت واضح اور غیر مبہم ہے' مقننہ کی خواہش خوب واضح ہے کہ اسلام کی تمام مسلمہ فقہوں کے ماننے والوں کو استثنیٰ کا فائدہ دیا جائے۔ فقہ حنفیہ کے ماننے والوں کو اس استثناء کا فائدہ دینے سے انکار ایک اور سازش ہے

تاکہ مسلمانوں کے ذہن میں یہ تصور پیدا کیا جائے کہ فقہ حنفیہ اسلام کی مسلمہ فقہ نہیں ہے اور اسلام کی مسلمہ فقہ صرف فقہ جعفریہ ہے" اگر مقننہ کی خواہش ہوتی کہ زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو دیا جائے تو وہ صرف ایک بہت سادہ سے استثناء کا اضافہ کرتا کہ "فقہ جعفریہ کے ماننے والے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ ہوں گے" جیسا کہ غیر مسلموں کے بارے میں کہا گیا ہے۔

فقہ حنفیہ اور عرضدار

(Petitioner) کا اس کے عقیدے کے مطابق زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی کا پابند ہونا بہت ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ قانون کے مندرجات کے تحت زکوٰۃ کاٹنے والے کسی ادارے کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی حلف نامے کے بارے میں سوال اٹھائے یا استثنیٰ کے لئے مطالبہ کرنے والے درخواست گزار کو مستثنیٰ کرنے سے انکار کرے جو بھی قانونی اختیار اس بارے میں دیا گیا ہے وہ عمومی انداز کا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی مخصوص حلف نامے (بیان حلفی) کو فیڈرل شریعت کورٹ کے سامنے آرڈر کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ ۳-الف (A-3) کے تحت چیلنج کر سکتا ہے لیکن اس عدالت عالیہ کی ہدایت اور خواہش کے تحت اس مسئلہ پر کہ فقہ حنفیہ اور عرضدار کے عقیدے کے مطابق حکومت کے نافذ کردہ نظام زکوٰۃ میں عرض دار اس بات کا پابند نہیں ہے کہ اس نظام میں زکوٰۃ ادا کرے گزارشات پیش خدمت ہیں۔

(۱) فقہ حنفیہ کے مطابق زکوٰۃ کی دو بڑی قسمیں ہیں ایک وہ جو اموال کا ہرہ پر اور دوسری اموال باطنہ پر جیسے سونا چاندی اور دولت کی دوسری دوسری قسمیں جو آسانی کے ساتھ دوسروں سے چھپائی جا سکیں۔ جبرا زکوٰۃ صرف امام عادل وصول کر سکتا ہے اور وہ بھی اموال کا ہرہ پر "امام عادل کو بھی اسلام نے اس کا مجاز نہیں بنایا کہ اموال باطنہ کی زکوٰۃ زبردستی وصول کرے۔

(۲) پاکستان کی حکومت صالح حکومت نہیں کہی جا سکتی "ایک اسلامی مملکت اور اسلامی حکومت میں کوئی بھی غیر مسلم مقرر نہیں کیا جا سکتا "کسی بھی اہم عہدے پر خصوصا اور زکوٰۃ کے نظم میں خصوصا اسلامی ریاست کا یہ بنیادی تصور ہے کہ تمام غیر مسلموں کے سامنے اسلام پیش کیا جائے گا کہ وہ اسے قبول کریں اور جو اسلام قبول کریں گے وہ مسلم بھائی بن جائیں گے اور جو قبول اسلام سے انکار کریں گے ان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ اسلامی ریاست سے نکل کر کسی دوسری جگہ جا بسیں جو یہ چاہیں گے کہ غیر مسلم رہتے ہوئے اسلامی ریاست میں قیام کریں ان سے یہ عہد لیا جائے گا کہ وہ ریاست کے تمام قوانین کی پابندی کریں گے (پبلک لاء کی)۔ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ نہیں کریں گے "کسی مسلم کو مرتد بنانے کی کوشش نہیں کریں گے "کسی شخص کو قبول اسلام سے نہیں روکیں گے اور اس پر تیار رہیں گے کہ ریاست جو ان کے تحفظ نگہداشت اور آزادی کا ذمہ سنبھالے گی اس

کے عوض جزیہ ادا کریں گے تب انھیں اسلامی ریاست میں بحیثیت ذمی کے رہنے کی اجازت دی جائے گی نہ کہ بحیثیت اسلامی ریاست کے ایک مکمل شہری کے اور اس طرح ذمی کو کسی اسلامی ریاست کے نظم و نسق میں حصہ لینے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ لیکن پاکستان میں حکومت اور اس کے ذیلی اداروں میں غیر مسلم اعلیٰ انتظامی عہدوں پر متمکن ہیں' اس طرح سے یہ حکومت اس بات کی مجاز نہیں کہ مسلمانوں سے اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ بھی وصول کرے۔

(۳) پاکستان نہ تو مسلم ریاست ہے نہ مملکت

مسلم ریاست وہ ہوتی ہے جہاں قانون کا اعلیٰ ترین سرچشمہ قرآن و سنت ہو اس بناء پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم نامہ ہے نہ کہ عوام الناس کی عطا کردہ اجازت کے تحت' پاکستان میں قرآن و سنت قانون کا اعلیٰ ترین سرچشمہ نہیں ہے بلکہ انسان کا بنایا ہوا دستور اعلیٰ قانون ہے (Suparem Source of law) قانونی عدالتیں دستوری شقوں کی صرف تشریح کر سکتی ہیں' لیکن ملک کی اعلیٰ ترین عدالت تک بھی دستور کے مندرجات کو چاہے وہ سراسر کھلم کھلا قرآن اور سنت کے خلاف ہو تو ختم کر سکتی ہے نہ غیر قانونی قرار دے سکتی ہے کیونکہ جج کا خود اپنا وجود دستور کے تحت ہے اور اس کو اختیارات اس کے تحت حاصل ہوتے ہیں' جب کہ دوسری طرف شریعت اسلامی کا کوئی بھی قانون اگر دستور سے مطابقت نہیں رکھتا یا دستور اس کی اجازت نہیں دیتا تو کوئی جج چاہے کتنا ہی اعلیٰ ترین ہو اس کو نافذ نہیں کر سکتا' ہماری عدالتیں اسلامی قوانین پر عمل درآمد کی اسی حد تک مجاز ہیں' جتنا پاکستان کے عوام نے' بشمول غیر مسلمین' اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ یا خود ساختہ نمائندوں نے اجازت دی ہو' لیکن اس سے آگے نہیں' اس سے صاف ظاہر ہے کہ پاکستان میں قرآن و سنت انسان کے بنائے ہوئے دستور کے ماتحت ہے' ایسے ملک کی حکومت قرآن و سنت کے مطابق وصولی زکوٰۃ کا کوئی اختیار نہیں رکھتی اور اگر بزور قوت زکوٰۃ وصول کرتی ہے تو یہ ایک قسم کا ٹیکس ہوگا اور صاحب نصاب کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی' اس بارے میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ ہمارے دستور کی دفعہ ۲۲۷' مندرجات کہ: "تمام موجودہ قوانین کو اسلام کے احکامات جیسا کہ قرآن و سنت میں وضع کئے گئے ہیں کے مطابق بنایا جائے گا"۔ آرٹیکل نمبر ۲ کے مندرجات "کہ اسلام پاکستان کی مملکت کا دین ہوگا"۔ اس تشریح کے اضافہ کے بعد کہ "قرآن اور سنت کا وہ مطلب ہوگا جو ہر ایک فرقہ مراد لے "غیر اسلامی ہو چکے ہیں اور اپنی تمام افادیت کھو چکے ہیں۔

یہ تشریح بھی اسی طرح شر انگیز ہے جس طرح زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس کا زیر بحث استثنائی اندراج' اسلام میں فرقہ Sect اور فرقہ اور فرقہ در فرقہ (Sub Sect) کے وجود کا تسلیم کرنا اور فرقوں بندیوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہی قرآن و سنت سے کھلی بغاوت ہے اور جیسا کہ پہلے تفصیل سے

بیان کیا گیا' اس سے فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو یہ اختیارات حاصل ہو جاتے ہیں کہ وہ قرآن پاک کے اس نسخہ کو رد کریں اور انکار کریں' جو قرآن مکمل صحیح اور غیر تحریف شدہ کلام الٰہی کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے اور اس پر ایمان رکھا جاتا ہے اور جسے وہ اپنی نجی گفتگو میں "عثمانی قرآن کے نام سے یاد کرتے ہیں"۔ اس طرح ان کے اس عقیدے کے مطابق کہ صرف خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سنت نہیں بلکہ چودہ اماموں کا اور پھر کے نزدیک حاضر امام تک قول و فعل "سنت ہے" اس طرح خود دستور میں دو متضاد مذہبوں کو اور عقائد کو پاکستان میں رائج کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس طرح اسلام کے متعلق مندرجات مسلم عوام کو فریب دینے کے لئے ایک دھوکے کی ٹٹی بنائی گئی ہے۔

(۳) اس کے علاوہ دوسری وجوہات بھی ہیں مثلاً (الف) این۔ آئی۔ ٹی ایک امانت دار ہے اور اس کا زکوٰۃ وضع کرنا اور زکوٰۃ کے ادارے کو دینا امانت میں خیانت ہے نہ کہ وضع زکوٰۃ

(ب) بنک وغیرہ کے پاس جمع شدہ رقم اموال باطنہ ہیں اور ان جمع کردہ رقوم پر زبردستی زکوٰۃ نہیں وصول کی جاسکتی

(ج) زکوٰۃ میں وصول شدہ رقم ان مدات و مصارف میں خرچ کی جاتی ہے' جس کی اسلام نے اجازت نہیں دی اور اساتذہ بنک کو اس فنڈ سے دیا جاتا ہے جب کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتے اور اسی طرح فقہ جعفریہ کے ماننے والے جو ایک طرف زکوٰۃ سے استثنیٰ حاصل کرتے ہیں تاکہ ان کی زکوٰۃ کسی غیر شیعہ کو نہ چلی جائے اور دوسری طرف نہ صرف یہ کہ زکوٰۃ کے نظام میں شریک ہیں بلکہ زکوٰۃ وصول کرتے اور دوسرے فوائد حاصل کرتے ہیں۔

(د) عمال زکوٰۃ کو زکوٰۃ فنڈ میں سے فقراء کی طرف صرف ادائیگی کرنے کی اجازت ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں صرف گزارہ بھر کی رقم دی جانی چاہئے' لیکن موجودہ نظام میں ان کو بڑی بڑی تنخواہیں "الاؤنس" ایڈوانس اور دیگر اضافی فوائد بالکل اسی طرح ملتے ہیں جس طرح دوسرے سرکاری افسران کو' زکوٰۃ فنڈ جو مساکین کا حق ہے اس کا یہ انتہائی غلط و ناجائز استعمال ہے۔

(و) زکوٰۃ فنڈ بڑی بے دردی سے دفاتر کی سجاوٹ بناوٹ اور سامان تعیش کی فراہمی میں استعمال کیا جاتا ہے اور حکومت کے ہاتھوں اس کے غلط استعمال اور اس میں خورد برد کے واقعات روز مرہ منظر عام پر آتے رہتے ہیں ۔ مندرجہ بالا اور دیگر نکات پر فقہ حنفیہ کی کتب سے ماخوذ تفصیلی حوالاجات (منسلکہ) اور عرض دار کے عقیدے کے مطابق اس کو یقین ہے کہ وہ فقہ حنفیہ کے مطابق اس بات کا پابند نہیں کہ زکوٰۃ جو حکومت نے قائم کیا ہے اس میں زکوٰۃ ادا کرے۔ محمد اظہر حسین ایڈووکیٹ وکیل برائے عرض دار فون نمبر [illegible]

کراچی مورخہ ۲۴ اپریل [illegible]

"عدالت عالیہ کے فیصلہ کے مکمل متن کا اردو ترجمہ"

عدالت عالیہ سندھ کراچی

آئینی درخواست ۹۰ء/۲۰۸-ڈی

آنسہ فرزانہ اثر (درخواست گزار)

بنام

۱۔ میسرز نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ

میسرز نیشنل بنک آف پاکستان

اسلامی جمہوریہ پاکستان بتوسط سیکرٹری وزارت مالیات اسلام آباد مدعا علیہان

فیصلہ کی تاریخ=۲۲ مارچ ۱۹۹۰

وکیل برائے درخواست گزار=محمد اثر حسین ایڈوکیٹ

"مدعا علیہان=(۱) اختر مسعود ایڈوکیٹ، (۲) سلطان احمد شیخ ایڈوکیٹ

(۳) نعیم الرحمان اسٹینڈنگ کونسل برائے ڈپٹی اٹارنی جنرل"

فیصلہ

مسٹر جسٹس سید عبدالرحمان=مسٹر جسٹس حسین عادل کھتری

(۱) یہ درخواست اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت دائر کی گئی ہے۔

(۲) درخواست گزار حنفی مسلک مسلمان ہے اس کے پاس [illegible] روپے کے این۔ آئی۔ ٹی یونٹس ہیں

درخواست گزار نے ۲۲ جون ۱۹۸۹ء کو زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ (۱) ذیلی دفعہ (۳) کے تحت این

- آئی-ٹی یونٹ پر زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کے لئے تصدیق شدہ حلفیہ اقرار نامہ (Declaration) داخل کیا۔ مدعا علیہ نمبرا نے درخواست گزار کو ۳ جولائی ۱۹۸۸ء کو لکھے گئے ایک خط کے ذریعہ مطلع کیا کہ چونکہ اس نے اپنا حلف نامہ تخمینہ کی تاریخ سے ۳۰ دن قبل داخل نہیں کیا اس لئے وہ ان یونٹس پر سال ۱۹۸۸ء کے لئے زکوٰۃ سے استثنائی نہیں دے سکتے۔ البتہ سال ۱۹۸۹ء کے لئے استثنائی مل جائے گی۔

بعد ازاں مدعا علیہ نمبرا نے اپنا مطمع نظر بدلتے ہوئے درخواست گزار کو ایک خط مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۸۹ء کے ذریعہ مطلع کیا کہ چونکہ وہ حنفی مسلک کی پیروکار ہے اس لئے اس کے تصرف میں این-آئی-ٹی یونٹس پر اسے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ نہیں مل سکتا۔ اس امر سے درخواست گزار نے یہ نتیجہ نکالا کہ شاید فقہ حنفیہ دوسرے فقہوں کی طرح اسلام کی مسلمہ فقہ نہیں ہے درخواست گزار کے مطابق مدعا علیہ کا زکوٰۃ کی استثنائی سے انکار اس کے لئے تکلیف دہ غیر قانونی اور بدنیتی پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس کے قواعد و ضوابط کے خلاف ہے اس لئے اس نے اس استدعا کے ساتھ عدالت میں درخواست دائر کی ہے کہ۔

(i) عدالت قرار دے کہ فقہ حنفیہ اسلام کی صرف چار مسلمہ فقہوں میں سے ایک ہے اور یہ کہ اس فقہ کے پیروکاروں کو زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبرا کی ذیلی دفعہ ۳ کے قاعدہ نمبرا کے تحت زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

(ii) عدالت قرار دے کہ بعینہ طور پر فقہ جعفریہ کے پیروکار کو زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کے تحت کوئی خصوصی استثنائی حاصل نہیں اور یہ کہ مدعا علیہ نمبرا نے اپنے سرکلر میں جو موقف اختیار کیا ہے وہ گمراہ کن اور غیر منطقی ہے۔

(iii) عدالت مدعا علیہان کو اکٹھے یا الگ الگ حکم دے کہ وہ درخواست گزار کے اقرار نامے کو تسلیم کریں اور اس کے تصرف میں آنے والے این-آئی-ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ Non- Drduection- Of Zakat قرار دے

(iv) عدالت مدعا علیہ کو حکم دے کہ اس نے اپنے سرکلر میں جو "گمراہ کن اور غیر منطقی" موقف اختیار کیا ہے۔ اسے واپس لے اور اس امر کی اطلاع این-آئی-ٹی یونٹس کے تمام رجسٹرڈ خریداروں کو دے۔

(x) موجودہ حالات میں یہ معزز عدالت اپنے طور پر مزید جو مناسب سمجھے داد رسی کرے۔

(۳) مسٹر کبیر اے قریشی سیکرٹری بیجل اتوسٹنٹ ٹرسٹ نے اپنے جوابی حلف نامہ میں تسلیم کیا کہ درخواست گزار نے اپنی درخواست میں جو حقائق بیان کئے ہیں وہ درست ہیں لیکن چونکہ درخواست گزار نے اپنے اقرار نامہ میں بیان کیا ہے کہ وہ حنفی مسلک کی پیروکار ہیں اس لئے زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر

اسی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت ان کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ نہیں مل سکتا' مسٹر کبیر کے مطابق تمام مسلمان زکوٰۃ دینے کے پابند ہیں' لیکن فقہ جعفریہ کے مطابق نقد رقوم مثلاً سرمایہ کاری' بچت وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہے اس لئے زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثناء کی یہ سہولت صرف فقہ جعفریہ کے پیروکاروں کو حاصل ہے۔ چونکہ درخواست گزار فقہ حنفی کی پیروکار ہیں اس لئے حقدار نہیں کہ ان کو اس زمرہ میں شامل کیا جائے' جس سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جاتی۔ ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ گورنمنٹ آف پاکستان اسلام آباد کی جانب سے جاری کئے گئے دو سرکلرز مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۸۳ء اور ۲۶ مارچ ۸۳ء جن کی کاپیاں بھی جوابی حلف نامے کے ساتھ داخل کی گئی ہیں بہرحال یہ تسلیم کیا گیا کہ اہل سنت کے دوسرے تین مکاتب فکر کے ساتھ ساتھ فقہ حنفیہ بھی ایک مسلمہ فقہ ہے اس لئے درخواست کا یہ تاثر کہ اس کا حلفیہ اقرار نامہ اس بناء پر مسترد کیا گیا کہ وہ جس فقہ کی پیروکار ہیں وہ اسلام میں تسلیم شدہ فقہ نہیں ہے مسترد کردیا گیا تھا

(۴) مسز نگار فاطمہ مدعا علیہا نمبر ۲ کی جانب سے آفیسر اور مختار کار (Preanel Attorney) نیشنل بنک آف پاکستان نے جو جوابی حلف نامہ داخل کیا وہ اسی نتیجہ کا حامل ہے۔

(۵) ہم نے درخواست گزار کے وکیل مسٹر محمد اثر حسین ایڈووکیٹ' مدعا علیہ نمبر ۱ کے وکیل اختر محمود ایڈووکیٹ' مدعا علیہ نمبر ۲ کے وکیل سلطان احمد شیخ ایڈووکیٹ اور مدعا علیہ نمبر ۳ کے وکیل نعیم الرحمان ایڈووکیٹ سٹینڈنگ کونسل کے دلائل سنے۔

(۶) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ نمبر (۳) میں کہا گیا ہے کہ

"اس کے بارے میں جو یہ کہتا ہے کہ اس آرڈیننس کے تحت اس سے وصول کیا جانے والا کل سرمایہ یا اس کے کچھ کی وصولی اس شخص کے عقائد کے مطابق نہیں ہے تو بھی اس شخص سے وصولیابی بہرحال کی جائے گی' لیکن اس وصولی کو زکوٰۃ فنڈ کے لئے چندہ سمجھا جائے گا۔ بشرطیکہ جو شخص تخمینہ لگانے کی تاریخ سے تین ماہ قبل کے عرصہ میں یا پہلے سال زکوٰۃ کی تاریخ سے تین ماہ قبل منہائی کرنے والے ادارے یا عشر کے معاملہ میں لوکل کمیٹی کے پاس فارم مقررہ پر ایک حلفیہ بیان جو اس نے کسی مجسٹریٹ' اوتھ کمشنر' نوٹری پبلک یا کسی دوسرے ایسے شخص کے سامنے جو قسم لینے کا مجاز ہو۔ دو گواہوں کی موجودگی میں دیا ہو' جو اس کی شناخت کریں اس بارے میں کہ وہ ایک مسلم ہے اور تسلیم شدہ قسموں میں سے کسی ایک کا جس کا وہ حلفنامے میں اظہار کرے گا' ماننے والا ہے اور یہ کہ اس کا عقیدہ اور وہ فقہ (جس کا وہ پیروکار ہے) اس کو پابند نہیں کرتی کہ وہ زکوٰۃ یا عشر یا اس کا کچھ حصہ اس طریقہ پر ادا کرے جو اس آرڈیننس میں مذکور ہے تو ایسے شخص کے اثاثوں یا پیداوار پر زکوٰۃ یا عشر کی لازمی کٹوتی نہیں جائیگی۔ مزید یہ کہ اگر ایسے کسی شخص سے درج بالا بیان کی

گئی صورت کے مطابق کسی بھی وجہ سے زکواۃ یا عشر لازمی طور پر کاٹ لیا گیا ہے اور وہ شخص اس لازمی کٹوتی کو زکواۃ فنڈ میں صدقہ یا خیرات سمجھ کر چھوڑنا نہیں چاہتا اور ایک حلفیہ اقرار نامہ (Dedaration) کے ذریعہ جو کہ مقررہ مدت کے اندر اور درج بالا بیان کی گئی شرائط کے مطابق داخل کیا گیا ہو' اس کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے تو موجودہ قواعد کے مطابق یہ کٹوتی اسے واپس کردی جائے گی۔ لہٰذا اس آرڈیننس کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے پڑھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کسی بھی ایسے مسلمان کے اثاثہ جات میں زکواۃ یا عشر کی لازمی کٹوتی نہیں کی جائے گی' جو کسی بھی ایک مسلم فقہ کا ماننے والا ہو' مکمل فقہ اربعہ اور مقررکردہ شرائط کے تحت حلفیہ اقرار نامہ داخل کردیتا۔ آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ نمبر ۱۳ اے مندرجہ ذیل ہے۔

(۳) اے کسی بھی شخص کے درخواست دائر کرنے پر وفاقی شرعی عدالت اس بات کا فیصلہ کر سکتی ہے کہ آیا ایسا کوئی بیان جو آرڈیننس کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ نمبر ۳ کے قاعدہ نمبر ۱ نمبر ۲ کے مطابق ہو اور اگر وفاقی شرعی عدالت یہ فیصلہ کرے کہ اقرار نامہ جائز و صحیح نہیں ہے تو ایسا شخص اس آرڈیننس کے موجودہ قوانین کے تحت زکواۃ ادا کرنے کا پابند ہو گا اور کسی دوسرے قانون کے تحت جو اقدام اس کے خلاف کیا جا سکتا ہے متاثر نہیں ہو گا۔ چنانچہ ذیلی دفعہ (۳ اے) کے مطالعہ سے یہ بات بھی صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ کسی اقرار نامہ Dectaration جو کہ آرڈیننس کی / دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے قواعد کے تحت داخل کیا گیا ہو اس کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ صرف وفاقی شرعی عدالت کر سکتی ہے۔

(۷) زکواۃ و عشر آرڈیننس کے درج بالا قواعد و ضوابط کے مطالعہ اور جائزہ سے یہ بات صاف اور بالکل واضح ہے کہ کوئی شخص جو مقررہ طریقہ پر ایک بیان داخل کرتا ہے کہ وہ مسلم ہے اور ایک مسلم فقہ کا پیروکار ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کا عقیدہ اور مذکورہ فقہ اس کو پابند نہیں کرتے کہ زکواۃ یا اس کا کوئی Z ادا کرے' زکواۃ کی لازمی کٹوتی یا وصولی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔ جواب داروں کی طرف سے پیش ہونے والے معزز وکلا میں سے کسی نے بھی ہمارے سامنے زکواۃ و عشر آرڈیننس یا زکواۃ (کٹوتی اور واپسی) قواعد مجریہ ۱۹۸۱ء کی کوئی ایسی دفعہ پیش نہیں کی جو اس کے برخلاف ہو۔

اگر کوئی شخص اپنے عقیدہ اور فقہ کی بنیاد پر C.Z.۵۰ فارم یا اس کی تصدیق شدہ کاپی پر زکوۃ کے تخمینہ کی تاریخ سے ۳۰ یوم قبل زکوۃ و عشر آرڈیننس کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے قاعدہ نمبر ۱ کے تحت Z.D.O کے پاس زکوۃ کی کٹوتی سے استثنائی کا دعویٰ داخل کرے گا تو اس شخص کے اثاثہ جات سے زکوۃ نہیں کاٹی جائے جائے گی' چنانچہ یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زکوۃ (کٹوتی واپسی) رولز ۸۱ء کی یہ دفعہ بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ فقہ حنفیہ کے پیروکار مسلمان زکوۃ کی لازمی کٹوتی استثناء کا مطالبہ و دعویٰ نہیں کرسکتے۔

(۸) مدعا علیہان کے اس کیس میں مرکزی نکتہ وہ دو خطوط ہیں جن کا ذکر جوابی حلف نامہ کے اوائل میں کیا گیا ہے اور جن کی فوٹو کاپیاں مدعا علیہان اپنے جوابی حلف نامہ کے ساتھ پیش کی ہیں پہلا خط (A/۱) جس پر (خفیہ) لکھا ہوا ہے کہ مندرجات یہ ہیں۔

حکومت پاکستان وزارت مالیات

سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن ۳ ناظم الدین روڈ ایف ۸/۴

اسلام آباد ۲۱ فروری ۱۹۸۳ء

پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان
ٹرسٹی آف نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ
(نیشنل بنک آف پاکستان ٹرسٹی ونگ ہیڈ آفس)
آئی۔ آئی چندریگر روڈ پوسٹ بکس نمبر ۴۹۳۷ کراچی

عنوان:۔ فقہ اور عقیدہ کی بنیاد پر زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثناء کا دعویٰ

زکوٰۃ و عشر آرڈی نینس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت قاعدہ نمبر ۱ کے تحت قاعدہ میں درج قواعد و ضوابط کے تحت C.Z-۵۰ فارم پر اپنے قابل زکوٰۃ اثاثوں کے لئے زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنائی کا دعویٰ کر سکتا ہے اگر وہ درج ذیل تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک فقہ کا پیروکار ہے۔

(۱) فقہ حنفی

(۲) فقہ مالکی

(۳) فقہ شافعی

(۴) فقہ حنبلی

(۵) فقہ جعفریہ

اور یہ کہ وہ اپنے عقیدہ اور فقہ کے تحت پوری یا کسی ایک حصہ کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا پابند نہیں ہے جیسا کہ آرڈی

نص میں کہا گیا ہے:

(۲) اس سلسلے میں درج ذیل راہنما اصول وضع کیے جاتے ہیں

الف:۔ اگر کوئی شخص پانچ تسلیم شدہ فقہوں کے علاوہ کسی اور فقہ کا پیروکار ہے اور وہ اقرارنامہ داخل کرتا ہے تو وہ اقرارنامہ نظرانداز کیا جاسکتا ہے۔

ب:۔ اگر فقہ جعفریہ کا پیروکار کوئی شخص تمام اصول وضوابط اور مروجہ شرائط کے تحت اقرارنامہ داخل کیا تو اسے قبول کرلیا جائے۔

ج:۔ اگر کوئی شخص فقہ جعفریہ کے علاوہ مندرجہ بالا تسلیم شدہ چاروں فقہوں میں کسی ایک فقہ کا پیروکار ہے اور وہ اقرارنامہ داخل کرتا ہے تو اسے سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن کے پاس بھجوایا جاسکتا ہے۔

دستخط سید اطہر محمود
ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ
فون نمبر:۔ ۵۰۲۱

دوسرے خط ۸/۲ کے مندرجات اس طرح ہیں:۔

حکومت پاکستان وزارت مالیات
سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن
۴۳ ناظم الدین روڈ ۸/۴-F
اسلام آباد ۱۳ مارچ ۱۹۸۳

نمبر (۱) C.Z/۸۲
پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان

ٹرسٹی آف دی نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ

(نیشنل بینک آف پاکستان ٹرسٹی ونگ ہیڈ آفس)

آئی۔ آئی چندریگر روڈ پوسٹ بکس ۷۴۳ کراچی

عنوان = فقہ اور عقیدہ کی بنیاد پر زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ کا دعویٰ

برائے مہربانی انتظامیہ کی طرف سے جاری شدہ اس خط (٦) نمبر C.E ۲۸ مورخہ ۲۱ فروری ۸۳ء جو مندرجہ بالا عنوان کے بارے میں تھا کو ملحوظ رکھیں۔

۲۔ پیرا نمبر ۲ کے سیریل نمبر ۵ لفظ "Jafria" کے ہجوں میں ترمیم کر دی گئی ہے اور اب یہ لفظ "Jafariyah" لکھا اور پڑھا جائے گا۔

(۳)۔ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ درج بالا سرکلر کے پیرا نمبر ۲ کے سیریل نمبر ۵ پر فقہ Jafariyah میں مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں۔

الف۔ شیعہ اسماعیلی

ب۔ شیعہ بوہرا

ج۔ شیعہ داؤدی بوہرا

(۴) اگر یہ خط (٦) نمبر C.E ۲۸ تاریخ ۷ مارچ ۸۳ء کے پیرا نمبر ۱ نمبر ۲ کے لب پیرا (B) کے تحت کسی کیس کے فیصلے کے سلسلہ میں A C D Z کی انتظامیہ کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو وہ سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن کو اصلی اقرار نامہ یا اس کی کاپی بھیج کر اس سلسلہ میں رجوع کر سکتی ہے

دستخط سید اطہر محمود

ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ ہیڈ کوارٹر

فون نمبر۔ ۵۶۹۱

ضمیمہ ۲۔ A کا منشاء صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ کا اسماعیلیہ شیعہ بوہرہ اور شیعہ داؤدی بوہرہ فرقوں کو بھی فقہ جعفریہ کے پیروکاراں میں شامل کر لیا جائے اور ہم اس بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اس طرح جوابداری کے لئے اس قسم کی ہدایات جو قانون کے مطابق یکساں سلوک اور قانون کی نظر میں سب کی برابری

کے ناقابل تنسیخ حقوق کو جن کی دستور کے آرٹیکل نمبر ۲۰ اور نمبر ۲۵ میں ضمانت دی گئی ہے پامال کرنے والی ہیں جاری کرنے کا کوئی معقول جواز نظر نہیں آیا۔

(۹) یہ خطوط نہ تو کسی قانونی اختیار کے تحت جاری کردہ معلوم ہوتے ہیں نہ ان کی اشاعت گزٹ میں کی ہوئی ہے لہٰذا یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ خطوط صرف انتظامی حکم نامے ہیں اور ان کی نہ تو کوئی قانونی حیثیت ہے اور نہ جواز ہے جہاں تک خط منسلکہ A/۱ کا تعلق ہے تو اس میں فقہ حنفیہ سمیت سنیوں کے چاروں مکتبہ فکر سے امتیازی سلوک کا مظاہرہ کیا گیا ہے کیونکہ اس میں یہ ہدایت کی گئی فقہ جعفریہ کے پیروکار کی طرف سے داخل کیے گئے اقرار نامہ تو فوراً قبول کر لیا جائے جب کہ حنفی مسلمین کی طرف سے داخل کیے گئے اقرار نامہ کو سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن روانہ کر دیا جائے' جو بدترین چیز ہے وہ یہ ہے کہ اس ہدایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس لئے جاری کی گئی ہیں تاکہ سنیوں کے حلف نامے سرد خانے میں ڈال کر بے اثر کر دیے جائیں' اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان حلفیہ بیانوں کو فیڈرل شریعت کورٹ کے سامنے چیلنج کئے بغیر جواب دار نمبر ا نے خط منسلکہ A کی بنیاد پر عرض دار کے داخل کردہ حلفیہ بیان کو اپنے خط مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء منسلکہ (C) کے ذریعے اس بناء پر رد کر دیا کہ عرض دار ایک حنفی مسلم ہے' خط منسلکہ A-۲ کا منشاء صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ شیعہ بوہرہ اور شیعہ داؤدی بوہرہ فرقوں کو بھی فقہ جعفریہ کے پیروکاروں میں شامل کر لیا جائے اور ہم اس بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اس طرح جواب دار ان کے لئے اس قسم کی ہدایات جو قانون کے مطابق یکساں سلوک اور قانون کی نظر میں سب کی برابری کے ناقابل تنسیخ حقوق کو جن کی دستور کے آرٹیکل نمبر ۲۰ اور نمبر ۲۵ میں ضمانت دی گئی پامال کرنے والی ہیں جاری کرنے کا کوئی معقول جواز نظر نہیں آتا' صرف اس بناء پر کہ وہ ایک حنفی مسلم ہے

-

عرض دار نے جو خط منسلکہ (C) اپنی درخواست کے ساتھ لگایا ہے اس کے مندرجات اس طرح ہیں۔

نیشنل انویسٹمنٹ ٹرسٹ لمیٹڈ (رجسٹرڈ)

تاریخ ۵ ستمبر ۸۹ء

I.S.D/Z K T نمبر (۳)۸۹

مس فرزانہ اثر

۳۔P بلاک نمبر ۲ پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس کراچی نمبر ۲۹

عنوان:۔ زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ Reg. No N/۳/۵۵۷

ڈیئر مادام ہمارے خط نمبر ۸۹(۴)K S D Z K T B مورخہ ۳ اپریل ۸۹ء کی طرف توجہ فرمائیں آپ نے این-آئی-ٹی یونٹس پر زکوٰۃ سے استثناء کے لئے جو اقرار نامہ ۲ جون ۸۸ء کو داخل کیا اس میں آپ نے واضح کیا ہے کہ آپ فقہ حنفی کے پیروکار مسلمان ہیں اس بارے میں ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ زکوٰۃ و عشر آرڈی نینس مجریہ ۸۰ء کے قواعد و ضوابط کے تحت فقہ حنفیہ کے پیروکار مسلمان لازمی زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ نہیں ہیں اس لئے آپ کے این آئی ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

دستخط ناصر اللہ بیگ

آئی-ایس-او-آئی-ایس-ڈی

(۱۰) زکوٰۃ و عشر آرڈی نینس ۱۹۸۰ء جو ۲۰ جون ۱۹۸۰ء کو جاری کیا گیا تھا اس کے اعلان کے وقت اس کے قواعد و ضوابط کے متعلق بہت سے حلقوں کی جانب سے کچھ اعتراضات اور بعد ازاں شیعہ فرقہ کے نمائندوں کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں یہ تجویز کیا گیا کہ آرڈی نینس کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) میں ترمیم کر کے ایک قاعدہ ایسا شامل کیا جائے کہ کسی ایسے مسلمان سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی جو فقہ جعفریہ کا ماننے والا ہے اور یہ کہ وہ اپنے عقیدہ و فقہ کی وجہ سے اس آرڈی نینس کے قواعد و ضوابط کے تحت ادائیگی زکوٰۃ کا پابند نہیں ہے کہ آرڈر میں مذکورہ طریقہ پر زکوٰۃ و عشر ادا کرے۔

جب مجوزہ ترمیم اسلامی نظریاتی کونسل کے اس وقت کے چیئرمین کے علم میں آئی تو انہوں نے اس بناء پر اعتراض کیا کہ یہ بحالت رعایت حنفی مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے اس وقت کے چیئرمین نے اس سلسلے کو اس طرح ختم کیا کہ

جناب عرفان احمد امتیازی صاحب نے چیئرمین کونسل سے کراچی میں اپنی ملاقات مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کے دوران مندرجہ بالا ترمیم کے مالہ و ماعلیہ پر روشنی ڈالی جس کے جواب میں چیئرمین کونسل نے اپنے خلاصہ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۸۰ء کے ذریعے صدر مملکت کو مطلع کیا:۔

"راقم الحروف اصولی طور پر کتاب و سنت کے مطابق احکام شرع کی تدوین کا حامی ہے۔ چنانچہ احکام شرعی تدوین میں جس کسی مسلک کتب فکر کا نقطہ نظر الرجوع الی القرآن و السنۃ و الرجوع الی المصالح العامہ نظر آئے اس کو اختیار کرنا پسندیدہ خیال کرتا ہے اور ہر فقہ کے ماننے والوں کے مطابق قانون سازی کو اسلامی نظام کے نفاذ میں ایک زبردست رکاوٹ کے مترادف تصور کرتا ہے۔ چنانچہ راقم الحروف کے نزدیک مالکی اور

شافعی نقطہ نظر کے بموجب جب زکوٰۃ ایک "عبادت" ہونے کے ساتھ ساتھ ارشاد قرآنی "وفی اموالھم حق لسائل والمحروم" کے مطابق "حق العباد" بھی ہے اور اسلام کے نظام معیشت کا ایک بنیادی ستون ہے۔ اس لئے راقم الحروف کے نزدیک تعبدی پہلو کے مقابلے میں اس کے مالی اور فلاحی پہلو کو زیادہ اہمیت حاصل ہے' لیکن چونکہ زکوٰۃ احناف اور شیعہ حضرات دونوں کے نزدیک "عبادت" ہے اور عبادت کی ادائیگی میں ہر مکتب فکر کو اپنے عقیدے و مسلک کے مطابق عمل کرنے کی اجازت ایک دستوری تقاضا ہے اس لئے پاکستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر یہ امر مجبوری ذیل میں ان فقہی اختلافات کو سامنے رکھتے ہوئے اظہار خیال کیا گیا:

(الف) راقم الحروف کو دفعہ (۳) میں مجوزہ ترمیم سے پورا اتفاق نہیں ہے' مجوزہ ترمیم میں صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو مذکورہ صورت میں مستثنیٰ کرنے کی گنجائش نکالی گئی ہے۔ یہ صورت حنفیوں کے لئے قابل اعتراض ہوگی۔ مثال کے طور پر ان کے نابالغ کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں' اعتراض یہ ہوگا کہ فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو زکوٰۃ آرڈی ننس کے تحت زکوٰۃ کے عدم وجوب کے لئے ان کی فقہ کے بموجب گنجائش نکالی جا سکتی ہے' تو یہی گنجائش دوسرے فقہ کے ماننے والوں کے لئے کیوں نہ پیدا کی جائے۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ استثناء میں دیگر مسلمہ فقہی مذاہب کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا' اسی طرح صدر محترم کے اسی ارشاد کی "ایک کی فقہ دوسرے پر مسلط نہیں کی جائے گی" صحیح عملی صورت پیدا ہو جائے گی اور کسی مسلمہ فقہی مسلک کے متبعین کے لئے اس آرڈی ننس کے تحت اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔ (انشاء اللہ العزیز) اگرچہ ذاتی طور پر راقم الحروف کو یہ صورت پسند نہیں ہے' مگر بدرجہ مجبوری اسے قبول کرنا پڑتا ہے' جس کا شرعی جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ احناف اور شیعہ دونوں فقہی مکاتب زکوٰۃ کے احکام کو "عبادات" قرار دیتے ہیں اور عبادات کے بجالانے کے طریقے اختیار کرنے میں ہر مکتب فکر آزاد ہے"۔

(ii) چنانچہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ترمیم شدہ زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء/۱۰۰ ایل میں موجودہ صورت میں یہ قاعدہ شامل کیا گیا' (اس بارے میں اسلامی نظریات کونسل کی ورکنگ کمیٹی کی رپورٹ بابت مدت یکم جنوری ۱۹۸۰ء تا ۲۷ مئی ۱۹۸۱ء صفحات نمبر ۸۵ تا ۸۷ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے) یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے کہ ایک طرف اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کے کہنے پر زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کے سلسلے میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے لئے زکوٰۃ عشر آرڈی ننس میں یکساں قانون بنایا گیا اور دوسری طرف بڑی ہوشیاری سے خفیہ طور پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے شیعہ مسلمانوں کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامے کو قبول کرنے کی انتظامی حکم نامے جاری کئے گئے' جب کہ حنفی مسلمانوں کی طرف سے داخل کیا گیا اسی طرح کا اقرار نامہ مسترد کردیا گیا۔ جس سے سنی

مسلمانوں کی جو کہ ملک (تمام) کل آبادی (نوے) ۹۰ فیصد ہیں سخت دل آزاری ہوئی۔ اس دل آزاری اور آرڈی ننس کے تحت زکوٰۃ وضع کرنے کے طریقہ کار پر ملک کے موقر اخبارات جن میں روزنامہ جنگ بھی شامل ہیں آواز اٹھائی گئی اور اداریے لکھے گئے' چنانچہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ نہ صرف زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہے' بلکہ آئین کے تحت فراہم کئے گئے بنیادی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔ چنانچہ مدعا علیہان کے تمام حقائق تسلیم کرلینے اور واضح قانون کی موجودگی میں ہم یہ قرار دینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے کہ دوسرے تمام فرقوں کی طرح فقہ حنفیہ اور اس کے پیروکار بھی زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی (۳) اس کے قواعد و ضوابط اور زکوٰۃ و عشر رولز کے تحت زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ لے سکتے ہیں اور انہیں اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) اگرچہ مدعا علیہان کی طرف سے زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کے قواعد و ضوابط' زکوٰۃ و عشر رولز اور ان کے تحت جاری کیا گیا کوئی بھی نوٹیفکیشن ہمارے علم میں نہیں لایا گیا جس میں خاص طور پر فقہ جعفریہ کے پیروکار مسلمانوں کو ہی زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثناء دیا گیا ہو' البتہ آرڈی ننس کی ذیلی دفعہ (۳) بالکل صاف اور واضح ہے اور اس میں تمام تسلیم شدہ فرقوں کا ذکر کیا گیا ہے اس لئے یہ نہیں کیا جا سکتا کہ ان کو استثناء نہیں دیا جا سکتا۔ مزید یہ کہ یہ بحث صرف ایک علمی بحث کی نوعیت کا ہے اور اس کا درخواست گزار کی استدعا سے کوئی تعلق نہیں' درخواست گزار نے جو استدعا کی ہے وہ یہ ہے کہ اس کا اقرار نامہ بھی تسلیم کیا جائے اور اس کے تحت اس کے این آئی۔ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں پی۔ ایل۔ ڈی ۱۹۸۶ لاہور صفحہ ۳۰۸ پاکستان اسٹیل ری رولنگ ملز ایسوسی ایشن بنام صوبہ مغربی پاکستان کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ عدالت عالیہ میں دائر کی گئی درخواست جو استدعا کی گئی ہو عدالت صرف اسی استدعا کو منظور کرتے ہوئے اپنا فیصلہ دے سکتی ہے لہٰذا کسی ایسے سوال اور اس کے متعلق قانون کی تشریح نہیں کرسکتی جس کے متعلق درخواست میں استدعا نہ کی گئی ہو۔

(۳) ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مدعا علیہان کو کسی بھی حنفی مسلمان کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامہ کو مسترد کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اگر یہ اقرار نامہ مجوزہ طریقہ کار اور مقررہ مدت کے اندر داخل کیا گیا ہو' چونکہ یہ اختیار صرف وفاقی شرعی عدالت کو قانون نے تفویض کیا ہے' مدعا علیہان کی طرف سے درخواست گزار کے داخل کئے گئے اقرار نامہ کو مسترد کرنے اور اس کے این۔ آئی۔ ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ نہ دینے کے عمل کو غیر قانونی اور اختیارات سے تجاوز قرار دیتی ہے اور ان کا یہ عمل سراسر قانون کے خلاف ہے ان وجوہات کی بناء پر ہم نے ۲۶ مارچ ۹۱ء کو جو مختصر فیصلہ دیا تھا آسانی کے لئے اسے ذیل میں دوبارہ پیش کیا

جا رہا ہے۔

"ان تمام وجوہات کی بناء پر جو کہ ریکارڈ پر موجود ہیں ہم اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے قرار دیتے ہیں کہ ایسے کسی شخص کے اثاثہ جات سے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی نہیں کی جائے گی جو مقررہ مدت کے اندر اندر زکوٰۃ انتظامیہ کے پاس موجودہ قوانین کے تحت یہ حلفیہ اقرارنامہ داخل کرے کہ وہ مسلمان ہے اور تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک فقہ کا پیروکار ہے جس کا ذکر اقرارنامہ میں کیا گیا ہے اور جس کے تحت وہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کے قواعد کے مطابق پوری یا کسی ایک حصہ کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا پابند نہیں ہے۔ ہم یہ بھی قرار دیتے ہیں کہ وزارت مالیات حکومت پاکستان کی سینٹرل زکوٰۃ و عشر انتظامیہ کی طرف سے پریذیڈنٹ نیشنل بینک آف پاکستان / این آئی۔ ٹی کے زونل کو لکھے گئے ۲۱ نومبر اور ۷ مارچ ۸۲ء کے خفیہ حکم نامہ میں جو ہدایات دی گئی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ این آئی ٹی کی طرف سے لکھے گئے ۵ ستمبر ۸۹ء کے خط جس میں یہ کہا گیا کہ فقہ حنفیہ کے پیروکار زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ نہیں ہیں "غیر قانونی ہیں اور بغیر کسی قانونی جواز کے اور بے کار ہیں۔ اس لئے ہم مدعا علیہان کو حکم دیتے ہیں کہ وہ درخواست گزار کا اقرارنامہ قبول کریں اور اس کے تصرف میں این۔ آئی۔ ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ قرار دیں۔

کراچی

مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۰ء

دستخط

سید عبدالرحمان (جج)

دستخط

حسین عادل کھتری (جج)

کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اول پر علمائے شیعہ کے

تبصرے

از قلم حقیقت رقم سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین سلطان المتکلمین رئیس المحدثین جناب علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد پرنسپل
دار العلوم محمدیہ سرگودھا دامت برکاتہ وعمت افاضاتہ

باسمہ سبحانہ

مقدمہ

تمہید سرکار ادیب اعظم مدظلہ کی نظر انتخاب اس گنہ گار پر پڑی اور حکم دیا کہ الشافی ترجمہ اصول کافی پر مقدمہ لکھوں میں اپنی گوناگوں مصروفیات کی کثرت اور وقت کی قلت کے باوجود اس امر کو باعث سعادت دارین سمجھتے ہوئے تعمیل حکم کا وعدہ کر لیا۔ باوجود اپنی عدیم الفرصتی کے خیال یہ تھا کہ کتاب کی جلالت قدر کے پیش نظر اس کے حسب حال قدرے مبسوط مقدمہ لکھا جائے گا اور اس میں تمام متعلقہ مباحث پر شرح و بسط سے تبصرہ کیا جائے گا مگر سرکار موصوف نے یہ پابندی عائد کر دی کہ یہ مقدمہ تین صفحات سے زائد نہ ہو اس لئے بموجب المامور معذور مجبوراً بعض شدید اختصار سے کام لینا پڑا تاہم بمطابق مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ اس مقدمہ کو جامع و مانع بنانے اور تمام متعلقہ امور پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش ضرور کی گئی ہے۔ اب رہا یہ امر کہ ہم اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قارئین کرام ہی عند المطالعہ کر سکیں گے۔ العصمۃ والاتمام من اللہ

حدیث کی تعریف لغوی معنی کے اعتبار سے حدیث کلام کے مترادف ہے اور اصطلاح محدثین میں بنابر مشہور حدیث اس چیز کا نام ہے جس میں قول یا فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کی جائے محدثین کے نزدیک خبر بھی مجازاً اسی معنی میں استعمال ہوتی ہے بلکہ سنت کو جس کی اصطلاحی حقیقی معنی قول یا فعل یا تقریر معصوم کے ہیں بعض اوقات حدیث کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے (از ہدایۃ المحدثین) ابتدائے اسلام میں لوگ حافظہ کے زور سے زبانی حدیثیں یاد کر کے بیان کیا کرتے تھے مگر مرور ایام سے اس کی تدوین و ترتیب بھی ہو گئی اور اس سلسلے کی ابتداء پہلی صدی ہی میں ہو گئی تھی اور بعد میں تو اس فن نے بڑی اہمیت حاصل کی اور اسلام میں بڑے بڑے جلیل القدر محدث اور حافظ الحدیث بزرگ پیدا ہوئے۔

فن حدیث کی فضیلت یہ حقیقت ہے کہ علوم اسلامیہ میں علم الحدیث ایک نہایت عظیم الشان اور جلیل القدر علم ہے اس میں نجات دارین اور اصلاح نشاتین پوشیدہ ہے یہی علم تمام حقائق و معارف

سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت جعفر صادق آل محمد علیہم السلام کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہ کرنے والے اور اس چشمۂ فیض سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے اس عہد میمون و فصل انگیز میں احادیث کی چار سو کتب لکھی گئیں جو "اصول اربعمائۃ" کہلاتی ہیں دوسرے اصحاب ائمہ کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

اُصول کافی کی جمع و تالیف

جن اصول اربعمائۃ کا سطور بالا میں تذکرہ کیا گیا ہے چونکہ یہ کتب باقاعدہ طور پر مرتب و مبوب نہ تھیں بلکہ اصول و فروع تفسیر و اخلاق وغیرہ متفرق موضوعات کے بارہ میں آئمہ طاہرین کے ارشادات باہم گڈمڈ ہو گئے تھے لکھنے والے حضرات قلم و دوات ساتھ لے کر حاضر ہوتے تھے اور جن متفرق مسائل و موضوعات پر گفتگو ہوتی وہ ان کے کلام کو درج کر لیتے تھے۔ ضرورت تھی کہ اس کو مرتب و مبوب کیا جائے اور پورے حسن سلیقہ سے ان کی لالی آبدار کو سلک ترتیب و تہذیب میں پرو دیا جائے اس عظیم خدمت کے لئے جس رجل جلیل کو سب سے پہلے توفیق و تائید ایزدی شامل حال ہوئی وہ قدوۃ الانام کہف الاسلام عماد المحدثین العظام ثقۃ الاسلام حضرت ابو جعفر شیخ محمد بن یعقوب الکلینی اعلی اللہ مقامہ فی دار السلام کی ذات بابرکات ہے جنہوں نے اپنی عمر گرانمایہ کے پورے بیس سال (قصص العلماء جلد ۲ ص ۱۸۰ طبع ... و فوائد رضویہ جلد ۲ ص ۶۵ طبع ایران و کشف الحجب ... طبع ...) صرف کرکے ان اصول اربعمائۃ کی ورق گردانی کرکے اور کچھ علماء و فضلاء کی خدمت کرکے اور کچھ راویان اخبار سے استفادہ کرکے غرض کہ اس دشت حدیث میں کوچہ گردی اور کوہ پیمائی سب ہی کچھ کرکے ایک جامع کتاب بنام الکافی قوم و ملت کے سامنے پیش کی جو صحیح معنوں میں اسلام کا دائرۃ المعارف ہے۔

اصول کافی کی بعض خصوصیات

اصول کافی کتب اربعہ کافی من لا یحضرہ الفقیہ تہذیب الاحکام اور استبصار میں سے سب سے پہلی اور سب سے افضل کتاب ہے جس دور سے یہ لکھی گئی ہے اس وقت سے آج تک برابر مرجع فقہاء و محدثین ملاذ علماء عاملین اور دستور حیات شیعہ بنی رہی ہے اور چند خصوصیات کی بناء پر دیگر کتب حدیث سے ممتاز مقام رکھتی ہے جن میں سے بعض خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ یہ کتاب حضرت صاحب الامر علیہ السلام و عجل اللہ فرجہ کی غیبت صغریٰ میں اور نواب اربعہ کی موجودگی میں لکھی گئی ہے لہذا اگرچہ بعد التحقیق اس کتاب کا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کی بارگاہ میں پیش ہونا اور آنجناب کا یہ فرمانا کہ الکافی کاف لشیعتنا پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکا مگر آپ کے معصوم وکلاء کی موجودگی میں لکھا جانا اور اس حقیقت کا مسلم ہونا کہ یہ کتاب تمام ملت جعفریہ کی دینی مدارج و بہبود اور ان کی رشد و ہدایت کے لئے

علاوہ ازیں متوفی ۶۷۳ھ واستاد حضرت علامہ حلی یا بقول بعض علماء خود علامہ حلی قدس سرہ نے خبر واحد کے متعدد اقسام ہیں بعض اقسام کا تعلق راویان اخبار کے صفات واطوار سے ہے اور بعض کا متن اخبار سے اور بعض کا ربط راویوں کے مذکور یا محذوف ہونے سے ہے نیز ان کے نزدیک صحیح کا میزان و معیار راوی ہے۔ ہم یہاں خبر واحد کے صرف ان بعض اہم انواع واقسام کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق راویان اخبار کے عقائد واعمال کے ساتھ ہے اور یہ بنا بر مشہور پانچ قسمیں ہیں

حدیث صحیح — (درایۃ الحدیث از صفحہ ۳ تا صفحہ ۴۲ ونہایۃ الدرایہ)۔ اصطلاح متاخرین میں حدیث صحیح اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلۂ سند معصوم تک منتہی ہوتا ہو اور ہر طبقہ میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری اور عادل ہوں۔

حدیث حسن — حدیث حسن اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی سند معصوم تک منتہی ہو اور تمام طبقات میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری ہو ممدوح ہوں مگر ان کی عدالت کی تصریح نہ کی گئی ہو۔

حدیث قوی — اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے سلسلۂ سند کے تمام راوی شیعہ اثنا عشری ہوں مگر ان کی مدح وذم کے بارہ میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

حدیث موثق — حدیث موثق اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلۂ سند معصوم تک ایسے راویوں کے ذریعہ تک منتہی ہو جو اگرچہ صادق القول اور قابل وثوق ہوں مگر ہوں فاسق العقیدہ (سوائے شیعہ اثنا عشریہ باقی تمام فرق اسلام اس میں داخل ہیں۔

حدیث ضعیف — اصطلاح متاخرین میں حدیث ضعیف اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو ان تمام شرائط سے خالی ہو اور جو اوپر صحیح وحسن وقوی وموثق کے بیان میں ذکر کئے گئے ہیں (ولہ اقسام عدیدۃ لیس ہنا موضع ذکرہا کالخبر المقطوع والمرسل والمجہول وغیرہا)

ان حقائق کی روشنی میں یہ حقیقت واضح وآشکار ہو جاتی ہے کہ حضرت ثقۃ الاسلام کلینی کی فرمائش اور متاخرین کی تقسیم میں فی الحقیقت کوئی معارضہ واختلاف نہیں ہے بلکہ ارباب منطق کی علمی اصطلاح میں عام وخاص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر وہ خبر جو عند المتاخرین صحیح ہے وہ عند المتقدمین بھی صحیح ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو خبر عند القدماء صحیح ہو وہ عند المتاخرین بھی صحیح ہو۔ بنا بریں اصول کافی کی تمام احادیث عند المتقدمین (ولا سیما عند المؤلف العلام) صحیح ہیں مگر متاخرین کے نزدیک کچھ صحیح ہیں کچھ حسن، کچھ موثق کچھ ضعیف وغیرہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ ولا مشاحۃ فی الاصطلاح مثل سود ونشکر؛ اولائک من الی ہدیٰ

ایک ضروری وضاحت — یہاں اس بیان کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گو متاخرین کی اصطلاح کے مطابق

کہ علماء اہل سنت میں کچھ لوگ روایت سے سنت کی مراد لیتے ہیں، اور کچھ لوگ حدیث موقوف، کچھ کے نزدیک نقل اقوال صحابہ بھی روایت ہے

حدیث کے معنے

روایت کے بعد ہی گفتگو اور مسائل کے ماخذ یا بحث کے دوران بھی حدیث کا لفظ بکثرت استعمال ہوتا ہے اور ہر ایک ان معروضات سے کسی اس کا تعلق ہے تو کیسے سرسری طور پر اس لفظ کے لغوی و اصطلاحی معنے بھی کرلیں۔

حدیث حادث حدوث سے مشتق مادہ ہے اور اس کے معنی ہیں۔

ا۔ قدیم کی ضد۔ عدم کے بعد وجود ہونے والی چیز، چونکہ کلام بھی آہستہ آہستہ عدم سے وجود میں آتا ہے اس لئے اسے بھی حدیث کہتے ہیں۔ در عربی روزمرہ میں بیان یا کلام کے معنے میں بھی حدیث مستعمل ہے (ملت)

۲۔ وہ بات یا وہ چیز جو پیغمبر علیہ السلام کے ذریعے دی گئی ہو (نبی)

۳۔ صاحب درایت و محدثین کے نزدیک حدیث سے مراد ہے

(الف) وہ کلام جو معصوم کے قول فعل یا تقریر کی حکایت کرے (ب) معصوم کا قول فعل یا تقریر کی حکایت، فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کو یوں سمجھئے جیسے راوی کہے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ قیلولہ فرمایا کرتے تھے یا آنحضرت اپنی داڑھی میں ہمیشہ کنگھی کیا کرتے تھے تو یہ فعل معصوم کی حکایت ہوئی۔

تقریر معصوم کی حکایت کی مثال یہ ہے کہ راوی کہے کہ فلاں شخص نے معصوم کے سامنے نماز پڑھی اور ہر تکبیر میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے، معصوم نے اس کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔

اس قسم کی چیزیں روایت، حدیث، خبر، اثر، سنت کے ناموں سے یاد کی جاتی ہیں۔ علمائے حدیث اور حدیث کو سمجھنے والوں نے راویوں کے اعتبار سے اس کے نام رکھے اور دوسرے اعتبار سے اس کی درجہ بندی کی۔ معانی کے اعتبار سے انہیں تقسیم کیا۔ اب کوئی روایت متواتر ہے، کوئی مسند، کوئی حسن ہے، کوئی موثق، کوئی ضعیف، کوئی موضوع، کوئی غریب ہے، کوئی معصوم، شیخ الصالح علی اکبر نے ہدیۃ المصلین میں حدیث کے اقسام مختصر کر کے حاشیے پر لکھ دیے ہیں۔

مطالعہ حدیث کی مشکلات

اس کے بعد ایک ایک راوی کی ذاتی حیثیت پرکھی اور دیکھی جاتی ہے۔ راوی جس سے روایت کرتا ہے وہ ایک دوسرے کو جانتے تھے یا نہیں، زمانوں میں کتنا فاصلہ یا کتنی قربت ہے، جس وقت وہ بات کہی یاد رکھی گئی اس وقت کوئی خاص حالت تو نہ تھی، سائل نے معصوم سے سوال کیا تو اس کا مقصد کیا تھا، خود راوی کا عقیدہ کیا تھا، مسلک کیا تھا، اس کے علم و معرفت کا کیا حال ہے، وہ درست ہے یا قسم۔ اس

اصحاب آئمہ کی تالیفات کے مستقل نام اور الگ الگ موضوع تھے ان کی ہر کتاب کو حل کیا جاتا تھا حکومتوں کے سیاسی مدد گزار اور شیعہ دشمن بادشاہوں کے ہاتھوں آئمہ اہلبیت علیہم السلام پر جو ظلم ڈھائے گئے وہ سب کو معلوم ہیں آخر مشیت ایزدی نے آخری امام حضرت مہدی علیہ السلام کو ہماری نگاہوں سے ہٹا کر پردۂ غیب میں جلوہ نشین ہونے کا حکم دیا۔ امام علیہ السلام بحمداللہ زندہ ہیں محفوظ طور پر موجود ہیں اور ہم صرف حضور ہی کی نگاہ فیض کی بدولت زندہ ہیں (مزید بحث و تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب تاریخ تدوین حدیث)

ڈھائی پونے تین سو برس میں ہمارے علوم و ذخائر پر کیا کیا گزری؟ وہ ایک طویل داستان ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آغاز سے ابتک ہمارے علماء جہاں جاتے وہاں انہیں قتل، قید اور جلاوطنی کے مصائب کا شکار ہونا پڑتا تھا ان کے کتب خانے جلائے جاتے، ان کا اثاثہ لوٹا جاتا رہا مگر یہ حضرات کسب علوم کے لئے ظلم سہتے رہے اور کام کو ترک نہ کرتے جو مرکز حق ہوتا تھا چھپ چھپ کر علماء کے پاس جاتے اور احادیث آل محمد کا ذخیرہ معلوم کرتے اور سینہ بہ سینہ پڑھتے پڑھاتے اور لکھتے رہے۔

ثقۃ الاسلام کلینی

آخر تقریباً ۲۵۰ھ / ۸۶۴ء میں ایک ایسے مرد مجاہد اور عالم بے بدل کی ولادت ہوئی جسے سعادت کی وہ بلندی نصیب ہوئی جس کا خیال کیا جا سکتا ہے۔ رے (موجودہ طہران) کے ایک موضع کلین میں جناب یعقوب کا گھر علم و علماء کا گھر تھا انہیں یعقوب کو خداوند عالم نے ایک فرزند مرحمت فرمایا جو آگے بڑھ کر ابو جعفر محمد کلینی کے نام سے مشہور ہوا اور علماء و محدثین اسلام نے ثقۃ الاسلام کے لقب سے یاد کیا۔

ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کا عہد مبارک پایا تھا شیعوں کے گیارہویں امام علیہ السلام کی شہادت کے وقت جناب کلینی بہت زیادہ کم سن تھے جب ہوش سنبھالا اور جوانی آئی تو جناب علامہ علوم دین کی تکمیل کر چکے تھے آپ نے شیعوں کی مشکلوں کا جائزہ لیا۔ دشمنوں کی منصوبہ بندیاں ملاحظہ فرمائیں آپ کے سامنے کتب خانوں کی تباہی اور علماء کی پریشانیوں کی صورت عیاں تھی۔ خدا نے ہمت بلند ذہن رسا، حافظہ حیرت انگیز مرحمت فرمایا تھا اس لئے کمر ہمت چست کی اور فیصلہ فرمایا کہ کلینی جس طرح ہو سکے تعلیمات محمد و آل محمد کو ضائع ہونے سے بچاؤ، جو خدمت تم کر سکتے ہو کر دو۔ اٹھے اور یہ سوچ کر طلب حدیث اور جمع کتب کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ بیس سال کے بعد الکافی مرتب فرمائی۔

الکافی

کتاب "الکافی" فن حدیث کی وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس کے ابواب و فصول اس قدر جامع اور ایسے اچھے انداز سے مرتب کئے کہ اس کے بعد عام لوگوں کو "اصول اربع مأۃ" اور سابقین کے ذخیرۂ احادیث کا فرداً فرداً مطالعہ کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ آپ کو جس قدر کتب میں مل سکیں، ان کو شروع روایت حدیث کے سلسلے سے جدا کر کے اصول و فروع، عقائد و اعمال کی ترتیب سے مرتب کیا۔ بیس برس کی شب و روز کی محنت کا آج کوئی

الشافی ترجمہ اصول کافی

حصہ سوئم

بقیہ

کتاب الحجت

مترجمہ

حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

مصنف زواعد کتب

مترجم

کتاب مناقب شہر آشوب

سرپرست

رسالہ نور کراچی

پیش لفظ

احادیث کے مطالعہ کی ضرورت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

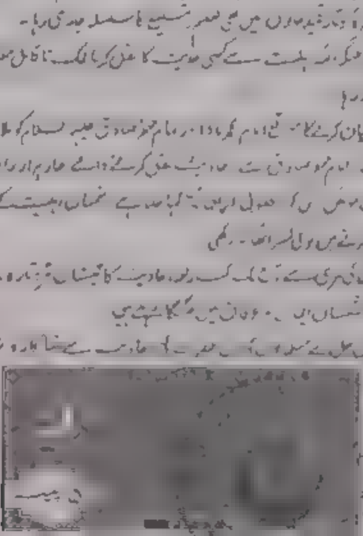

باب اول

(کتاب العقل والجہل)

[illegible]

تشریح [illegible]

حدیث - حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا

[illegible]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حیا اور دین عقل کے [illegible]

قال ... لكن لما موت العالم فذهب بالعلم
بقاء ... الجهال يسألون ويضلون ولا ...
ليس له اصل

اصل ... في ... سورة ... والقرآن ... انا نأتي الارض ننقصها من
اطرافها ... موت ... علمائها

خبر ... عالم مرتا ہے ... اپنا علم
لے ... اس کی جگہ نہیں ... جاہل ... فتوی دیتے ہیں
وہ گمراہ ہوتے ہیں ... اور ... کو گمراہ کرتے ہیں
... کہیں ... اصل نہیں ملی
حضرت امام ... اللہ ... فرماتے ہیں کہ ...
... اور ... ہمارے
... آیت ... زمین ... اطراف سے ... کم کرتے
... اس سے مراد ہے علما کا مرنا۔

باب نہم مجالسۃ علما اور انکی صحبت

اصل قال لقمان لابنه يا بني اختر المجالس
على عينيك فان رأيت قوما يذكرون الله جل
وعز فاجلس معهم فانك ان تك عالما نفعك علمك
وان تك جاهلا علموك ولعل الله ان يطلع عليهم
برحمة فتصيبك معهم واذا رأيت قوما لا يذكرون الله
فلا تجلس معهم فانك ان تك عالما لا ينفعك علمك
وان تكن جاهلا يزيدوك جهلا ولعل الله ان
يطلع عليهم بعقوبة فتصيبك معهم

اصل عن ... عن موسى بن ... قال مجاهد ...
العلماء ... في ... الجاهل في ...

اصل قال رسول الله صلعم قالت الحواريون لعيسى
يا روح الله من نجالس قال من يذكركم الله رؤيته
ويزيد في علمكم منطقه ويرغبكم في الآخرة عمله

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے فرزند مجلسوں کو اپنی
نظروں میں رکھ اگر تو ایسے لوگوں کو پائے جو خدا کا ذکر کرتے
ہیں تو ان کے پاس بیٹھ اگر تو عالم ہے تو تیرا علم
نفع دیگا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھے تعلیم دینگے
اور شاید اللہ ان پر اپنی رحمت نازل کرے اور اگر وہ
لوگ اللہ کا ذکر نہیں کرتے ان کے پاس مت بیٹھ اگر تو
عالم ہے تو تیرا علم نفع نہ دیگا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ
تجھ کو زیادہ جاہل کر دینگے اور شاید اللہ ان پر اپنا
عذاب نازل کرے تو تجھے بھی گھیر لے

امام مجاہد ... فرماتے ہیں ... عالموں کے ساتھ ...
... بہتر ہے جاہل کے ساتھ ... بیٹھنے سے
... حضرت عیسیٰ سے ... ہم
کس کے ساتھ بیٹھیں فرمایا جس کی صورت سے خدا یاد آئے
جس کی گفتگو سے تمہارا علم بڑھے ... اور جس کے عمل سے آخرت کی رغبت ہو۔

اصل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول تذاکر العلم بین عبادی یحیی علیہ القلوب المیتۃ اذا ھم انتھوا فیہ الی امری

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ علم کا مذاکرہ میرے بندوں کے درمیان مردہ قلوب کو زندہ کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی گفتگو میں میرے حکم کی جانب رجوع کریں

اصل سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول رحم اللہ عبدا احیی العلم قال قلت ما احیاہ قال ان یذاکر بہ اھل الدین واھل الورع

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا خدا رحم کرے اس بندہ پر جو علم کو زندہ کرے میں نے کہا اس کی زندگی کیا ہے فرمایا اہل دین اور اہل ورع کا ذکر کرنا

اصل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تذاکروا العلم وتلاقوا وتحدثوا فان الحدیث جلاء القلوب ان القلوب لترین کما یرین السیف جلاءہ الحدید

فرمایا حضرت رسول خدا نے علم دین کا آپس میں ذکر کرو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور آپس میں بات چیت کرو کیونکہ بات چیت قلوب میں جلا پیدا کرتی ہے قلوب اسی طرح زنگ آلود ہوتے ہیں جس طرح تلوار کا زنگ دور کرتی ہے

اصل سمعت ابا جعفر یقول تذاکر العلم دراسۃ والدراسۃ صلاۃ حسنۃ

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ مذاکرہ علم درس سے ہوتا ہے اور درس کا ثواب مقبول نماز کے برابر ہے

باب یازدہم بذل علم

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قرأت فی کتاب علی علیہ السلام ان اللہ لم یأخذ علی الجھال عھدا بطلب العلم حتی اخذ علی العلماء عھدا ببذل العلم للجھال لان العلم کان قبل الجہل

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں نے کتاب علی علیہ السلام میں پڑھا کہ اللہ نے جاہلوں سے عہد طلب علم کا لیا اس سے پہلے عہد لیا ہے علم سکھانے کا جاہلوں کو کیونکہ علم پہلے ہے جہالت سے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ ولا تصعر خدک للناس قال لیکن الناس عندک فی العلم سواء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق (مت روگردانی کرو لوگوں سے) فرمایا حضرت نے مراد یہ ہے کہ لوگ تمہارے نزدیک علم میں برابر ہو جائیں

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام قال زکوۃ العلم ان تعلمہ عباد اللہ

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علم کی زکوۃ یہ ہے کہ لوگوں کو تعلیم دو

ولا ريب فيه ولا يبعض منه

اصل قلت لابي عبد الله عليه السلام اني اسمع الكلام منك فاريد ان ارويه كما سمعته منك فلا يجيئني قال فتعمد ذلك قلت لا فقال تريد المعاني قلت نعم قال فلا بأس

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ سے جو کلام سنتا ہوں چاہتا ہوں کہ اس کی روایت کروں بے کم و کاست لیکن یاد نہیں رہتا۔ فرمایا عمداً تو ایسا نہیں کرتے کہ وہ بیان کرو جو اس سے الگ ہو۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا اگر مقصد معانی ہیں تو بے کم و کاست بیان کرنے میں ہے، ہاں ورنہ کوئی مضائقہ نہیں

اصل قلت لابي عبد الله عليه السلام اسمع الحديث منك فازيد وانقص قال ان كنت تريد معانيه فلا بأس

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں جو حدیث آپ سے سنتا ہوں اس کے روایت کرنے میں الفاظ میں کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ فرمایا اگر مقصد معانی میں کمی یا زیادتی نہیں تو کوئی مضائقہ نہیں

اصل قلت لابي عبد الله عليه السلام الحديث اسمعه منك اورويه عن ابيك او اسمعه من ابيك ارويه عنك قال سواء الا انك ترويه عن ابي احب الي وقال ابو عبد الله عليه السلام لجميل ما سمعت مني فاروه عن ابي

میں نے امام سے کہا ایک حدیث میں آپ سے سنتا ہوں کیا آپ کے والد ماجد کی طرف سے روایت کر سکتا ہوں اور جو ان سے سنتا ہوں وہ آپ کی طرف سے بیان کر سکتا ہوں۔ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، زیادہ بہتر یہی ہے کہ میرے والد کی طرف سے بیان کرو۔ اگاہ ہو کہ تم میرے پدر بزرگوار سے میری حدیث نقل کر دیا کرو، یہ تمہارے لئے زیادہ ٹھیک ہے

اصل قلت لابي عبد الله عليه السلام يجيئني القوم فيستمعون مني حديثكم فاضجر ولا اقوى قال فاقرأ عليهم من اوله حديثا ومن وسطه حديثا ومن آخره حديثا

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ لوگ میرے پاس آتے ہیں کہ ان کو حدیث سناؤں، میں ان لوگوں کی کثرت اور ان کی حدیث سننے کی خواہش سے تنگ ہو جاتا ہوں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں کتاب کے ختم کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ فرمایا اول حدیث پڑھو درمیانی پھر آخر

اصل قلت لابي الحسن الرضا عليه السلام الرجل من اصحابنا يعطيني الكتاب ولا يقول اروه عني يجوز لي ان ارويه عنه قال فقال اذا علمت ان الكتاب له فاروه عنه

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص مجھے حدیث کی کتاب دیتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ میری طرف سے اس کی روایت کرو، پس میرے لئے جائز ہے کہ میں اس کی طرف سے حدیث کو نقل کروں؟ فرمایا جب تم جان لو کہ اسی نے یہ کتاب لکھی ہے تو اس کی طرف سے روایت کر دو

اصل قال امیر المومنین علیہ السلام اذا حدثتم بحدیث فاسندوہ الی الذی حدثکم فان کان حقا فلکم وان کان کذبا فعلیہ

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کوئی حدیث نقل کرو تو اس راوی کا ذکر کرو جس سے تم نے سنی ہے پس اگر وہ سچی ہے تو اس کا فائدہ تمہیں پہنچے گا اور اگر جھوٹی ہے تو اس کا نقصان اس روایت کرنے والے کو پہنچے گا۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال القلب یتکل علی الکتابۃ

فرمایا صادق آل محمد نے دل اعتبار کرتا ہے لکھے پر یعنی جو حدیث لکھی ہوئی ہو اس میں شک نہیں رہتا ہے

اصل سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول اکتبوا فانکم لا تحفظون حتی تکتبوا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب کوئی حدیث سنو تو لکھ لیا کرو اس لئے کہ تم بغیر لکھے یاد نہ رکھ سکو گے

اصل عن مفضل بن عمر قال قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام اکتب وبث علمک فی اخوانک فان مت فاورث کتبک بنیک فانہ یاتی علی الناس زمان ہرج لا یانسون فیہ الا بکتبھم

مفضل ابن عمر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو حدیث سنو اسے لکھ لو اور پھر اپنے بھائیوں میں نشر کرو اگر تم مر جاؤ تو اپنی اولاد میں اس کو بطور میراث چھوڑ دو ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ کتابوں سے مانوس ہوں گے۔

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ایاکم والکذب المفترع قیل لہ وما الکذب المفترع قال ان یحدثک الرجل بالحدیث فتترکہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آپ کو کذب مفترع سے بچاؤ۔ پوچھا گیا کذب مفترع کیا ہے فرمایا تم کسی حدیث کو امام سے روایت کرو اور اس کا نام نہ بتاؤ

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اعربوا حدیثنا فانا قوم فصحاء

فرمایا صادق آل محمد نے کہ ہماری احادیث پر اعراب لگاؤ ہم خانوادہ رسالت اور فصحائے عرب ہیں عبارت کلام میں تغیر و تبدل ہو، اعراب لگانے کے بعد اگر پڑھے تو غلطی نہ کرو گے

اصل سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول حدیثی حدیث ابی وحدیث ابی حدیث جدی وحدیث جدی حدیث الحسین وحدیث الحسین حدیث الحسن وحدیث الحسن حدیث امیر المومنین وحدیث امیر المومنین حدیث رسول اللہ وحدیث رسول اللہ قول اللہ عز وجل

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میری حدیث میرے والد ماجد کی حدیث ہے اور انکی حدیث میرے جد کی اور انکی حدیث حسین کی اور انکی حدیث حسن کی اور انکی حدیث امیر المومنین کی اور انکی حدیث رسول اللہ کی اور رسول کی حدیث خدائے عزوجل کا قول ہے

اصل قلت لابی جعفر الثانی علیہ السلام جعلت فداک ان مشایخنا رووا عن ابی جعفر وابی عبد اللہ

میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا میں آپ پر قربان کہ ہمارے مشائخ نے ہم کو احادیث پہنچائیں امام محمد باقر و جعفر صادق سے

علیہم السلام وکانت التقیۃ شدیدۃ فکتموا کتبہم فلم ترو عنہم فلما ماتوا صارت الکتب الینا فقال حدثوا بہا فانہا حق

سے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام سے اس زمانہ میں سخت تقیہ تھا انہوں نے اپنی کتب احادیث کو چھپا دیا پس ان کتابوں سے احادیث نقل نہ کی گئیں ان کے مرنے کے بعد وہ کتابیں ہم تک پہنچیں ان کتابوں سے ہم نقل حدیث کریں یا نہیں فرمایا کرو وہ صحیح اور کار آمد ہیں

باب نوزدہم تقلید

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قلت لہ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ فقال اما واللہ ما دعوہم الی عبادۃ انفسہم ولو دعوہم ما اجابوہم ولکن احلوا لہم حراما وحرموا علیہم حلالا فعبدوہم من حیث لا یشعرون

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے راوی کہتا ہے میں نے حضرت کے سامنے یہ آیت پڑھی (انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور درویشوں کو اپنا رب بنا لیا) اس کا مطلب پوچھا فرمایا خدا کی قسم ان کے علماء و درویشوں نے اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی تھی اور اگر ایسی دعوت دیتے تو وہ قبول نہ کرتے لیکن ان کے علماء نے کیا یہ کہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیا پس انہوں نے ان علماء کی تقلید کی اس طرح لاشعوری طور پر ان کی عبادت کی

اصل عن محمد بن عبیدۃ قال قال لی ابو الحسن علیہ السلام یا محمد انتم اشد تقلیدا ام المرجئۃ قال قلت قلدنا وقلدوا فقال لم اسألک عن ہذا فلم یکن عندی جواب اکثر من الجواب الاول فقال ابو الحسن علیہ السلام ان المرجئۃ نصبت رجلا لم تفرض طاعتہ وقلدوہ وانتم نصبتم رجلا وفرضتم طاعتہ ثم لم تقلدوہ فہم اشد منکم تقلیدا

محمد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم نے مجھ سے فرمایا اے محمد تم سخت ہو امام کی بات ماننے میں زیادہ یا مرجئہ میں نے کہا ہم بھی تقلید کرتے ہیں وہ بھی تقلید کرتے ہیں حضرت نے فرمایا میرا یہ سوال نہیں میرے پاس اس کے علاوہ کوئی جواب نہیں حضرت نے فرمایا مرجئہ نے ایک شخص کو اپنا امام بنایا جس کی اطاعت ان پر فرض نہ تھی مگر انہوں نے اس کی تقلید کی اور تم نے امام بنایا ایسے شخص کو جس کی اطاعت کو تم نے فرض سمجھا لیکن پھر بھی تم نے اس کی پیروی نہ کی پس تقلید کے بارہ میں وہ تم سے بڑھ کر ہے

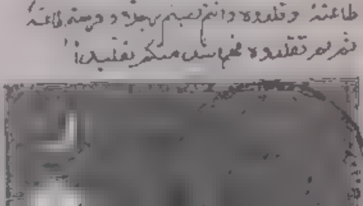

اصل وان قاس شيئا بشئ لم يكذب نظره
وان اظلم عليه امر اكتتم به لما يعلم من جهل نفسه
لكي لا يقال له لا يعلم ثم جسر فقضى فهو مفتاح
عشوات ركاب شبهات خباط جهالات لا يعتذر
مما لا يعلم فيسلم ولا يعض في العلم بضرس قاطع
فيغنم يذري الروايات ذرو الريح الهشيم .

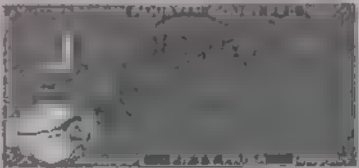

اصل تبكي منه المواريث وتصرخ منه الدماء
يستحل بقضائه الفرج الحرام ويحرم بقضائه الفرج
الحلال لا ملئ باصدار ما عليه ورد ولا هو
اهل لما منه فرط من ادعائه علم الحق

اصل سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول
ان اصحاب المقاييس طلبوا العلم بالمقاييس فلم تزدهم
المقاييس من الحق الا بعدا ان دين الله لا يصاب
بالمقاييس

اصل عن ابي جعفر وابي عبد الله عليهما السلام
قال كل بدعة ضلالة وكل ضلالة سبيلها الى النار

اصل عن محمد بن حكيم قال قلت لابي الحسن موسى
عليه السلام جعلت فداك فقهنا في الدين واغنانا
الله بكم عن الناس حتى ان الجماعة منا لتكون في المجلس

اگر قیاس کرتا ہے ایک چیز کا دوسری چیز پر تو بسبب دولت
کے ... اپنی فکر کو غلط نہیں سمجھتا اور اگر
کوئی امر بھی اس پر تاریک ہو جاتا ہے تو بھی اس
کی ... نہیں ... تو چھپاتا ہے اس کو ...
... علم سے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ نہیں جانتا ...
کر کے حکم لگاتا ہے اور ... ہوتا ہے ... کی ...
کی اور ... اوہام میں ... کی تو نہیں جانتا
اس کے متعلق عذر نہیں کرتا تاکہ گمراہی سے بچے اور ...
... سے علم حاصل نہیں کرتا تاکہ ... پس حاصل
کرے اور احادیث کو اس طرح پراگندہ کرتا ہے جیسے
تیز ہوا گھاس کو

اس کے غلط حکم دینے سے میراث روتی ہے اور ...
کے خون چیخیں مارتے ہیں ... سے حرام
... کو حلال کر دیا اور ... سے فیصلے سے حلال ...
کو حرام ... جو احکام ... سے صادر ہوں ان کے لئے
... اور علم حق سے متعلق دعویٰ کرتا ہے ...
رہا ہے تو وہ اس کا اہل نہیں

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا قیاس
کرنے والے لوگ علم کو قیاس میں تلاش کرتے ہیں لیکن
یہ قیاسات انہیں حق سے دور ہی ہٹاتے ہیں دین
قیاسات سے حاصل نہیں ہوتا ۔

فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے
کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کا رستہ جہنم
کی طرف ہے

محمد ابن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم سے
کہا میں آپ پر فدا ہوں ہم نے علم دین حاصل کیا اور
آپ کی وجہ سے ہم دوسروں سے علم حاصل کرنے سے بے نیاز

ما يسأل رجل صاحبه تحضره المسألة ويحضره جوابها
فيما من الله علينا بكم فربما ورد علينا الشيء لم يأتنا
فيه عنك ولا عن آبائك شيء فنظرنا إلى أحسن ما يحضرنا
وأوفق الأشياء لما جاءنا عنكم فنأخذ به؟ فقال
هيهات هيهات في ذلك والله هلك من هلك يا ابن
حكيم، قال ثم قال لعن الله أبا حنيفة كان يقول قال علي وقلت
قال محمد بن حكيم لهشام بن الحكم والله ما أردت
إلا أن يرخص لي في القياس

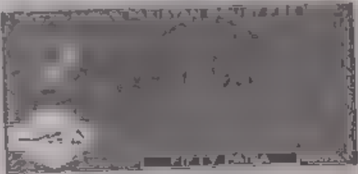

اصل عن یونس بن عبد الرحمن قال قلت
لابی الحسن الاول علیہ السلام بما اوحد الله؟
فقال یا یونس لا تکونن مبتدعا من نظر برأيه هلك
ومن ترك أهل بيت نبيه ضل ومن ترك كتاب
الله وقول نبيه كفر

اصل قلت لابی عبد الله علیہ السلام ترد علینا
اشیاء لیس نعرفها فی کتاب الله ولا سنة نبیه
فننظر فیها؟ قال لا أما انك إن أصبت لم تؤجر وإن
أخطأت كذبت على الله عز وجل

اصل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار

میں نے بیان کیا کہ ہم میں سے کوئی تک مجلس میں ہوتے
ہیں تو لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں تو ہم ان کے جواب
دے سکتے ہیں اس لئے کہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے آپ
لوگوں کی وجہ سے لیکن بعض اوقات ایسے سوالات بھی سامنے
آجاتے ہیں کہ ہمارے پاس ان کا جواب آپ سے حاصل کیا ہوا
نہیں ہوتا نہ آپ کے آباء سے پس ایسے مواقع پر جو بہتر آتا ہے
اس کے مطابق غور کر کے جواب دیتے ہیں کیا یہ صحیح ہے
فرمایا ہرگز نہیں بلکہ اسی نے ہلاک کیا اس زمانے
ہر زمانہ میں اور ہلاک کرے گا ... ابن حکیم اس مسئلہ
میں بھی ... کہتا ہوں جب قول ان کے
قول سے بہتر ہے۔ محمد بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن
الحکم سے کہا خدا کی قسم میں چاہتا تھا کہ مجھے مسائل دینیہ میں
قیاس کرنے کی اجازت مل جائے۔

یونس بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ
کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا امر ہے جس سے وحدانیت
باری تعالیٰ کی شناخت کسی میں پائی جائے فرمایا اے یونس
بدعت پسند نہ بن جس نے احکام دین میں اپنی رائے سے
عمل کیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے نبی کے اہلبیت کو
چھوڑ دیا اور جس نے کتاب خدا اور قول نبی کو ترک کیا وہ کافر ہوا

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا
ہم پر کچھ ایسے مسائل پیش ہوتے ہیں کہ ان کا جواب نہ ہم کو
قرآن میں ملتا ہے نہ حدیث میں پس ہم غور کر کے جواب دیں
حضرت نے فرمایا نہیں اگر تمہارا جواب صحیح ہو تو قیاس
ٹھیک ہونے کا ثواب نہ ملے گا اور اگر غلطی کی تو
اللہ پر جھوٹ باندھا

رسول خدا نے فرمایا ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر ضلالت
کا نتیجہ جہنم ہے

اصل [illegible] عن ابی [illegible]
علیه السلام قال قلت اصلحک الله [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] هذا الکلمه

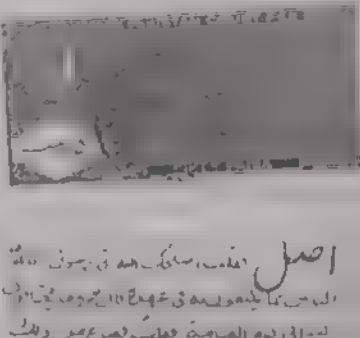

اصل [illegible]
[illegible]
[illegible] الی یوم القیمة [illegible]
[illegible]

اصل سمعت ابا عبد الله علیه السلام

[illegible]
[illegible] آپ کو یاد کرتے ہیں۔ [illegible] کیا جاتا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پاس ہے
[illegible] امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا

یقول فضل عمر ابن شبرمه عقبه فکانما حجر املاه
رسول الله صلى الله علیه وآله وخطه علی علیه السلام
بیده ان الجامعة لم تدع لاحد کلاما فیها علم
الحلال والحرام ان اصحاب القیاس طلبوا العلم بالقیاس
فلم یزدادوا من الحق الا بعدا ان دین الله لا یصاب
بالقیاس

اصل عن ابان بن تغلب عن ابی عبد الله علیه
السلام قال ان السنة لا تقاس الا ترى ان المرأة
تقضی صومها ولا تقضی صلاتها یا ابان ان السنة
اذا قیست محق الدین

اصل سألت ابا الحسن موسى علیه السلام عن
القیاس فقال ما لکم وللقیاس ان الله لا یسأل کیف
احل وکیف حرم

اصل حدثنی جعفر عن ابیه علیه السلام ان علیا
صلوات الله علیه قال من نصب نفسه للقیاس لم یزل
دهره فی التباس ومن دان الله بالرأی لم یزل دهره
فی ارتماس قال وقال ابو جعفر علیه السلام من افتى
الناس برأیه فقد دان الله بما لا یعلم ومن دان
الله بما لا یعلم فقد ضاد الله حیث احل وحرم فیما
لا یعلم

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان

فرمایا کہ ابن شبرمہ کا علم (جو مراسلہ کی شکل میں) ضائع ہوگیا
جامعہ سے (یہ صحیفہ فاطمہ) ہے جس کو لکھوایا رسول اللہ
نے اور اپنے ہاتھ سے لکھا علی علیہ السلام نے اس میں
کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی گئی جس میں کسی کو کلام کی گنجائش
ہو اس میں حلال و حرام ہے۔ قیاس کرنے والوں نے
علم کو قیاس میں تلاش کیا نتیجہ یہ ہوا کہ امر حق سے دور
ہوتے گئے۔ خدا کے دین میں قیاس کو دخل نہیں۔

ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام
سے مروی ہے کہ شریعت میں قیاس کو دخل نہیں کیا تو نہیں
دیکھتا کہ عورت زمانہ حیض کے روزے کو ادا کرتی ہے مگر
نماز نہیں حالانکہ نماز روزہ سے افضل ہے۔ جب شریعت
میں قیاس کو دخل ہوگا تو دین برباد ہو جائے گا

امام موسی کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا
قیاس کے متعلق فرمایا قیاس سے تمہارا کیا تعلق ہے خدا سے نہیں
پوچھا جائے گا کہ کیوں کسی چیز کو حلال کیا اور کیوں حرام۔ (سوائے خدا کے
کوئی نہیں جانتا کہ حلال و حرام کرنے کی وجہ کیا ہے

امام جعفر صادق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے
کہ حضرت علی نے فرمایا جس نے احکام الہیہ میں قیاس کو راہ
دی وہ ہمیشہ شبہات میں مبتلا رہا اور جس نے کلام خدا
اپنی رائے سے ... سے لیا وہ ہمیشہ شبہات میں
دوچار رہا فرمایا امام جعفر صادق نے کہ فرمایا امام محمد باقر
علیہ السلام نے جو لوگوں کو فتویٰ ... اپنی رائے سے
وہ عمل کرتے ہیں اس چیز سے جس کو وہ نہیں جانتا اور
جو باوجود نہ جاننے کے ایسا کرتا ہے وہ خدا کا مقابلہ کرتا ہے
حرام و حلال قرار دیتا ہے ان چیزوں کو جن کا اس کو
علم نہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سنیوں نے

اصل سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول قد ولدنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وانا اعلم کتاب الله وفیه بدء الخلق وما هو کائن الی یوم القیامة وفیه خبر السماء وخبر الارض وخبر الجنة وخبر النار وخبر ما کان وخبر ما هو کائن اعلم ذلک کما انظر الی کفی ان الله یقول فیه تبیان کل شیء

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا میں فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں میں سب سے زیادہ کتاب خدا کا عالم ہوں اس میں ابتدائے خلق کا بیان بھی ہے اور جو قیامت تک ہونے والا ہے وہ بھی اس میں آسمان کی خبر بھی ہے زمین کی بھی، اس میں جنت کی بھی خبر ہے دوزخ کی بھی، جو ہو چکا اس کی بھی اور جو ہونے والا ہے اس کی بھی خبر ہے۔ میں ان سب کو ایسا ہی جانتا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ خدا فرماتا ہے قرآن میں ہر شے کا بیان ہے

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال کتاب الله فیه نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وفصل ما بینکم ونحن نعلمه

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب خدا میں تم سے پہلے گزرے ہوؤں کی بھی خبر ہے اور تمہارے بعد ہونے والوں کی بھی اور تمہارے درمیان کے معاملات کا فیصلہ بھی ہے اور ہم یہ سب باتیں جانتے ہیں

اصل عن ابی الحسن موسی علیه السلام قال قلت له أکل شیء فی کتاب الله وسنة نبیه صلعم او تقولون فیه قال بل کل شیء فی کتاب الله وسنة نبیه

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا کیا ہر شے قرآن میں ہے اور سنت نبی میں یا لوگ کہتے ہیں، جو ان میں موجود نہیں تو آپ کہتے ہیں کیا یہ بھی ہے فرمایا ہر شے کتاب خدا اور احادیث نبوی میں ہے

باب بست و دوم اختلاف حدیث

اصل عن سلیم بن قیس الهلالی قال قلت لامیر المومنین علیه السلام انی سمعت من سلمان والمقداد وابی ذر شیئاً من تفسیر القرآن واحادیث عن نبی الله غیر ما فی ایدی الناس اشیاء کثیرة من تفسیر القرآن من احادیث نبی الله صلعم انتم تخالفونهم فیها وتزعمون ان ذلک کله باطل افتری الناس یکذبون

سلیم بن قیس ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ میں نے سلمان و مقداد و ابوذر سے تفسیر قرآن اور احادیث نبوی کے متعلق ایسی چیزیں سنی ہیں جو بالکل الگ ہیں ان چیزوں سے جو تفسیر و احادیث کے متعلق عام لوگ بیان کرتے ہیں آپ حضرات کا گمان یہ ہے کہ وہ سب باطل ہیں تو کیا یہ سب لوگ رسول اللہ پر بہتان دیتے ہیں

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ متعمدین ولیصیبهم الفرات بانامهم

اصل قال قلت لعلی بن ابی طالب قد سالت فاخرجوا ان فی ایدی الناس حقا وباطلا وصدقا وکذبا وناسخا ومنسوخا وعاما وخاصا ومحکما ومتشابها وحفظا ووهما وقد کذب علی رسول اللہ علی عهده حتی قام خطیبا فقال ایها الناس قد کثرت علی الکذابة فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار ثم کذب علیه من بعده

اصل انما اتاکم الحدیث من اربعة لیس لهم خامس رجل منافق یظهر الایمان متصنع بالاسلام لا یتأثم ولا یتحرج ان یکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ متعمدا فلو علم الناس انہ منافق کذاب لم یقبلوا منه ولم یصدقوه ولکنهم قالوا هذا قد صحب رسول اللہ علیہ السلام ورآه وسمع منه واخذ عنه وهم لا یعرفون حاله وقد اخبره اللہ عن المنافقین بما اخبره ووصفهم بما وصفهم فقال عز وجل واذا رأیتهم تعجبک اجسامهم وان یقولوا تسمع لقولهم ثم بقوا بعده فتقربوا الی الائمة الضلالة والدعاة الی النار بالزور والکذب والبهتان فولوهم الاعمال وحملوهم علی رقاب الناس واکلوا بهم الدنیا وانما الناس مع الملوک والدنیا الا من عصم اللہ فهذا احد الاربعة

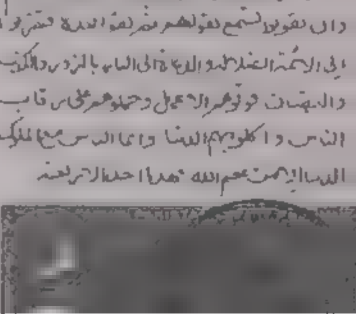

محمد اور آل محمد کی نصرت کی راہ سے کرے بہ

امیرالمؤمنین نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم نے جو سوال کیا اس کا جواب سنو لوگوں کے ہاتھوں میں حق و باطل ہے اور صدق و کذب اور ناسخ و منسوخ اور عام و خاص اور محکم و متشابہ اور حفظ و وہم اور لوگوں نے رسول اللہ کے زمانہ میں ان پر جھوٹ باندھا یہاں تک کہ حضرت نے برسر منبر فرمایا اے لوگو مجھ پر بہت جھوٹ بولا جا رہا ہے پس جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا اس کی جگہ جہنم میں ہے اور حضرت کے بعد بھی بہت جھوٹ بولا گیا

تمہارے پاس احادیث چار طریقہ سے آئی ہیں ان کے علاوہ پانچواں طریقہ نہیں اول مرد منافق ہے جو ایمان کو ظاہر کرتا ہے اور تصنع سے اسلام ظاہر کرنے والا ہے وہ رسول پر عمداً جھوٹ بولنے کو گناہ نہیں سمجھتا اور نہ اس میں کوئی برائی سمجھتا ہے۔ اگر لوگ جانتے کہ یہ منافق اور جھوٹا ہے تو اس کی بات قبول نہ کرتے اور اس کی تصدیق نہ کرتے لیکن کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ کا صحابی ہے اس نے حضرت کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سنا ہے لہٰذا انہوں نے احادیث کو اس سے لے لیا اور وہ اس کے حال سے واقف نہ تھے اور منافقوں کے بارہ میں اللہ نے جو خبر دی ہے وہ دی ہے اور توصیف ان کے حال کی جب وہ کہتے ہیں فرماتا ہے اے رسول تم ان کو دیکھتے ہو تو ان کے ظاہری اجسام تم کو تعجب میں ڈال دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تم ان کی بات سنو پھر وہ آنحضرت کے بعد بھی باقی رہے انہوں نے ائمہ ضلالت سے تقرب حاصل کیا اور جہنم کی طرف جھوٹ سے بلانے والوں سے جا ملے اور حکومت اسلامی کی امیری کر دی

اصل ما نزلت على رسول الله اية من القرآن الا اقرانيها واملاها علي فكتبتها بخطي

اصل وعلمني تاويلها وتفسيرها وناسخها ومنسوخها ومحكمها ومتشابهها وخاصها وعامها ودعا الله ان يعطيني فهمها وحفظها فما نسيت اية من كتاب الله ولا علما املاه علي وكتبته منذ دعا الله لي بما دعا وما ترك شيئا علمه الله من حلال ولا حرام ولا امر ولا نهي كان او يكون ولا كتاب منزل على احد قبله من طاعة او معصية الا علمنيه وحفظته فلم انس حرفا واحدا

اصل ثم وضع يده على صدري ودعا الله لي ان يملا قلبي علما وفهما وحكما ونورا فقلت يا نبي الله بابي انت وامي منذ دعوت الله لي بما دعوت لم انس شيئا ولم يفتني شيء لم اكتبه افتتخوف علي النسيان فيما بعد فقال لا لست اتخوف عليك النسيان والجهل

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له ما بال اقوام يروون عن فلان وفلان عن رسول الله صلى الله عليه وآله لا يتهمون بالكذب فيجيء منكم خلافه قال ان الحديث ينسخ كما ينسخ القرآن

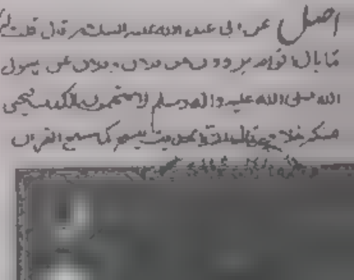

قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ پر ایسی نازل نہیں ہوئی کہ حضرت نے مجھے پڑھ کر نہ سنائی ہو اور مجھ سے لکھوایا ہو میں نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا ہے

اور مجھے تعلیم کی ہر آیت کی تاویل اور تفسیر اور اس کا ناسخ و منسوخ اور محکم و متشابہ اور خاص اور عام اور حضرت نے دعا کی کہ خدا مجھے اس کے سمجھنے اور حفظ کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے لہٰذا کتاب خدا کی کوئی آیت میں نہیں بھولا اور نہ اس خبر کو جو رسول اللہ نے لکھوائی اور میں نے لکھی اور خدا کی حضرت نے میرے لئے جو دعا کی ... حضرت کو علم عطا کیا تھا اس میں سے کوئی خبر میرے لیے نہ چھوڑی حلال سے اور حرام سے امر سے اور نہی سے طاعت سے اور معصیت سے میں نے اس کو سیکھا اور حفظ کیا اور ایک حرف تک اس کا نہیں بھولا

پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا اور اللہ سے میرے لئے دعا کی کہ میرے سینے کو علم و فہم و حکمت و نور سے پر کر دے میں نے کہا یا نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جب سے آپ نے دعا کی ہے میں کچھ نہیں بھولا اور جس خبر کو میں نے نہیں لکھا اسے فراموش نہیں کیا کیا آپ کو یہ خوف ہے کہ بعد میں میں بھول جاؤں گا فرمایا نہیں مجھے تمہارے متعلق نسیان و جہل کا خوف نہیں ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کیا وجہ ہے کہ لوگ روایت کرتے ہیں اصحاب کے ایک سلسلہ سے رسول اللہ سے اور چونکہ وہ حدیث متواتر ہوتی ہے لہٰذا ہم ان راویوں کو دروغگو نہیں کہہ سکتے لیکن آپ سے سنتے ہیں تو وہ ان کی بیان کردہ حدیث کے خلاف ہوتی ہے فرمایا آیات قرآنی کی طرح احادیث بھی منسوخ ہوا کرتی ہیں

قال لابی عبداللہ علیہ السلام رجل الی مسئلۃ عن
المسئلۃ فیجیبنی فیھا بالجواب ثم یجیئک غیری
فتجیبہ فیھا بجواب آخر فقال انا نجیب الناس علی
الزیادۃ والنقصان قال قلت فاخبرنی عن اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ صدقوا علی محمد ام کذبوا قال
بل صدقوا قال قلت فما بالهم اختلفوا [illegible]
ان الرجل کان یاتیہ صلی اللہ علیہ وآلہ فیسئلہ عن المسئلۃ
فیجیبہ فیھا بالجواب ثم یجیبہ بعد ذلک ما ینسخ ذلک
الجواب فنسخت الاحادیث بعضها بعضا

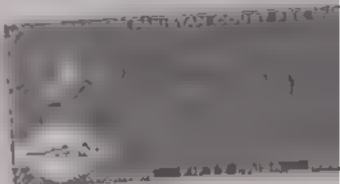

اصل عن ابی عبیدۃ عن ابی جعفر [illegible]
قال قال لی یا زیاد ما تقول لو افتینا رجلا ممن یتولانا بشیء من
التقیۃ قال قلت له انت اعلم جعلت فداک
قال ان اخذ بہ فهو خیر له واعظم اجرا

اصل - روی روایۃ اخری [illegible]
[illegible] ذکرہ واللہ اعلم
اصل عن [illegible] عن ابی جعفر علیہ
السلام قال سألته عن مسئلۃ فاجابنی [illegible]
جاء رجل فسأله عنها فاجابه بخلاف ما اجابنی [illegible]

روایت ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک
بات کہی کہ ایک مسئلہ میں آپ سے پوچھتا ہوں
آپ مجھے اس کا ایک جواب دیتے ہیں پھر دوسرا شخص آتا ہے
اس کو دوسرا جواب دیتے ہیں [illegible]
فرمایا ہم جواب دیتے ہیں لوگوں کو کمی زیادتی کے ساتھ
[illegible] میں نے کہا اصحاب رسول [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] میں اختلاف ہوتا ہے
[illegible] روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے
کہا [illegible] ابو عبیدہ [illegible]
کہ ہم تقیہ [illegible] کسی کو ایسے امر کا
[illegible] میں نے کہا آپ بہتر جانتے ہیں
فرمایا اگر وہ اس پر عمل کرے گا اس کے لیے بہتر ہوگا اور
باعث اجر عظیم۔
اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس پر عمل کرے گا تو
اجر پائے گا اور اگر ترک کرے گا تو واللہ گنہگار ہوگا
[illegible] روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام
سے میں نے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے اس کا جواب دیا
[illegible] دوسرے کو اس کے خلاف [illegible]

جاءه رجل آخر فأجابه بخلاف ما أجابني وأجاب صاحبي فلما خرج الرجلان قلت يا ابن رسول الله رجلان من أهل العراق من شيعتكم قدما يسألان فأجبت كل واحد منهما بغير ما أجبت به صاحبه فقال يا زرارة إن هذا خير لنا وأبقى لنا ولكم ولو اجتمعتم على أمر واحد لصدقكم الناس علينا ولكان أقل لبقائنا وبقائكم قال ثم قلت لأبي عبد الله عليه السلام شيعتكم لو حملتموهم على الأسنة أو على النار لمضوا وهم يخرجون من عندكم مختلفين قال فأجابني بمثل جواب أبيه

تو سوال کیا پھر ایک اور شخص آیا اس کو میرے جواب سے مختلف جواب دیا اور میرے ساتھی کے جواب سے بھی الگ جب وہ دونوں آدمی چلے گئے تو میں نے کہا اے فرزند رسول اہل عراق میں سے آپ کے شیعوں میں سے دو آدمی آئے آپ نے ہر ایک کو جواب دوسرے سے الگ دیا فرمایا اے زرارہ یہ ہمارے اور تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سب ایک بات پر جمع ہو جاؤ تو لوگ تم کو ہماری نسبت سے سچا جانیں گے اور ہم اور تم دونوں کی بقا کم ہو جائے گی پھر میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا آپ کے شیعہ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کو حکم دیں کہ نیزوں پر یا آگ میں کود پڑیں تو کود پڑیں گے لیکن وہ آپ کے پاس سے مختلف ہو کر جاتے ہیں حضرت نے وہی جواب دیا جو ان کے والد نے دیا تھا

اصل سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول من عرف أنا لا نقول إلا حقا فليكتف بما يعلم منا فإن سمع منا خلاف ما يعلم فليعلم أن ذلك دفاع منا عنه

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا جو شخص یہ جانتا ہے کہ ہم حق کے سوا کچھ نہیں کہتے تو جو جانتا ہے اس پر اکتفا کرے اور اگر ہم سے کوئی بات ایسی سنے جو اس کے علم کے خلاف ہو تو سمجھ لے کہ ہم نے دشمنوں کے ضرر کا دفع کیا ہے (ایسی صورت تقیہ اس کو سمجھنا چاہیے)

اصل عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن رجل اختلف عليه رجلان من أهل دينه في أمر كلاهما يرويه أحدهما يأمر بأخذه والآخر ينهاه عنه كيف يصنع فقال يرجئه حتى يلقى من يخبره فهو في سعة حتى يلقاه

روایت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا امام علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق جس کے دو دینی بھائیوں نے ایک امر کے بارے میں دو مختلف حدیثیں بیان کیں ایک سے کرنے کا حکم ثابت ہوتا ہے اور دوسرے سے نہی ایسی صورت میں وہ کیا کرے فرمایا اس کو چاہیے کہ عمل میں تاخیر کرے یہاں تک کہ ایسے شخص سے ملے جو امر واقع سے آگاہ کر سکے اس کے ملنے تک

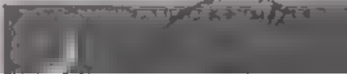

اصل دلی روایة اخری بایہما اخذتم من باب التسلیم وسعکم

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ارایتک لو حدثتک بحدیث العام ثم جئتنی من قابل فحدثتک بخلافہ بایہما کنت تاخذ قال قلت کنت اخذ بالاخیر فقال لی رحمک اللہ

اصل قلت لابی عبداللہ علیہ السلام اذا جاء حدیث عن اولکم وحدیث عن آخرکم بایہما ناخذ فقال خذوا بہ حتی یبلغکم عن الحی فان بلغکم عن الحی فخذوا بقولہ ثم قال ابو عبداللہ علیہ السلام انا واللہ لا ندخلکم الا فیما یسعکم وفی حدیث آخر خذوا بالاحدث

اصل سالت ابا عبداللہ علیہ السلام عن رجلین من اصحابنا بینہما منازعة فی دین او میراث فتحاکما الی السلطان والی القضاة ایحل ذلک قال من تحاکم الیہم فی حق او باطل فانما تحاکم الی الطاغوت وما یحکم لہ فانما یاخذ سحتا وان کان حقا ثابتا لہ لانہ اخذہ بحکم الطاغوت

تاخیر عمل جائز ہو گی

اور ایک روایت میں صاحب الزمان علیہ السلام سے ہے کہ ان دونوں روایتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرے تو [illegible] سے کہ یہ امام [illegible] کا قول ہے [illegible]

کہ ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دے کر

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک [illegible] سے فرمایا کہ اگر میں تم سے اس سال ایک حدیث بیان کروں اور دوسرے سال تم آؤ تو اس کے خلاف بیان کروں تو تم کس پر عمل کرو گے [illegible] کہا آخر والی پر [illegible] فرمایا اللہ تم پر رحم کرے [illegible]

دوسری کتاب میں ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا گیا کہ کوئی حدیث ہم پہلے اماموں سے سنتے ہیں اور دوسری ان کے بعد والے امام سے [illegible] تو ہم کس پر عمل کریں فرمایا عمل کرو بعد والی پر [illegible] یہاں تک کہ [illegible] اس پر عمل کرو۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم نے بعد والے امام [illegible] کے قول پر عمل کرے کیونکہ ہم ہرگز تم سے دور رکھنا چاہتے ہیں [illegible] عمل کرو اور ایک حدیث میں ہے کہ جو تازہ حدیث ہو اس پر عمل کرو

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ہمارے اصحاب میں سے دو شخصوں کے درمیان [illegible] یا میراث میں [illegible] سلطان وقت [illegible] قاضی کے پاس آتا ہے [illegible] اس کے لئے فرمایا جو حکم ان کے [illegible] باطل میں [illegible]

THE HIG

وقد امروا ان يكفروا به قال الله تعالى يريدون ان يتحاكموا الى الطاغوت وقد امروا ان يكفروا به

اصل

قال يعقوب [illegible] من كان [illegible] [illegible] وتعالى [illegible] [illegible] حكما فان [illegible] حكم [illegible] [illegible] مما قضيت [illegible] الله [illegible] [illegible] الله وهو على حد الشرك بالله

اصل

قلت [illegible] كان [illegible] [illegible] ان يكونا الى طرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] الحديث [illegible] [illegible] الخ

اصل

قال قلت [illegible] [illegible] [illegible] الآخر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اور وہ ان کے حکم دینے کا [illegible] شیطان کی طرف ہوگا اگرچہ وہ بھی کے نئے حق ثابت ہو کیونکہ وہ شیطان سے لیا گیا ہے حالانکہ ان کو اس کے کفر کرنے کا حکم دیا گیا ہے [illegible] ہے وہ چاہتے ہیں اپنا مقدمہ شیطان کی طرف لے جائیں حالانکہ ان کو حکم دیا ہے کہ وہ شیطان کا انکار کریں

فرمایا [illegible] کی طرف توجہ کی جائے

[illegible] کیا جائے اور [illegible] [illegible]

وانما الامور ثلاثة امر بيّن رشده فيتبع وامر
بيّن غيه فيجتنب وامر مشكل يرد علمه الى
الله والى رسوله قال رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم حلال بيّن وحرام بيّن وشبهات
بين ذلك فمن ترك الشبهات نجى من المحرمات
ومن اخذ بالشبهات ارتكب المحرمات وهلك
من حيث لا يعلم

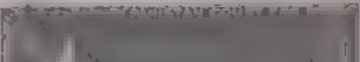

اصل قلت فان كان الخبران عنكما مشهورين قد
رواهما الثقات عنكم قال ينظر فما وافق حكمه حكم الكتاب
والسنة وخالف العامة فيؤخذ به ويترك
ما خالف حكمه حكم الكتاب والسنة ووافق العامة
قلت جعلت فداك أرأيت ان كان الفقيهان
عرفا حكمه من الكتاب والسنة ووجدنا احد الخبرين
موافقا للعامة والآخر مخالفا لهم بأي الخبرين
يؤخذ قال ما خالف العامة ففيه الرشاد

اصل قلت جعلت فداك فان وافقهما الخبران
جميعا قال ينظر الى ما هم اليه اميل حكامهم وقضاتهم
فيترك ويؤخذ بالآخر قلت فان وافق حكامهم الخبرين

اور مسلمانوں کے اصحاب میں زیادہ مشہور نہیں اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ جس پر سب لوگوں کا اتفاق ہو اس میں شک نہیں کیا
اور امور شریعت تین قسم کے ہیں اول وہ کہ جن کی رشد و درستی
صراحتاً قرآن و حدیث میں بیان کردی گئی ہے ان پر عمل کیا
جائے دوسرے وہ امور جن کی گمراہی بیان کردی گئی ہے
ان سے اجتناب کیا جائے تیسرے جو مشکل ہیں واضح نہیں
ہیں ان میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کی جائے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا حلال صاف کردیئے گئے
اور واضح طور پر حرام بیان کردیئے گئے اور واضح ہیں مگر
ان کے درمیان مشتبہات ہیں پس جس نے ان کو ترک کیا نجات
پائی محرمات سے اور جس نے ان پر عمل کیا وہ مرتکب محرمات
ہوا اور نادانی کی صورت میں وہ ہلاک ہوا
راوی نے کہا اگر آپ دونوں (امام محمد باقر اور امام جعفر صادق)
سے دو حدیثیں مشہور ہوں اور معتبر راویوں نے ان دونوں
کی روایت کی ہو تو کیا کیا جائے فرمایا دیکھا جائے گا
کہ کونسی حدیث کتاب و سنت کے مطابق اور رائے عامہ
کے خلاف ہے تو اس حدیث کو جو کتاب و سنت ہے اس پر عمل کیا جائے
گا اور ترک کیا جائے گا اس حدیث کو جو کتاب و سنت
کے خلاف ہو اور رائے عامہ کے موافق
راوی کہتا ہے میں نے کہا میں قربان جاؤں اگر دو فقیہ
اس حدیث کے حکم کو کتاب و سنت سے حاصل کرلیں اور
ہم ان میں سے ایک کو عامہ (اہل سنت) کے موافق پائیں اور دوسرے
کو مخالف تو کس خبر پر عمل کریں فرمایا جو عامہ کے خلاف
ہو کہ ہدایت اس میں ہوگی۔
میں نے کہا اگر دونوں حدیثیں ان دونوں خبروں کے موافق
ہوں تو کیا کیا جائے فرمایا دیکھا جائے گا کہ ان کے حکام
و قاضی کس خبر کی طرف زیادہ مائل ہیں اس کو چھوڑ کر دوسرے

جمیعا قال اذا کان ذلک فارجه حتی تلقی امامک فان الوقوف عند الشبهات خیر من الاقتحام فی الهلکات

ہر عمل کیا جائے جس کے بارے میں اگر وہ سب دو خبریں موافق ہوں تو کیا ہو فرمایا توقف کرو کیونکہ شبہات کی صورت میں رک جانا بہتر ہے ہلاکت میں پڑنے سے

باب بست و سوئم اخذ بالسنہ و شواہد کتاب

اصل قال رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم ان علی کل حق حقیقة و علی کل صواب نورا فما وافق کتاب الله فخذوه و ما خالف کتاب الله فدعوه

فرمایا حضرت رسول خدا نے ہر ایمان کی علامت ہے ایک حقیقت سے اور روشنی ہے حکمت قرآن سے پس جو حدیث کتاب خدا کے موافق ہو اسے لے لو اور جو مخالف کتاب ہو اسے چھوڑ دو۔

اصل سالت ابا عبد الله علیه السلام عن اختلاف الحدیث یرویه من نثق به قال اذا ورد علیکم حدیث فوجدتم له شاهدا من کتاب الله او من قول رسول الله صلعم والا فالذی جاءکم به اولی به

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اختلاف حدیث کے بارہ میں کہ جن کو ایسے لوگ بیان کرتے ہیں جن پر ہم کا اعتماد ہے تو اس صورت میں کیا ہو فرمایا اگر اس حدیث کی تصدیق کتاب خدا یا قول رسول سے ہوتی ہے تو اسے لے لو ورنہ اس کو رد کر دو

اصل سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول کل شیء مردود الی کتاب الله والسنة و کل حدیث لا یوافق کتاب الله فهو زخرف

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر شے کو رد کرو کتاب و سنت کی طرف ہر وہ حدیث جو موافق کتاب اللہ نہیں وہ دروغ ہے

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام ما لم یوافق من الحدیث القرآن فهو زخرف

فرمایا صادق آل محمد نے جو حدیث موافق قرآن نہیں وہ جھوٹ ہے

اصل خطب النبی صلی الله علیه و اله وسلم بمنی فقال ایها الناس ما جاءکم عنی یوافق کتاب الله فانا قلته و ما جاءکم یخالف کتاب الله فلم اقله

حضرت رسول خدا نے منیٰ میں فرمایا جو حدیث میری تمہارے سامنے آئے اگر وہ کتاب خدا کے موافق ہے تو میری ہے اور اگر مخالف کتاب خدا ہے تو میری نہیں

اصل سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول من خالف کتاب الله و سنة محمد فقد کفر

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جس نے کتاب خدا اور سنت محمد کی مخالفت کی اس نے کفر کیا۔

اصل عن الفضيل بن يسار قال سمعت ابا جعفر يقول العلم علمان فعلم عند الله مخزون لم يطلع عليه احدا من خلقه و علم علمه ملائكته و رسله فما علمه ملائكته و رسله فانه سيكون لا يكذب نفسه ولا ملائكته ولا رسله و علم عنده مخزون يقدم منه ما يشاء و يؤخر منه ما يشاء و يثبت ما يشاء

اصل عن الفضيل قال سمعت ابا جعفر يقول من الامور امور موقوفة عند الله يقدم منها ما يشاء و يؤخر منه ما يشاء

اصل عن ابي بصير عن ابي عبد الله قال ان لله علمين علم مكنون مخزون لا يعلمه الا هو من ذلك يكون البداء و علم علمه ملائكته و رسله و انبياءه فنحن نعلمه

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال ما بدا لله في شيء الا كان في علمه قبل ان يبدو له

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان الله لم يبد له من جهل

اصل عن منصور بن حازم قال سألت ابا عبد الله عليه السلام هل يكون اليوم شيء لم يكن في علم الله بالامس قال لا من قال هذا فاخزاه الله قلت ارأيت ما كان و ما هو كائن الى يوم القيامة اليس

فرمایا علم الہی میں تھا خدا میں کوئی وجود نہ تھا

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ سنا کہ علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم تو وہ ہے جو خدا کے پاس ہے اور کسی دوسرے کو اس پر اطلاع نہیں اور ایک وہ جو اس نے اپنے ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے اور جو اس نے فرشتوں اور رسولوں کو علم دیا ہے تو اس میں وہ اپنے نفس کی تکذیب کرتا ہے اور نہ اپنے ملائکہ اور مرسلین کی اور یہ علم جس کے پاس محفوظ ہے اس میں وہ جس کو چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے موخر کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت کرتا ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کچھ امور ایسے ہیں جن کا علم رب حد کے پاس ہے وہ جسے چاہتا ہے مقدم کرتا ہے جسے چاہتا ہے موخر کرتا ہے

راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم مکنون و مخزون ہے خدا کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا اور اسی سے بداء کا تعلق ہے اور ایک وہ علم ہے جو اس نے اپنے ملائکہ اور مرسلین و انبیاء کو دیا ہے ہمارے علم کا تعلق اسی سے ہے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کسی چیز میں اللہ کے لئے بداء واقع نہیں ہوا مگر یہ کہ اس کے ظاہر ہونے سے پہلے وہ اس کے علم میں تھا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا کو جہالت سے کبھی بداء واقع نہیں ہوا

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا کوئی امر آج ایسا ہے جس کا علم ایک دن پہلے خدا کو نہ ہو فرمایا نہیں جو ایسا کہے خدا اس کو ذلیل کرے گا میں نے کہا کیا جو کچھ ہو چکا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے سب

لو علم الله [illegible]

اصل عن مالك انه قال سمعت [illegible] يقول [illegible] الناس [illegible] القول [illegible]

[illegible]

اصل عن [illegible] قال سمعت [illegible] عبد الله [illegible] يقول [illegible]

[illegible] بالبناء [illegible] والتشهد [illegible]

والطاهر

اصل عن [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] الى القضاء [illegible]

[illegible] واستفق عليه [illegible]

اصل عن [illegible] يقول [illegible]

بالبناء

اصل عن [illegible] قال [illegible]

[illegible]

[illegible] المعلوم [illegible]

[illegible]

تجربات کا [illegible]

[illegible]

سجدہ، بندگی اور اطاعت

[illegible]

علم [illegible] دیا گیا

[illegible]

حکم [illegible]

و قال هو: لا أدري، وقال انا أدري، فأنبئني
شيئاً فكان بعد القرآن، فكانت طاعته مفترضة
وكان الحجة على الناس بعد رسول الله صلعم وان
ما قال في القرآن فهو حق، فقال رحمك الله

اصل عن يونس قال كان عند ابي عبد الله عليه السلام
جماعة من اصحابه منهم حمران بن اعين ومحمد
بن النعمان وهشام بن سالم والطيار وجماعة
فيهم هشام بن الحكم وهو شاب فقال ابو عبد الله
يا هشام الا تخبرني كيف صنعت بعمرو بن عبيد
وكيف سألته فقال هشام يا ابن رسول الله
اني اجلك واستحييك ولا يعمل لساني بين يديك
فقال ابو عبد الله اذا امرتكم بشيء فافعلوا
قال هشام بلغني ما كان فيه عمرو بن عبيد و
جلوسه في مسجد البصرة فعظم ذلك علي فخرجت
اليه ودخلت البصرة يوم الجمعة فأتيت مسجد
البصرة فاذا انا بحلقة كبيرة فيها عمرو بن عبيد
وعليه شملة سوداء متزر بها من صوف و
شملة مرتد بها والناس يسألونه فاستفرجت
الناس فافرجوا لي ثم قعدت في آخر القوم
على ركبتي ثم قلت ايها العالم اني رجل غريب
تأذن لي في مسألة فقال لي نعم فقلت له

کہا ابن مسعود کو وہ عالم ہے۔ میں نے کہا حذیفہ کو وہ بھی
عالم ہیں۔ میں نے کہا کیا سب قرآن کے عالم ہیں۔ انہوں نے
کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر میں کسی کو یہ کہتے کیوں نہیں پاتا
کہ وہ سب قرآن کا علم رکھے سوائے علی کے نہیں۔ میں قرآن کے سوا
ایک کو بھی جانتا نہیں۔ اگر تم میں عالم قرآن ہوتے تو جھگڑا
کیوں ہوتا۔ ایک کہے یہ نہیں جانتا دوسرا کہے میں نہیں
جانتا، علی کہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں
کہ علی عالم و کامل تھے اور وہ لوگوں پر حجت ہیں رسول کے
بعد اور جو کچھ انہوں نے قرآن کے متعلق بتایا ہے وہ حق
ہے۔ یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں صحابیوں کی ایک
جماعت حاضر تھی جن میں حمران بن اعین و محمد بن نعمان و
ہشام بن سالم اور طیار، اور ہشام بن الحکم بھی تھے ہشام
بن الحکم ایک جوان آدمی تھے حضرت ابو عبداللہ (امام)
نے فرمایا اے ہشام بتاؤ تو عمرو بن عبید سے تم نے کیا
گفتگو کی تھی اور کیا کیا سوال کئے تھے۔ ہشام نے کہا یابن رسول
اللہ آپ کا احترام میری نظر میں بہت زیادہ ہے۔ حیا مانع
ہے اور آپ کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ حضرت
نے فرمایا جب میں نے حکم دیا ہے اس کو بجا لاؤ۔ ہشام نے کہا
مجھے پتہ چلا کہ عمرو بن عبید مسجد بصرہ میں وعظ کیا کرتا ہے۔ یہ
امر مجھ پر گراں گزرا میں کوفے سے چلا اور جمعہ کے روز
بصرہ پہنچا۔ پھر مسجد بصرہ میں آیا میں نے دیکھا ایک بہت بڑا
حلقہ جمع ہے اور عمرو بن عبید معتزلی اس میں بیٹھا ہے سیاہ
عمامہ باندھے ہوئے اونی ازار پہنے ہوئے اور اونی چادر
اوڑھے ہوئے لوگ اس سے سوال کر رہے ہیں میں لوگوں
کو ہٹاتا ہوا آگے بڑھا اور آخر صف میں دو زانو ہو بیٹھا میں
نے کہا اے عالم میں مرد مسافر ہوں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں

ألك عين؟ فقال: يا بني أي شيء هذا من السؤال
وشيء تراه كيف تسأل عنه؟ فقلت: هكذا مسألتي
قال: يا بني سل وإن كانت مسألتك حمقاء. قلت
أجبني فيها. قال لي: سل. قلت: ألك عين؟ قال: نعم. قلت
ما تصنع بها؟ قال: أرى بها الألوان والأشخاص.
قلت: فلك أنف؟ قال: نعم. قلت: ما تصنع به؟ قال:
أشتم به الرائحة. قلت: ألك فم؟ قال: نعم. قلت: فما تصنع
به؟ قال: أذوق به الطعم. قلت: فلك أذن؟ قال: نعم.
قلت: ما تصنع بها؟ قال: أسمع بها الصوت. قلت:
ألك قلب؟ قال: نعم. قلت: فما تصنع به؟ قال: أميز به
كلما ورد على هذه الجوارح والحواس. قلت: أو
ليس في هذه الجوارح غنى عن القلب؟ فقال: لا.
قلت: وكيف ذلك وهي صحيحة سليمة؟ قال: يا
بني إن الجوارح إذا شكت في شيء شمته أو رأته
أو ذاقته أو سمعته ردته إلى القلب فيستيقن
اليقين ويبطل الشك. قال هشام: فقلت له: فإنما
أقام الله القلب لشك الجوارح؟ قال: نعم. قلت: لا بد
من القلب وإلا لم تستيقن الجوارح؟ قال: نعم.
فقلت له: يا أبا مروان فالله تبارك وتعالى لم يترك
جوارحك حتى جعل لها إماماً يصحح لها الصحيح و
يتيقن به ما شك فيه ويترك هذا الخلق كلهم
في حيرتهم وشكهم واختلافهم لا يقيم لهم
إماماً يردون إليه شكهم وحيرتهم، ويقيم لك
إماماً لجوارحك ترد إليه حيرتك وشكك؟ قال: فسكت
ولم يقل لي شيئاً، ثم التفت إلي فقال لي:
أنت هشام بن الحكم؟ فقلت: لا. قال: أمن جلسائه؟
قلت: لا. قال: فمن أين أنت؟ قال: قلت: من أهل الكوفة

میں نے کہا حضور میں ایک مسئلہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہا
بیٹا کیسا مسئلہ ہے؟ پوچھو۔ [illegible] سوال کرنے کی
[illegible] نے کہا یہ سوال [illegible] ہے [illegible] تمہارا [illegible]
یہ احمقانہ سوال ہے [illegible] جواب دیجئے
اس نے کہا پوچھو۔ کہا
میں۔ آپ کے آنکھ ہے
عمرو۔ ہے
میں۔ آنکھ سے آپ کیا کام لیتے ہیں
عمرو۔ رنگ اور جسم کو دیکھتا ہوں
میں۔ آپ کے ناک ہے [illegible]
عمرو۔ خوشبو [illegible] سونگھتا ہوں
میں۔ آپ کے منہ بھی ہے
عمرو۔ ہے
میں۔ اس سے کیا کام لیتے ہیں
عمرو۔ ذائقہ [illegible] چکھتا ہوں
میں۔ آپ کے کان ہے
عمرو۔ ہے
میں۔ ان سے کیا کام لیا جاتا
عمرو۔ [illegible] آواز معلوم [illegible]
میں۔ آپ کے دل بھی ہے
عمرو۔ ہے
میں۔ دل سے کیا کام کرتے ہیں
عمرو۔ جب کبھی حواس نے محسوسات میں شک [illegible]
[illegible] تو دل [illegible] جس [illegible] شک
ہو جاتا ہے اور شک دور ہو جاتا ہے
میں۔ تو خدا نے دل کو حواس کا شک دور کرنے کے لیے بنایا؟
عمرو۔ بے شک۔

میں۔ تو دل کے اندر کا شک دور نہیں ہو سکتا
عمرو۔ بے شک
میں۔ اے ابو مروان جب خدا نے ان چند حواس کو اس نے خود امام نہیں چھوڑا کہ ان کا علم صحیح رہے اور یقین حاصل ہو کر شک دور ہو تو کیا اس نے تمام مخلوق کو حیرت، شک اور اختلاف کی حالت میں کیسے چھوڑا اور کوئی امام ایسا نہ بنایا کہ ان کے شک و حیرت کو دور کرے اور ان کے اختلاف کو مٹائے۔ یہ سن کر وہ ساکت ہو گیا اور مجھ سے کہا تم میری طرف متوجہ ہو اور کہنے لگے تو ہشام بن حکم ہو میں نے کہا نہیں۔ کہا ان کے ساتھیوں میں سے ہو میں نے کہا نہیں۔ اس نے پوچھا پھر کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا اہل کوفہ سے ہوں۔ اس نے کہا بس تو وہی ہو پھر مجھے اپنے پاس اور اپنی جگہ میں بٹھا لیا اور خاموش رہا یہاں تک کہ میں اٹھ کر چلا آیا۔ جب حضرت نے سنا تو ہنس دیے۔ میں نے کہا یہ تو آپ ہی سے اخذ کر کے ترتیب دے کر لایا ہوں۔ فرمایا یہی صحف ابراہیم و موسیٰ کے مکتوب میں ہے

یونس بن یعقوب سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں ایک دن حاضر تھا کہ ایک شامی آیا اور کہنے لگا میں اہل کلام ہوں اور علم کلام و فقہ و فرائض کا ماہر ہوں میں آیا ہوں کہ آپ کے اصحاب سے مناظرہ کروں

حضرت نے فرمایا تیرا کلام رسول کے کلام سے ہوگا یا تیری طرف سے۔ اس نے کہا کچھ رسول کا کلام ہوگا اور کچھ میری طرف سے ہوگا

حضرت نے فرمایا تو پس تو رسول اللہ کا شریک بن گیا۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا تو کیا تو نے اللہ کی وحی سنی ہے

قال ما زلت [illegible] الله و [illegible]
[illegible] فالتفت [illegible]
[illegible]
[illegible]
والله مكتوب في صحف إبراهيم وموسى

الأصل عن يونس بن يعقوب قال كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فورد عليه رجل من أهل الشام فقال إني رجل صاحب كلام وفقه وفرائض وقد جئت لمناظرة أصحابك

فقال أبو عبد الله عليه السلام كلامك من كلام رسول الله أو من عندك فقال من كلام رسول الله ومن عندي

فقال أبو عبد الله عليه السلام فأنت إذن شريك رسول الله قال لا قال فسمعت الوحي عن الله

مجیرک؟ قال لا، قال فیجیب غیرک عن
رسول الله صلعم؟ قال لا

فالتفت ابو عبد الله علیه السلام الی فقال یا
یونس بن یعقوب هذا قد خصم نفسه قبل ان یتکلم
ثم قال یا یونس لو کنت تحسن الکلام کلمته قال
یونس فیا لها من حسرة فقلت جعلت فداک
انی سمعتک تنهی عن الکلام وتقول ویل لاصحاب
الکلام یقولون هذا ینقاد وهذا لا ینقاد وهذا ینساق
وهذا لا ینساق وهذا نعقله وهذا لا نعقله
فقال ابو عبد الله انما قلت ویل لهم ان ترکوا
ما اقول وذهبوا الی ما یریدون

ثم قال لی اخرج الی الباب فانظر من تری من المتکلمین
فادخله قال فادخلت حمران بن اعین وکان یحسن
الکلام وادخلت الاحول وکان یحسن الکلام وادخلت
هشام بن سالم وکان یحسن الکلام وادخلت قیس
الماصر وکان عندی احسنهم کلاما وکان قد تعلم
الکلام من علی بن الحسین صلوات الله علیه

فلما استقر بنا المجلس وکان ابو عبد الله علیه السلام
قبل الحج یستقر ایاما فی جبل فی طرف الحرم فی فازة
له مضروبة قال فاخرج ابو عبد الله علیه السلام
راسه من فازته فاذا هو ببعیر یخب فقال علیه
السلام هشام ورب الکعبة

جس نے تجھے خبر دی ہے اس نے کہا نہیں فرمایا کیا تو
ان کے علاوہ رسول کی طرف سے کہتا ہے کہا نہیں
حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے یونس یہ شخص
دیکھو اس نے کلام سے پہلے ہی اپنے کو ملزم بنا لیا
پھر حضرت نے فرمایا اگر تیرے کلام کو تو نے اچھی طرح سیکھا
لیا ہوتا تو اس سے کلام کرتا پھر فرمایا اے یونس افسوس
ہے اس پر کہ تو نے علم کلام کو اچھی طرح حاصل نہیں کیا
میں نے کہا آپ نے علم کلام سے روک دیا ہے اور فرمایا
ہے کہ وائے ہو اہل کلام پر کہ وہ کہتے ہیں یہ بات اطلاعی ہے
نہیں ہے یہ بات قبول ہے یہ بات موصل ہے یہ بات سمجھ
میں آتی ہے یہ نہیں آتی میں نے ان اہل کلام
کے بارے میں اور قرآن و حدیث سے دور جانے کے لئے
کہنے میں ایسے علم کلام سے منع کیا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا
وائے ہو ان لوگوں پر جنہوں نے میری بات کو ترک کر
کے اپنی رائے اور دوسرے لوگوں کی باتوں کو بیان کرتے ہیں

پھر مجھ سے فرمایا دروازہ پر جاؤ اور دیکھو متکلمین میں
سے جو نظر آئے اس کو بلا لو میں پہلے حمران بن
اعین کو جو علم کلام خوب جانتے تھے۔ پھر احول کو
بلایا علم کلام کے یہ بھی ماہر تھے پھر ہشام بن سالم کو بلایا
یہ بھی علم کلام سے خوب واقف تھے پھر قیس ماصر کو
میرے نزدیک سب سے بہتر تھا اور جس نے کلام کو
حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے حاصل کیا تھا
اس کے بعد جب ہم بیٹھ گئے اس محفل میں امام جعفر صادق
علیہ السلام نے حج کے دن حرم کے پاس ایک پہاڑ کے
دامن میں گزارے تھے وہاں آپ کے لئے ایک خیمہ سا
نصب کر دیا گیا تھا آپ نے اس میں سے سر نکال کر
دیکھا تو ایک اونٹ چلا آ رہا ہے فرمایا رب کعبہ کی قسم ہشام ہے

فلما ان دنا هشام ، قال هشام بن الحكم وهو اول ما اختطت
فرد هشام بن الحكم وهو اول ما اختطت
لحيته وليس فينا الا من هو اكبر سنا منه قال فوسع
له ابو عبد الله عليه السلام وقال ناصرنا بقلبه
ولسانه ويده

ثم قال يا حمران كلم الرجل فكلمه فظهر عليه حمران
ثم قال يا طاقي كلمه فكلمه فظهر عليه الاحول ثم قال
يا هشام بن سالم كلمه فتعارفا ثم قال ابو عبد الله
عليه السلام لقيس الماصر كلمه فاقبل ابو عبد الله يضحك
من كلامهما مما قد اصاب الشامي

فقال للشامي كلم هذا الغلام يعني هشام بن الحكم
فقال نعم فقال لهشام يا غلام سلني في امامة
هذا فغضب هشام حتى ارتعد ثم قال للشامي يا
هذا اربك انظر لخلقه ام خلقهم لانفسهم فقال الشامي
بل ربي انظر لخلقه
قال ففعل بنظره ماذا قال اقام لهم حجة ودليلا
كيلا يتشتتوا او يختلفوا يتالفهم ويقيم اودهم
ويخبرهم بفرض ربهم قال فمن هو قال رسول الله
صلعم قال هشام فبعد رسول الله قال الكتاب والسنة
قال هشام فهل نفعنا الكتاب والسنة في رفع الاختلاف
عنا قال الشامي نعم قال فلم اختلفنا انا وانت و
صرت الينا من الشام في مخالفتنا اياك قال فسكت
الشامي فقال ابو عبد الله ع للشامي ما لك لا تتكلم
قال الشامي ان قلت لم نختلف كذبت وان قلت
ان الكتاب والسنة يرفعان عنا الاختلاف ابطلت
لانهما يحتملان الوجوه وان قلت قد اختلفنا

ہم کو معلوم ہوا کہ ہشام اولاد عقیل ابن ابو طالب
اور بڑھے سب نے دیکھا انسان بجلیس ہشام ہیں
وہ سبزہ آغاز تھے اور وہ ہم سب سے کم سن تھے امام
نے کیا اسے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا ہماری مدد کرنے والا
قلب اور زبان اور ہاتھ سے
پھر فرمایا اے حمران اس شامی سے مناظرہ کرو وہ اس پر
غالب آگئے پھر فرمایا اے طاقی اب تم بحث کرو وہ بھی
پر غالب آ گئے پھر ہشام بن سالم سے فرمایا اب تم اس سے
انہوں نے دونوں سے الگ بحث کی پھر حضرت نے قیس ماصر
کو حکم دیا۔ حضرت ان دونوں کی بحث سے ہنسے۔ شامی
کو ان کے مقابل کامیابی ہوئی، امام نے اسکو اشارہ کیا تو
شامی نے کہا اس لڑکے کو مجھ سے انکی امامت میں گفتگو کرو
ہشام کو یہ سن کر غصہ آیا اور غضب سے غیظ میں تھر تھر کانپنے
لگے اور فرمایا اے شخص یہ بتا تیرا رب مخلوق کی کارسازی
زیادہ کر سکتا ہے یا مخلوق خود۔ شامی نے کہا اللہ ہی بہتر کارساز
ہے بہ نسبت مخلوق کے
ہشام نے کہا اس نے مخلوق کی بہتری کے لیے کیا کیا اس نے کہا
ان کے لیے دلیل اور حجت کو قائم کیا تاکہ وہ متفرق نہ ہوں
اور اختلاف میں مبتلا نہ ہوں اور الفت سے رہیں اور
انکی کجروی درست ہو جائے۔ ہشام نے کہا وہ کون ہے
شامی نے کہا رسول اللہ۔ پوچھا رسول کے بعد۔ اس نے کہا
کتاب و سنت۔ کہا کیا کتاب و سنت نے ہمارے اختلاف
کو دور کر دیا۔ شامی نے کہا ہاں ضرور۔ ہشام نے کہا پھر ہمارے
اور تمہارے درمیان اختلاف کیوں ہے اور تم ہماری
مخالفت میں شام سے یہاں تک کیوں آئے یہ سن کر
وہ شامی چپ ہو گیا امام نے فرمایا بولتے کیوں نہیں
اس نے کہا کیا بولوں اگر کہتا ہوں اختلاف نہیں

ولكل صاحب مقالة على الحق ثم سمعنا الكتاب
والسنة إلا ان في عبيد عدة احتج فقال ابو عبد الله
عليه السلام سله عما بدا لك فقال الشامي يا هشام
من انظر للخلق اربهم ام انفسهم فقال هشام
ربهم انظر لهم منهم لانفسهم فقال الشامي
فهل اقام لهم من يجمع لهم كلمتهم ويقيم اودهم
ويخبرهم بحقهم من باطلهم قال هشام في وقت
رسول الله او الساعة قال الشامي في وقت رسول الله
والساعة من فقال هشام هذا القاعد الذي تشد
اليه الرحال ويخبرنا باخبار السماء والارض وراثة
عن اب عن جد قال الشامي كيف لي ان اعلم ذلك
قال هشام سله عما بدا لك قال الشامي قطعت
عذري فعلي السؤال فقال ابو عبد الله يا شامي
اخبرك كيف كان سفرك وكيف كان طريقك كان
كذا وكذا فاقبل الشامي يقول صدقت اسلمت
لله الساعة فقال ابو عبد الله بل آمنت بالله
الساعة ان الاسلام قبل الايمان وعليه يتوارثون
ويتناكحون والايمان عليه يثابون فقال الشامي
صدقت ثم التفت ابو عبد الله الى حمران فقال
تجري الكلام على الاثر فتصيب والتفت الى هشام
بن سالم فقال تريد الاثر ولا تعرفه ثم التفت
الى الاحول فقال قياس رواغ تكسر باطلا بباطل
الا ان باطلك اظهر ثم التفت الى قيس الماصر فقال
تتكلم واقرب ما تكون من الخبر عن رسول الله
ابعد ما تكون منه تمزج الحق مع الباطل وقليل الحق

تو جھوٹ ہے اور اگر بعض کو کتاب و سنت کے خلاف
کرے وہ کرنے والے ہیں وہ بھی صحیح نہیں اور اگر کہیں
کہ ہم میں اختلاف ہے اور ہم سب سے بڑا ایک ہے
تب بڑے کے لائق ہے اور نہیں صورت میں کتاب و سنت
نے نہیں فائدہ کیا دیا۔ مگر شامی اس وقت تو
جب حضرت نے فرمایا اے شامی اس سے سوال
مت کر تو اس کو پھر تو دیکھے گا۔ پس کہا شامی نے
ہشام یہ بتاؤ کہ مخلوق کا زیادہ کارساز ہے یا خود
اپنے نفوس۔ ہشام نے کہا ان کا رب ان کے نفس سے
زیادہ کارساز ہے۔ شامی نے کہا پس اس نے ان کا ایک
قیم ایسا بنایا ہے جس سے وہ ایک مرکز پر جمع
ہو جائیں [illegible] کو حق سے آگاہ کرے
ہشام نے کہا رسول کے وقت میں یا اس وقت۔ اس نے
کہا دونوں کے لئے بتاؤ۔ ہشام نے کہا یہ جو سامنے
بیٹھے ہیں دور دور سے لوگ آکر ان سے سوال
[illegible] معلوم [illegible] اپنے باپ دادا سے
علم میراث میں ملا ہے۔ اس نے کہا میں یہ کیسے معلوم کروں
[illegible] کہا جو تیرا دل چاہے ان سے سوال کر لے۔ شامی نے
کہا تم نے مجھے قائل کر دیا اب مجھے سوال کرنا ہے۔ حضرت نے
فرمایا اے شامی کیا میں تجھے تیرے سفر کے حالات بتاؤں
[illegible] واقعات [illegible] اس نے کہا
آپ نے سچ فرمایا۔ تب امام علیہ السلام نے فرمایا بلکہ
یوں کہو میں اب اللہ پر ایمان لے آیا ہوں۔ اسلام
ایمان سے [illegible] اسلام ہی سے میراث ملتی ہے مناکحت صحیح
ہوتی ہے اور ایمان [illegible] اعمال کا ثواب ملتا ہے۔ شامی
نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر [illegible]
[illegible]

يكنى عن كسرائث والاحول تقول ان حاله دن
قال يونس فعلت والله يقول لهشام نزهه من
قال لهما خرقا ان هشام لا تكاد تلوى بعدث
همت بالارض طرت مثلك فلستكلم انس و ق
الزلة والشفاعة من رب انهى النساء الله

اصل عن علی بن الحکم عن ابان قال اخبرنی
الاحول ان زید بن علی بن الحسین علیهما السلام
بعث الیه وهو مستخف قال فاتیته فقال لی یا ابا جعفر
ما تقول ان طرقک طارق منا اتخرج معه قال فقلت له
ان کان اباک واخاک خرجت معه قال فقال لی فانا
ارید ان اخرج اجاهد هؤلاء القوم فاخرج معی قال
قلت لا ما افعل جعلت فداک قال فقال لی اترغب
بنفسک عنی قال قلت له انما هی نفس واحدة فان کان
لله فی الارض حجة فالمتخلف عنک ناج والخارج معک
هالک وان لا تکن لله حجة فی الارض فالمتخلف
عنک والخارج معک سواء قال فقال لی یا ابا جعفر
کنت اجلس مع ابی علی الخوان فیلقمنی البضعة السمینة

اسے بھی یاد نہیں تھا۔ پھر حضرت نے وہاں سے روانہ
ہونے کا حکم کیا اور ہم اس میں بات
جیسے کہ ان کی ستیزہ کاری سے بھی بیزار ہو گئے۔
تب حضرت نے کلام کیا اور حق کو باطل سے جدا کر دیا
رہا وہ بیچارہ۔ پھر ہشام سے فرمایا تم نے دیکھا کہ
اور دینے سوال سے وہ زچ ہو گیا اور خاموش ہو گیا۔
ہم نے اس اور ہشام کو یہ کہا کہ تم نے
باطل کو حق اور حق کو باطل کر دیا حالانکہ تم حق و باطل پر
پورے واقف ہو۔ ہم اس احول کو دیکھ کر کہ وہ پر آمادہ
یونس نے کہا یہ بات تھی کہ حضرت ہشام کے بارے میں بھی
اب تک ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ وہ ایسے میں کہتے ہیں
آپ نے فرمایا اے ہشام تم مخالفوں کے دعوے میں بھی
اور ان کے شبہات میں تزلزل اور اضطراب ہوگا تم سے قصد
نہ کرنے تو بہت سے کی ان کے اطراف سے مستحکم
کریں۔ یونس نے کہا تو ہم نے یونس سے کہا تو
ابان نے مروی ہے کہ مجھ سے بیان کیا احول نے کہ زید بن علی بن
الحسین نے کسی کو ان کی تلاش میں بھیجا اس زمانہ میں وہ چھپے ہوئے
تھے پس میں ان کے پاس آیا انھوں نے مجھ سے کہا اے ابو جعفر
اگر ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آئے تو کیا تم اس کے
ساتھ خروج کرو گے میں نے کہا اگر آپ کے باپ یا بھائی ہوتے
تو میں ان کے ساتھ ضرور خروج کرونگا۔ انھوں نے کہا میرا
ارادہ ہے کہ اس قوم سے جہاد کرنے کو نکلیں لہذا تم میرے
ساتھ ہو۔ میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا۔ انھوں نے کہا کیا تم
مجھ سے عزت کرتے ہو۔ میں نے کہا میری ایک اکیلی جان ہے
آپ کو اس سے کیا نفع پہنچ سکتا ہے۔ اگر روئے زمین پر خدا
کی کوئی حجت (معصوم امام) ہے تو آپ سے علیحدگی
کرنے والا ناجی ہے اور آپ کے ساتھ نکلنے والا ہلاک ہونے والا

دوسرا باب طبقات انبیاء و رسل و آئمہ

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام الانبیاء و
المرسلون علی اربع طبقات فنبی منبأ فی نفسہ لا یعدو
غیرھا ونبی یری فی النوم ویسمع الصوت ولا یعاینہ
فی الیقظۃ ولم یبعث الی احد وعلیہ امام مثل ما کان
ابراہیم علی لوط علیہما السلام ونبی یری فی منامہ
ویسمع الصوت ویعاین الملک وقد ارسل الی
طائفۃ قلوا او کثروا کیونس ؑ وارسلناہ الی مائۃ الف
او یزیدون ؑ قال یزیدون ثلاثین الفا وعلیہ
امام والذی یری فی نومہ ویسمع الصوت ویعاین
فی الیقظۃ وھو امام مثل اولی العزم وقد کان
ابراہیم نبیا ولیس بامام حتی قال اللہ انی جاعلک
للناس اماما قال ومن ذریتی فقال اللہ لا ینال
عہدی الظالمین من عبد صنما او وثنا لا یکون
اماما

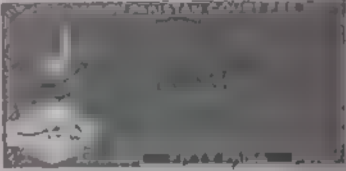

اصل عن زید الشحام قال سمعت ابا عبد اللہ
علیہ السلام یقول ان اللہ تبارک وتعالی اتخذ ابراہیم
عبدا قبل ان یتخذہ نبیا وان اللہ اتخذہ نبیا
قبل ان یتخذہ رسولا وان اللہ اتخذہ رسولا
قبل ان یتخذہ خلیلا وان اللہ اتخذہ خلیلا قبل

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انبیاء و مرسلین کے چار
طبقے ہیں ایک نبی وہ ہے جس کے نفس کو خبر دی جاتی
ہے آگاہ کیا گیا ہے دوسرے سے اسکی نبوت کا تعلق نہیں
نہیں فرشتہ اس پر بھیجا یا دوسرے وہ ہے جو خواب میں
فرشتہ کو دیکھتا ہے اسکی آواز سنتا ہے اور جاگتے میں نہیں
دیکھتا اور وہ کسی کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ اس کا
ایک امام ہوتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام لوط کے امام تھے
اور ایک نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور فرشتہ
کی آواز سنتا ہے اور اس کو ظاہر بظاہر دیکھتا ہے اور اسکو
بھیجا جاتا ہے ایک گروہ کی طرف کم ہو یا زیادہ جیسے یونس ؑ
جن کے متعلق خدا نے کہا ہے اور ہم نے اس کو بھیجا ایک لاکھ
یا زیادہ کی طرف اور زیادہ سے مراد تیس ہزار ہیں اور اس
پر بھی امام ہوتا ہے اور چوتھے وہ نبی ہے جو بحالت خواب
فرشتہ کو دیکھتا ہے اس کا کلام سنتا ہے اس کا وجود عالم
بیداری میں دیکھتا ہے وہ امام بھی ہے جیسے انبیاء اولوالعزم
حضرت ابراہیم پہلے نبی تھے امام نہیں تھے پھر خدا نے کہا ہم
تم کو امام بنانے والے ہیں کہا اور میری ذریت سے بھی امام ہونگے
فرمایا میرا عہدہ امامت کو ظالم نہ پائیں گے یعنی جس نے بت
پرستی کی ہوگی وہ امام نہ ہوگا
زید شحام سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ
السلام سے سنا کہ خدا نے ابراہیم کو پہلے عبد بنایا پھر نبی
اس کے بعد رسول اس کے بعد خلیل

جعلت فداك ما الفرق بين الرسول والنبي والامام قال فكتب او قال الفرق بين الرسول والنبي والامام ان الرسول الذي ينزل عليه جبرئيل فيراه ويسمع كلامه وينزل عليه الوحي وربما رأى في منامه نحو رؤيا ابراهيم عليه السلام والنبي ربما سمع الكلام وربما رأى الشخص ولم يسمع والامام الذي يسمع الكلام ولا يرى الشخص

اصل عن الاحول قال سألت ابا جعفر عليه السلام عن الرسول والنبي والمحدث قال الرسول الذي ياتيه جبرئيل قبلا فيراه ويكلمه فهذا الرسول واما النبي فهو الذي يرى في منامه نحو رؤيا ابراهيم ونحو ما كان رأى رسول الله صلى الله عليه وآله من اسباب النبوة قبل الوحي حتى اتاه جبرئيل من عند الله بالرسالة وكان محمد صلى الله عليه وآله حين جمع له النبوة وجاءته الرسالة من عند الله يجيئه بها جبرئيل ويكلمه بها قبلا ومن الانبياء من جمع له النبوة ويرى في منامه ويأتيه الروح ويكلمه ويحدثه من غير ان يكون يرى في اليقظة واما المحدث فهو الذي يحدث فيسمع ولا يعاين ولا يرى في منامه

اصل عن ابي جعفر و ابي عبد الله عليهما السلام في قوله عز وجل وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث قلت جعلت فداك ليست هذه قراءتنا فما الرسول والنبي والمحدث قال الرسول الذي يظهر له الملك فيكلمه والنبي هو الذي

میں آپ پر فدا ہوں کیا فرق ہے رسول، نبی اور امام میں۔ آپ نے جواب میں فرمایا رسول وہ ہے جس پر جبرئیل نازل ہوں اور وہ ان کا کلام سنے اور اس پر وحی نازل ہو اور کبھی خواب میں بھی دیکھے جیسے ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور نبی وہ ہے کہ کبھی کلام سنتا ہے کبھی فرشتے کو خود دیکھتا ہے، اور امام وہ ہے جو کلام سنتا ہے اور خود کو نہیں دیکھتا۔

احول سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول، نبی و محدث کا فرق پوچھا فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں بالمشافہ وہ ان کو دیکھتا اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم کے خواب اور جیسے دیکھتے تھے رسول اللہ قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا یہاں تک کہ ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت لے کر جبرئیل آئے اور محمد مصطفیٰ پر نبوت و رسالت جمع ہو گئی جبرئیل ان کے پاس آکر بالمشافہ کلام کرتے اور بعض انبیاء ایسے ہیں کہ جن پر نبوت جمع کی تو خواب میں دیکھا اور روح فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث بیان کی بغیر اس کے کہ بیداری میں اس کو دیکھیں اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہم کلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن اسے دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتا ہے۔

راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ وما ارسلنا کی تلاوت کرکے پوچھا کیا یہ ہماری قرأت نہیں ہے کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس ظاہر بظاہر فرشتہ آتا ہے اور اس سے ہم کلام ہوتا ہے اور نبی وہ ہے

PAKISTAN COURT FEE

يرى في منامه وربما اجتمعت النبوة والرسالة لواحد والمحدث الذي يسمع الصوت ولا يرى الصورة قال قلت اصلحك الله كيف يعلم ان الذي رأى في النوم حق وانه من الملك قال يوفق لذلك حتى يعرفه لقد ختم الله بكتابكم الكتب وختم بنبيكم الانبياء

کو خواب میں دیکھتا ہے اور کبھی نبوت و رسالت شخص واحد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتا ہے اور صورت نہیں دیکھتا۔ میں نے کہا۔ خدا آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتا ہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کی طرف سے ہے۔ فرمایا توفیق اسی وجہ سے ہوتی ہے۔ تمہاری کتاب پر خدا نے کتب ختم کیں اور تمہارے نبی پر انبیاء ختم ہو گئے

چوتھا باب خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

اصل عن عبد الصالح ع قال ان الحجة لا تقوم لله على خلقه الا بامام حتى يعرف۔

اصل عن ابي الحسن الرضا قال ان الحجة لا تقوم لله على خلقه الا بامام حتى يعرف

اصل قال ابو عبد الله عليه السلام الحجة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی، اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی

پانچواں باب زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

اصل۔ قلت لابي عبد الله عليه السلام تكون الارض ليس فيها امام قال لا قلت يكون امامان قال لا الا واحدهما صامت

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا ایسا ہو سکتا ہے کہ زمین میں کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں میں نے کہا کیا دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں مگر ایک ان میں سے خاموش ہو سکتا ہے

اصول عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان الارض لا تخلو الا وفیہا امام کی ما ان زاد المؤمنون شیئاً ردہم وان نقصوا شیئاً اتمہ لہم

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر زمین میں اگر کوئی زیادتی کریں تو وہ رد کر دے اور اگر کمی کریں تو اس کو ان کے لئے پورا کر دے

اصول عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما زالت الارض الا وللہ فیہا الحجۃ یعرف الحلال والحرام ویدعو الناس الی سبیل اللہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین میں کوئی نہ کوئی حجت خدا ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال و حرام کی معرفت کراتا ہے اور ان کو راہ خدا کی طرف بلاتا ہے

اصول عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت اتبقی الارض بغیر امام قال لا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی

اصول قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ لم یدع الارض بغیر عالم ولولا ذلک لم یعرف الحق من الباطل

فرمایا صادق آل محمد نے خدا نے بغیر عالم کے زمین کو نہیں چھوڑا اور اگر ایسا ہوتا تو حق باطل سے جدا ہوتا

اصول عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ اجل واعظم من ان یترک الارض بغیر امام عادل

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذات باری اس سے بلند و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے

اصول قال امیر المومنین علیہ السلام اللہم انک لا تخلی الارض من حجۃ لک علی خلقک

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خداوندا تو زمین کو بغیر اپنی حجت کے جو مخلوق پر ہو خالی نہیں چھوڑتا

اصول قال ابو جعفر علیہ السلام ما ترک اللہ ارضاً منذ قبض آدم الا وفیہا امام یہتدی بہ الی اللہ وہو حجتہ علی عبادہ ولا تبقی الارض بغیر امام حجۃ للہ علی عبادہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے زمین کو جب سے آدم کا انتقال ہوا کبھی اس زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا یہ امام لوگوں کو اللہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوتا ہے۔ زمین کسی وقت وجود امام سے خالی نہیں رہتی وہ حجت خدا ہوتا ہے اس کے بندوں پر

اصول عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال قلت اتبقی الارض بغیر امام قال لا قلت فانا نروی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہا لا تبقی بغیر امام

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا زمین بغیر امام رہ سکتی ہے فرمایا نہیں میں نے کہا ہم امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ بغیر امام

إلا أن يسخط الله تعالى على أهل الأرض أو على العباد قال لا، لا تبقى إذاً لساخت

زمین باقی نہیں رہ سکتی مگر جب اللہ اہل زمین اور بندوں سے ناراض ہو۔ ایسی صورت میں زمین باقی نہ رہے گی اور ویران ہو جائے گی

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام قال لو ان الامام رفع من الارض ساعۃ لماجت باھلھا کما یموج البحر باھلہ

روایت امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر ایک ساعت کے لئے بھی امام روئے زمین پر نہ ہو تو زمین اپنے اہل کے اس طرح حرکت میں آئے گی جس طرح کشتی والوں کے لئے دریا میں تموج پیدا ہوتا ہے

اصل سألت ابا الحسن الرضا ھل تبقی الارض بغیر امام قال لا قلت انا نروی انھا لا تبقی الا ان یسخط اللہ عز وجل علی العباد قال لا تبقی اذاً لساخت

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا بغیر امام کے زمین باقی رہ سکتی ہے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم روایت کرتے ہیں کہ زمین نہ رہے گی مگر جب خدا اپنے بندوں پر ناراض ہو گا فرمایا ایسی صورت میں زمین دھنس جائے گی

چھٹا باب اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی ہوں گے تو ان میں ایک حجت خدا ہو گا

اصل قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول لو لم یبق فی الارض الا اثنان لکان احدھما الحجۃ

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائیں گے تو ان میں سے ایک حجت خدا ہو گا

اصل عن ابی عبد اللہ قال لو بقی اثنان لکان احدھما الحجۃ علی صاحبہ

فرمایا امام جعفر صادق نے اگر صرف دو آدمی بھی ہوں گے تو ان میں سے ایک دوسرے پر حجت ہو گا

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لو کان الناس رجلین لکان احدھما الامام و قال ان آخر من یموت الامام لئلا یحتج احد علی اللہ عز وجل انہ ترکہ بغیر حجۃ اللہ علیہ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر دو ہی آدمی باقی رہ جائیں تو ان میں سے ایک امام ہو گا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہو گا تاکہ کوئی خدا پر حجت نہ لائے کہ اس نے اسے بغیر حجت کے چھوڑ دیا

اصل قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول لو لم یبق فی الارض الا اثنان لکان احدهما الحجة او الثانی الحجة

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق کو فرماتے سنا کہ اگر دو آدمی ہی باقی رہ جائیں گے تو ان میں سے ایک حجت ہوگا یا دوسرا

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال لو لم یکن فی الارض الا اثنان لکان الامام احدهما

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہیں گے تو ایک ان میں سے حجت ہوگا

ساتواں باب معرفت امام اور اس کی طرف رجوع

اصل عن ابی حمزة قال قال لی ابو جعفر علیه السلام انما یعبد الله من یعرف الله فاما من لا یعرف الله فانما یعبده هکذا ضلالا قلت جعلت فداک فما معرفة الله قال تصدیق الله عز وجل وتصدیق رسوله صلی الله علیه وآله وموالاة علی علیه السلام والائتمام به وبائمة الهدی علیهم السلام والبراءة الی الله عز وجل من عدوهم هکذا یعرف الله عز وجل

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا عبادت صرف وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسول کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر ائمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برات کرنا اس طرح معرفت باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

اصل عن ذریح ... حدثنا ... عن احدهما علیهما السلام انه قال لا یکون العبد مؤمنا حتی یعرف الله ورسوله والائمة کلهم وامام زمانه ویرد الیه ویسلم له ثم قال کیف یعرف الآخر وهو یجهل الاول

ان ائمہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام ائمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے آپ کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اول سے جاہل ہے وہ آخر کو کیا جانے گا

اصل عن زرارة قال قلت لابی جعفر علیه السلام اخبرنی عن معرفة الامام منکم واجبة علی جمیع الخلق فقال ان الله عز وجل بعث محمدا صلی الله علیه وآله الی الناس اجمعین رسولا وحجة لله علی جمیع

زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر سے کہا کہ معرفت امام کے متعلق بتلائیے کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ کو بھیجا تمام لوگوں کی طرف رسول اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

اصل قال امیر المؤمنین ان لله نهرا دون عرشه
ودون النهر الذی دون عرشه نور نوره وان فی
حافتی النهر روحین مخلوقین روح القدس وروح
من امره وان لله عشر طینات خمسة من الجنة وخمسة
من الارض ففسر الجنان وفسر الارض ثم قال ما من
نبی ولا ملک من بعده جبله الا نفخ فیه من احدی
الروحین وجبل النبی من احدی الطینتین قلت
لابی الحسن الاول ما الجبل فقال الخلق غیرنا اهل
البیت فان الله عز وجل خلقنا من العشر طینات ونفخ
فینا من الروحین جمیعا فاطیب بها طیبا
وروی غیره عن ابی الصامت قال طین الجنان جنة
عدن وجنة المأوى وجنة النعیم والفردوس والخلد
وطین الارض مکة والمدینة والکوفة وبیت المقدس
والحائر

اصل عن ابی حمزة الثمالی قال سمعت ابا جعفر علیه
السلام یقول ان الله خلقنا من اعلی علیین وخلق
قلوب شیعتنا مما خلقنا وخلق ابدانهم من دون
ذلک فقلوبهم تهوی الینا لانها خلقت مما خلقنا
ثم تلا هذه الآیة کلا ان کتاب الابرار لفی علیین
وما ادراک ما علیون کتاب مرقوم یشهده المقربون
وخلق عدونا من سجین وخلق قلوب شیعتهم
مما خلقهم منه وابدانهم من دون ذلک فقلوبهم تهوی
الیهم لانها خلقت مما خلقوا منه ثم تلا هذه الآیة
کلا ان کتاب الفجار لفی سجین وما ادراک ما سجین
کتاب مرقوم

امیر المومنین نے فرمایا: عرش الٰہی کے پاس ایک نہر ہے اور
اور عرش الٰہی کے اور نیچے ایک نور ہے جس سے اس نہر کو
روشن بنایا ہے اور اس نہر کے دو اطراف دو روحیں
خلق فرمائی ہیں روح القدس اور روح من امرہ اور خدا
نے دس طینتیں خلق فرمائی ہیں پانچ جنت سے ہیں اور پانچ
زمین سے پھر آپ نے دونوں کی تفسیر بیان کی اور فرمایا: جو کوئی
نبی یا فرشتہ اس کے بعد پیدا ہوا ہے ان دو نوروں
میں ایک روح ڈالی جاتی ہے اور اسی ایک روح سے
نبی بنایا جاتا ہے راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ
السلام سے پوچھا جبل سے کیا مراد ہے فرمایا اہلبیت سے غیر کی
خلقت کو کہتے ہیں خدا نے ہماری خلقت دسوں طینتوں سے کی ہے اور
ہم میں دونوں روحیں پھونکی ہیں اور اس کو پوری پاکیزگی عطا کی
ہے۔ ابو صامت سے روایت ہے کہ جنت کی پانچ جنتوں سے
مراد جنت عدن، جنت نعیم، جنت الماوی، جنت الفردوس
اور جنت الخلد ہے اور طینت زمین سے مراد مکہ، مدینہ
کوفہ، بیت المقدس اور حائر کربلا ہے

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام
سے سنا کہ خدا نے ہم کو علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے
شیعوں کے قلب کو اسی مٹی سے پیدا کیا جس سے ہم کو پیدا
کیا اور ان کے ابدان کو دوسری مٹی سے یہی وجہ ہے کہ ان
کے دل ہماری طرف مائل ہیں کیونکہ وہ ہماری مٹی سے بنے ہیں
پھر یہ آیت تلاوت کی نیکوں کی کتاب علیین میں ہے اور تم
کیا جانو علیین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے جس کے گواہ مقرب لوگ
ہیں اور ہمارے دشمن سجین سے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کے
مردوں کے دل بھی تو اسی سے اور بدن اور مٹی سے ہیں ان کے
دل ان کی طرف ہیں پھر یہ آیت پڑھی کتاب فجار سجین میں ہے
اور تم کیا جانو سجین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے۔

اصل سألت ابا عبد الله علیه السلام عن قول الله عز وجل ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا فقال ابو عبد الله علیه السلام استقاموا علی الائمة واحدا بعد واحد تتنزل علیهم الملائکة ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا کے متعلق فرمایا اس سے مراد ہے ائمہ کی امامت پر یکے بعد دیگرے (استقامت) ملائکہ ان پر نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں رنجیدہ و خوف زدہ نہ ہو اور ان باتوں کا غم نہ کرو اس جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے

تیسواں باب ائمہ معدن علم شجرۂ نبوت و مختلف ملائکہ ہیں

اصل عن ابی الجارود قال قال علی بن الحسین علیه السلام ما ینقم الناس منا فنحن والله شجرة النبوة ومعدن العلم ومختلف الملائکة

ابو الجارود نے حضرت علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا لوگ ہماری فضیلت کے کیوں منکر ہیں ہم واللہ شجرۂ نبوت ہیں۔ علم کی کان ہیں اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ ہیں۔

اصل عن جعفر بن محمد عن ابیه قال قال امیر المؤمنین علیه السلام انا اهل البیت شجرة النبوة وموضع الرسالة ومختلف الملائکة وبیت الرحمة ومعدن العلم

امام جعفر صادق نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہم اہل بیت شجرۂ نبوت مقام رسالت اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ۔ رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں۔

اصل عن خیثمة قال قال لی ابو عبد الله علیه السلام یا خیثمة نحن شجرة النبوة وبیت الرحمة ومفاتیح الحکمة ومعدن العلم وموضع الرسالة ومختلف الملائکة وموضع سر الله ونحن ودیعة الله فی عباده ونحن حرم الله الاکبر ونحن ذمة الله ونحن عهد الله فمن وفی بعهدنا فقد وفی بعهد الله ومن خفرها فقد خفر ذمة الله وعهده

خیثمہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے خیثمہ ہم شجرۂ نبوت ہیں اور بیت رحمت ہیں اور باب حکمت کی کنجیاں ہیں۔ علم کی کان ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ ہیں اور مقام سر الٰہی ہیں اور ہم اللہ کی ودیعت ہیں اس کے بندوں میں ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کی طرف سے ذمہ دار ہیں ہم اللہ کے عہد ہیں جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اس نے اللہ کے عہد کو پورا کیا اور جس نے اسے توڑا اس نے اللہ کے ذمہ اور عہد کو توڑا۔

۳۴واں باب ائمہ کے سوا کسی نے پورا قرآن جمع نہیں کیا ان کے پاس کل قرآن کا علم تھا

اصل عن جابر قال سمعت ابا جعفر یقول ما ادعی احد من الناس انه جمع القرآن کله کما انزل الا کذاب وما جمعه وحفظه کما نزله الله تعالی الا علی بن ابی طالب والائمة من بعده علیهم السلام

جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس نے موافق تنزیل پورے قرآن کو جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کیا سوائے علی بن ابی طالب اور ان کے بعد کے ائمہ علیہم السلام کے موافق تنزیل کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ حفظ کیا۔

اصل عن ابی جعفر انه قال ما یستطیع احد ان یدعی ان عنده جمیع القرآن کله ظاهره وباطنه غیر الاوصیاء

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کسی کی یہ طاقت نہیں کہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس ظاہر و باطن قرآن کا پورا علم ہے سوائے اوصیاء علیہم السلام کے

اصل قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول ان من علم ما اوتینا تفسیر القرآن واحکامه وعلم تغییر الزمان وحدثانه اذا اراد الله بقوم خیرا اسمعهم ولو اسمع من لم یسمع لولی معرضا کان لم یسمع ثم امسک هنیئة ثم قال ولو وجدنا اوعیة او مستراحا لقلنا والله المستعان

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جو علم ہم کو دیا گیا ہے وہ تفسیر قرآن اور اس کے احکام کے متعلق ہے اور زمانہ کے تغیرات اور حوادث کے متعلق ہے جب خدا کسی قوم سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو یہ آیات کے معنی سمجھاتا ہے اور جو نہیں سنتا اس کو سنانے سے اگر وہ انکار کرتا ہے تو ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے سنا ہی نہیں پھر امام کچھ دیر کے لئے خاموش رہے پھر فرمایا اگر ہم کچھ ایسے لوگ پاتے ہیں جو ہماری بات سمجھتے ہیں اور ظرف رکھتے ہیں تو ہم ان کو سمجھاتے ہیں اگرچہ ان پر بات کا اثر ہو یہ علم اور غیب کے لئے مدت ہے اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں

اصل قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول والله انی لاعلم کتاب الله من اوله الی آخره کانه فی کفی فیه خبر السماء وخبر الارض وخبر ما کان وخبر

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ کتاب اللہ کو اول سے آخر تک ایسا جانتا ہوں گویا وہ میری ہتھیلی پر ہے اس میں آسمان و زمین کی خبریں اور

مما هو كائن قال الله عز وجل فيه تبيان كل شيء

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال الذی عنده علم من الکتاب انا آتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک قال ففرج ابو عبد الله بین اصابعه فوضعها فی صدره ثم قال وعندنا والله علم الکتاب کله

اصل قلت لابی جعفر قل کفی بالله شهیدا بینی وبینکم ومن عنده علم الکتاب قال ایانا عنی وعلی اولنا وافضلنا وخیرنا بعد النبی

تو مجھ سے چھپا اور جو کچھ ہونے والا ہے خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ قال الذی عندہ علم من الکتاب کے متعلق پوچھا تو آپ نے اپنی انگلیوں کو کھول کر سینہ پر رکھا اور فرمایا۔ اللہ ہمارے پاس کل کتاب کا علم ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آیہ قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب سے کون مراد ہے جس کے پاس کتاب کا علم ہے؟ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علی ہم سے اول و افضل ہیں اور آنحضرت کے بعد سب سے بہتر

۳۵ واں باب ائمہ علیہم السلام کو اسم اعظم دیا گیا

اصل - عن ابی جعفر علیه السلام قال ان اسم الله الاعظم علی ثلثة وسبعین حرفا وانما کان عند آصف منها حرف واحد فتکلم به فخسف بالارض ما بینه وبین سریر بلقیس حتی تناول السریر بیده ثم عادت الارض کما کانت اسرع من طرفة عین ونحن عندنا من الاسم الاعظم اثنان وسبعون حرفا وحرف واحد عند الله تعالی استأثر به فی علم الغیب عنده ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

اصل قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول ان عیسی ابن مریم اعطی حرفین کان یعمل بهما

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اسم اعظم الٰہی کے ۷۳ حرف ہیں آصف برخیا وزیر سلیمان کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انہوں نے کلام کیا پس ان کے اور تخت بلقیس کے درمیان زمین سمٹ گئی یہاں تک کہ انہوں نے تخت کو اپنے ہاتھ سے اٹھا لیا اور طرفۃ العین میں زمین پھر ویسی ہی ہو گئی۔ ہمارے پاس اسم اعظم کے ۷۲ حرف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس ہے جس سے وہ مختار ہے اپنے علم غیب میں اور نہیں ہے کوئی طاقت و قوت مگر بہ مشیت خدا سے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ ابن مریم کے پاس دو حرف تھے انہی دو سے وہ کام کرتے تھے

واعطی موسیٰ منها اربعة احرف واعطی ابراهیم ثمانية احرف واعطی نوح خمسة عشر حرفا واعطی آدم خمسة وعشرين حرفا وان الله تعالى جمع ذلك كله لمحمد ﷺ وان اسم الله الاعظم ثلاثة وسبعون حرفا اعطی محمد ﷺ اثنين وسبعين حرفا وحجب عنه حرف واحد

اور موسیٰ کو چار حرف دئے گئے اور ابراہیم کو ۸۔ نوح کو ۱۵ اور آدم کو ۲۵ اور حضرت محمد مصطفےٰ کے لئے خدا نے یہ سب جمع کر دئے خدا کے اسم اعظم میں ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آنحضرت کو ۷۲ دئے گئے اور ایک حرف پوشیدہ رکھ لیا گیا

اصول ۔ عن ابی الحسن صاحب العسكر عليه السلام قال اسم الله الاعظم ثلاثة وسبعون حرفا كان عند آصف حرف فتكلم به فانخرقت له الارض فيما بينه وبين سبا فتناول عرش بلقيس حتى صيره الى سليمان ثم انبسطت الارض فی اقل من طرفة عين وعندنا منه اثنان وسبعون حرفا وحرف عند الله مستأثر به فی علم الغيب

امام حسن عسکری علیہ السلام کے پدر بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا اسم اعظم کے ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آصف کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انہوں نے کلام کیا تو ان کے اور شہر سبا کے درمیان زمین سمٹ گئی اور انہوں نے تخت کو اٹھا لیا پھر زمین طرفۃ العین میں پھیل گئی اور ہمارے پاس بہتر حرف ہیں اور اللہ کے پاس وہ ایک حرف ہے جس سے وہ علم غیب میں مختار ہے

---

۳۶ واں باب ائمہ انبیاء علیہم السلام کی آیات میں ہیں

اصول عن ابی جعفر عليه السلام قال كانت عصا موسى لآدم فصارت الى شعيب ثم صارت الى موسى بن عمران وانها لعندنا وان عهدی بها آنفا وهی خضراء كهيئتها حين انتزعت من شجرتها وانها لتنطق اذا استنطقت اعدت لقائمنا عليه السلام يصنع بها ما كان يصنع موسى وانها لتروع وتلقف ما يأفكون وتصنع ما تؤمر به انها حيث اقبلت تلقف ما يأفكون يفتح لها شعبتان احداهما فی الارض والاخرى فی السقف وبينهما اربعون ذراعا تلقف ما يأفكون بلسانها

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا موسیٰ کا عصا پہلے آدم کو ملا تھا پھر شعیب کے پاس آیا پھر ان سے موسیٰ کو ملا اور وہ ہمارے پاس ہے، دم بدم ہمارا تعلق ہوتا ہے جب وہ ہرا تھا اپنی اصلی صورت میں اپنے درخت سے جدا ہوا تھا وہ بولتا ہے جب اسے بلایا جائے یہ ہمارے قائم کے لئے مہیا کیا گیا ہے وہ وہی کام کرے گا جو موسیٰ نے کیا تھا وہ مہیب ہوگا یا ہولناک ہوگا اور نگل جائے گا ان کے فریب کے اسباب کو اور جو اسے حکم دیا جائے گا وہ وہی کرے گا وہ جدھر جائے گا تو ہر فریب کو کھا جائے گا اس کے تیز زبان ہے ڈگ دھوکہ دینے والے ہوں گے اس کے دو منہ ہوں گے ایک زمین پر ہوگا دوسرا چھت پر اور

اصل سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول انما مثل السلاح فینا مثل التابوت فی بنی اسرائیل حیثما دار التابوت دار الملک فاینما دار السلاح فینا دار العلم

اصل عن ابی الحسن الرضا علیه السلام قال کان ابو جعفر علیه السلام یقول انما مثل السلاح فینا مثل التابوت فی بنی اسرائیل حیثما دار التابوت اوتو النبوة وحیثما دار السلاح فینا فثم الامر قلت فیکون السلاح مزایلا للعلم قال لا

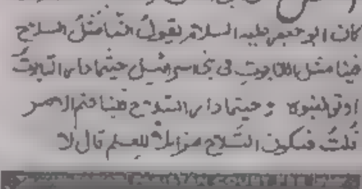

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا تبرکات رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے جہاں تابوت جاتا تھا وہیں حکومت و سلطنت بھی جاتی ہے پس جہاں تبرکات رسول ہیں وہیں دار العلم ہے امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں تبرکات رسول کی مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں جہاں تابوت ہوتا تھا نبوت بھی وہیں ہوتی تھی پس اسی طرح جہاں تبرکات رسول ہیں امامت بھی وہیں ہے۔ میں نے کہا کیا تبرکات مفارق علم بھی ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں۔

توضیح۔ تابوت بنی اسرائیل کے جہاں کہیں جانے کا مطلب یہ ہے کہ بعیر نبی کے رکھا ہو۔ جالوت جیسے کے گھر تھا لہذا نبوت کا اس سے تعلق نہیں ہو سکتا

۳۹ واں باب ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام

اصل عن ابی بصیر قال دخلت علی ابی عبد اللہ علیه السلام فقلت له جعلت فداک انی اسئلک عن مسئلة ههنا احد یسمع کلامی قال فرفع ابو عبد الله سترا بینه وبین بیت آخر فاطلع فیه ثم قال یا ابا محمد سل عما بدا لک قال قلت جعلت فداک ان شیعتک یتحدثون ان رسول الله علم علیا بابا یفتح له منه الف باب قال فقال یا ابا محمد علم رسول الله علیا الف باب یفتح من کل باب الف باب قال قلت هذا والله العلم قال فنکت ساعة فی الارض ثم قال انه لعلم وما هو بذاک

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ یہاں کوئی میرا کلام سن تو نہیں رہا۔ حضرت نے وہ پردہ اٹھایا جو اس مکان اور دوسرے مکان کے درمیان تھا۔ میں نے جھانک کر دیکھا حضرت نے فرمایا اب جو تمہارا دل چاہے پوچھو۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے علی کو ایک باب علم کا تعلیم دیا جس سے ہزار باب علم کے آپ پر اور منکشف ہو گئے حضرت نے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) رسول اللہ نے علی کو ہزار باب علم کے تعلیم

ثم قال يا ابا محمد وان عندنا الجامعة وما يدريهم
ما الجامعة قال قلت فداك وما الجامعة قال
صحيفة طولها سبعون ذراعا بذراع رسول الله
واملائه من فلق فيه وخط علي بيمينه فيها كل
حلال وحرام وكل شيء يحتاج الناس اليه حتى الارش
في الخدش وضرب بيده الي فقال تأذن لي يا ابا محمد
قال قلت جعلت فداك انما انا لك فاصنع ما شئت
قال فغمزني بيده وقال حتى ارش هذا كانه مغضب
قال قلت هذا والله العلم قال انه لعلم وليس بذاك
ثم سكت ساعة ثم قال وان عندنا الجفر وما يدريهم
ما الجفر قال قلت وما الجفر قال وعاء من ادم
فيه علم النبيين والوصيين وعلم العلماء الذين مضوا
من بني اسرائيل قال قلت ان هذا هو العلم
قال انه لعلم وليس بذاك ثم سكت ساعة ثم قال وان
عندنا لمصحف فاطمة وما يدريهم ما مصحف فاطمة
عليها السلام قال قلت وما مصحف فاطمة قال مصحف
فيه مثل قرآنكم هذا ثلاث مرات والله ما فيه من قرآنكم
حرف واحد قال قلت هذا والله العلم قال انه لعلم
وما هو بذاك ثم سكت ساعة ثم قال ان عندنا لعلم
ما كان وما هو كائن الى ان تقوم الساعة قال قلت
جعلت فداك هذا والله هو العلم قال انه لعلم
وليس بذاك قال قلت جعلت فداك فاي شيء
العلم قال ما يحدث بالليل والنهار الامر من بعد
الامر والشيء بعد الشيء الى يوم القيامة

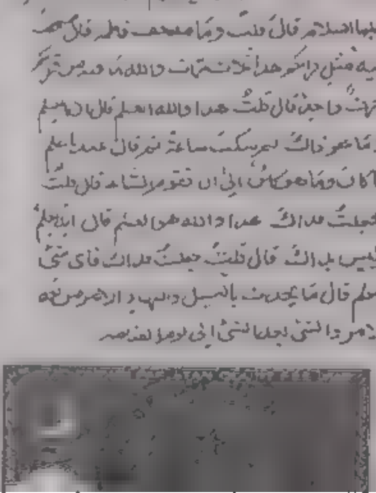

گئے اور ان پر ہر باب سے ہزار باب اور کھلے ہیں میں نے
کہا واللہ علم اس کا نام ہے پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے
پھر فرمایا اے ابا محمد ہمارے پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں
جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور فرمائیں جامعہ کیا ہے فرمایا
وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے اور
رسول اللہ نے اپنے دہن مبارک سے اس کو املا فرمایا
اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں ہر
حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی احتیاج
لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ چھلکے سے خراش کی دیت
بھی۔ کہتے ہیں پھر آپ نے دست مبارک میرے اوپر رکھا
اور فرمایا اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں
آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہیے کیجیے پس حضرت نے
دبایا انگلیوں سے مجھ کو اور فرمایا اس کی دیت کا بھی
ذکر ہے یہ آپ نے در حالیکہ ... کہا میں نے کہا واللہ علم
یہ ہے حضرت نے فرمایا بیشک یہ بھی علم ہے مگر وہ نہیں پھر تھوڑی
دیر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا
جانیں جفر کیا ہے میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ
ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں انبیاء اور اوصیا
کے علم کا ذکر ہے اور ان تمام علما کے علم کا جو بنی اسرائیل میں
ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا یہ بھی علم
ہے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس مصحف
فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں وہ کیا ہے میں نے کہا وہ کیا ہے
فرمایا بہ لحاظ ... (الحلال والعلل و توضیح الاحکام) وہ
مصحف تین گنا زیادہ ہے تمہارے قرآن سے مگر ایک حرف بھی
نہیں ... میں نے کہا واللہ علم یہ ہے فرمایا علم ہے یہ بھی نہیں
پھر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس علم ما کان و ما یکون ہے
قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ علم اسی کو کہتے ہیں

اصل: سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول
تظهر الزنادقة في سنة ثمان وعشرين ومائة وذلك
اني نظرت في مصحف فاطمة عليها السلام قال قلت
وما مصحف فاطمة قال ان الله تعالى لما قبض
نبيه دخل على فاطمة عليها السلام من وفاته من الحزن
ما لا يعلمه الا الله عز وجل فارسل الله اليها ملكا
يسلي غمها ويحدثها فشكت ذلك الى امير المومنين
عليه السلام فقال اذا احسست بذلك وسمعت
الصوت قولي لي فاعلمته بذلك فجعل امير المومنين
يكتب كلما سمع حتى اثبت من ذلك مصحفا قال
ثم قال اما انه ليس فيه شيء من الحلال والحرام
ولكن فيه علم ما يكون

اصل: سمعت ابا عبد الله يقول ان عندي
الجفر الابيض قال قلت فاي شيء فيه قال زبور
داود وتوراة موسى وانجيل عيسى وصحف ابراهيم
والحلال والحرام ومصحف فاطمة ما ازعم ان فيه
قرآنا وفيه ما يحتاج الناس الينا ولا نحتاج الى
احد حتى فيه الجلدة ونصف الجلدة وربع الجلدة
وارش الخدش وعندي الجفر الاحمر قال قلت
وای شیء في الجفر الاحمر قال السلاح وذلك انما يفتح
للدم يفتحه صاحب السيف للقتل فقال له عبد الله

رہا ہاں اس کے بعد: کہا ہے۔ میں نے پوچھا وہ کب ہے
فرمایا جب عدو نمایاں ہوں گے اور سال میں ہو گا پھر ایک امر دوسرے
کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد۔ یہ باتیں جو فنی ہے
تو سب تک ہوتی رہے گی نہیں جس کا بھی علم ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا
کہ سنہ ۱۲۸ ہجری میں زنادقہ (بے دینی اساس) ظاہر ہوں گے تو میں نے
اس کی وجہ پوچھی۔ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے
میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے فرمایا جب رسول اللہ کا
انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر اتنا غم طاری ہوا جس کا
علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ خدا نے ان کے پاس
ان کے غم کی تسلی کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے
کلام کیا۔ حضرت فاطمہ نے یہ واقعہ امیرالمومنین سے بیان کیا
حضرت نے فرمایا اب جب فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو
تو مجھے بتانا۔ تب جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے آگاہ
کیا۔ امیرالمومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے
جاتے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں
پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے
والے واقعات کا ذکر ہے

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے
پاس جفر سفید ہے میں نے پوچھا اس میں کیا ہے
فرمایا زبور داؤد۔ توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم
حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے نہیں گمان کرتا میں
کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے
لوگ ہماری طرف محتاج ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں
اس میں (سزا کے لئے) ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربع
کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے
پاس جفر سرخ ہے میں نے کہا وہ کیا شے ہے فرمایا

الى يعفور اصلحك الله ايعرف هذا بنو الحسن
فقال اي والله كما يعرفون الليل والنهار
ولكنهم يحملهم الحسد وطلب الدنيا
على الجحود والانكار ولو طلبوا الحق بالحق لكان
خيرا لهم

اصل - قال ابو عبد الله ان في الجفر الذي
يذكرونه لما يسوءهم انهم لا يقولون الحق والحق
فيه فليخرجوا قضايا علي وفرائضه ان كانوا صادقين
وسلوهم عن الخالات والعمات وليخرجوا مصحف
فاطمة عليها السلام فان فيه وصية فاطمة ومعه
سلاح رسول الله ان الله عز وجل يقول فاتوا
بكتاب من قبل هذا او اثارة من علم ان كنتم صادقين

اصل سأل ابا عبد الله بعض اصحابنا عن الجفر
فقال هو جلد ثور مملو علما قال له فالجامعة قال
تلك صحيفة طولها سبعون ذراعا في عرض الاديم
مثل فخذ الفالج فيها كل ما يحتاج الناس اليه
وليس من قضية الا وهي فيها حتى ارش الخدش
قال فمصحف فاطمة قال فسكت طويلا ثم قال انكم
لتبحثون عما تريدون وعما لا تريدون ان فاطمة
مكثت بعد رسول الله خمسة وسبعين يوما
كان دخلها حزن شديد على ابيها

جس میں ہتھیار ہیں وہ خونریزی کے لئے کھولا جائے گا
کھولے گا اسکے صاحب ذوالفقار (مراد قائم آل محمد)
عبداللہ ابی یعفور نے کہا اللہ آپکی نگہبانی کرے کیا اولاد امام
حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے
ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ وہ دن ہے
لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا ان کو انکار
پر آمادہ کرتی ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو
یہ ان کے لئے بہتر ہوتا ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (اولاد حسن مراد
فرقہ زیدیہ) جس جفر کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے پاس ہے
وہ وہ چیز ہے جو انہیں آزردہ کرتی ہے وہ حق بات نہیں
کہتے حالانکہ اس میں حق ہے ان سے کہو اگر تم سچے ہو تو
علی علیہ السلام کے قضایا کو نکالو ان کے میراث کے متعلق
مسائل نکالو اور تم ان سے خالوں اور پھوپھیوں کی میراث
کے متعلق سوال کرو اور ان سے کہو وہ مصحف فاطمہ نکال
کر دکھائیں اس میں فاطمہ کی وصیت ہے اور اس کے
ساتھ تبرکات رسول ہیں خدا فرماتا ہے اگر تم سچے ہو تو پہلی
کتاب اور علمی آثار لاؤ

بعض اصحاب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
پوچھا کہ جفر کیا چیز ہے فرمایا وہ بیل کی کھال ہے جو
مسائل علمیہ سے پر ہے اس نے پوچھا جامعہ کیا ہے فرمایا
وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اور جو
لپیٹے جانے کے بعد اونٹ کی ران کی برابر ہو جاتا ہے
اس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی لوگوں کو احتیاج ہوگی
ہے کوئی فیصلہ ایسا نہیں جو اس میں نہ بیان کیا گیا ہو بلکہ
سے زخم کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر پوچھا مصحف فاطمہ
کیا ہے حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ تم پر جو

وكان جبرئيل يأتيها فيحسن عزاءها على ابيها و يطيب نفسها و يخبرها عن ابيها و مكانه و يخبرها بما يكون بعدها في ذريتها وكان علي يكتب ذلك فهذا مصحف فاطمة عليها السلام

اصل سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول انا لا نحتاج الى الناس وان الناس ليحتاجون الينا ان عندنا كتابا املاء رسول الله وخط علي صحيفة فيها كل حلال وحرام وانكم لتأتونا بالأمر فنعرف اذا اخذتم به ونعرف اذا تركتموه

اصل قال لابي عبد الله عليه السلام ان الزيدية والمعتزلة قد اطافوا بمحمد بن عبد الله (بن الحسن بن الحسن بن علي) فهل له سلطان فقال والله عندي لكتابين فيهما تسمية كل نبي وكل ملك يملك الارض لا والله ما محمد بن عبد الله في واحد منهما

اصل قال دخلت على ابي عبد الله عليه السلام فقال فتحسل انك تدري اني متى كنت انظر فيه قال ليس لا قال انظر في كتاب فاطمة عليها السلام ليس فيه ملك يملك الا وهو مكتوب فيه باسمه واسم ابيه وما وجدت لولد الحسن فيه شيئا

بے حسن کو تم ثابت کرتے ہو کہ ... کی یاد کرنے کے لئے

حضرت فاطمہ بعد وفات رسول ۷۵ دن زندہ رہیں اور اپنے باپ کے غم میں شدید حزن طاری تھا جبرئیل ان کے پاس آتے تھے اور تعزیت کرتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور ان کے والد بزرگوار کا حال سناتے تھے اور آپ کی جگہ بتاتے تھے اور وہ واقعات سناتے تھے جو ان کے بعد ان کی اولاد کو پیش آنے والے ہیں حضرت علی ان واقعات کو لکھتے جاتے تھے یہی ہے مصحف فاطمہ

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا ہم لوگوں کے محتاج نہیں ہیں بلکہ سب لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو رسول اللہ نے لکھوایا اور حضرت علی نے لکھا ہے اس میں حلال و حرام کا ذکر ہے ہم جانتے ہیں جس امر کو تم اختیار کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ترک کرتے ہو۔

راوی نے امام جعفر صادق سے کہا کہ زیدیہ اور معتزلہ (فرقے) محمد بن عبد اللہ (بن حسن بن الحسن بن علی) کے گرد جمع ہوتے ہیں کیا ان کے پاس سلطنت کی کوئی دلیل ہے فرمایا خدا کی قسم ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی کا نام لکھا ہے اور ہر اس بادشاہ کا جو زمین پر بادشاہی کرے گا خدا کی قسم محمد بن عبد اللہ ان دو کتابوں میں سے کسی میں بھی نہیں۔

[illegible] امام جعفر صادق کی خدمت میں گیا تو آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں کیا دیکھ رہا تھا میں نے کہا نہیں فرمایا میں مصحف فاطمہ دیکھ رہا تھا اس میں جتنے بادشاہ ہونے والے ہیں سب کے نام اور ان کے باپ کے نام لکھے ہیں میں نے اس میں اولاد امام حسن کا کوئی نام نہ پایا

راہ راست پھر آنحضرت کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے ایسے عالم سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع ہو گا جس کا علم بلا اختلاف ہو اور
سب پیغمبر سے ہی ہو گی تو دوسری صورت ناممکن ہے یعنی خدمت کے بعد اب جانشین آپ کا موجب ہے

پس اب سوال یہ ہے کہ حضرت کا جو علم لوگوں کی طرف سے حق سے حق کا سد ور ہو رہا ہے اور اب آیا علم عنایت خدا
سے ہے یا البتہ اس کے حقدار مخصوص اللہ ہو جس طرح جیسے رسول جن تک کہ ان رسد آئے اور ان سے وحی کے علاوہ
بات کہے اور ہر دو صورت کے علاوہ نبوت کے علاوہ تمام باتوں میں مثل رسول ہو کیونکہ جو شخص عالم عطا ہوا
امت کے حکم میں ہو اور اسے مختلف ہو گا ایسی صورت میں تمام امت میں اختلاف واقع ہو گا پس لازم آیا کہ علم ہو وہ
راسخ فی العلم ہو اور ثابت بات کی تاویل جانتا ہو یہ وہ من اللہ ہو جو اس کے لئے ہو ہر امر کا اور اس میں کیا اختلاف
واقع ہو اور وہ ہر وقت ہر دوا کی جگہ ہو

یہ کہنا صحیح ہے کہ رسول اللہ کو جو علم قرآن سے حاصل ہوا وہ کل حق سے متعلق ہے جو آپ کی تعلیم کی بنا پر امت میں موجود
ہے کہ حضرت فاطمہ ... صحابہ ... حکم ہو ... اس کا حاصل ہے ... جو ... علم وہ
امر جو ہم کو ... ہے اور ہم ... اس ... دلیل ... امر ... سوال کی حاجت اور
اس کے سبب قدر کو مخصوص کیا ... اور ... آسمان ... ہوتی ہے
کا وجود جس کی طرف ملائکہ بھیجے جاتے ہیں ... کی طرف ملک آتا ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال بینا ابی
جالس وعندہ نفر اذ استضحک حتی اغرورقت عیناہ
دموعاً ثم قال ھل تدرون ما اضحکنی قال فقالوا
لا قال زعم ابن عباس انہ من الذین قالوا ربنا اللہ
ثم استقاموا فقلت لہ ھل رأیت الملائکۃ یا ابن
عباس تخبرک بولایتہا لک فی الدنیا والآخرۃ
مع الامن من الخوف والحزن قال فقال ان اللہ
تبارک وتعالی یقول انما المومنون اخوۃ

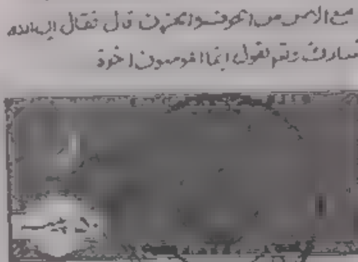

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے پدر بزرگوار
بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے اب
اس طرح ہنسے کہ آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ لوگوں سے دریافت کیا
تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا۔ انھوں نے کہا نہیں فرمایا ابن
عباس کا گمان یہ ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں
نے کہا (آیت) ربنا اللہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اسی قول
پر قائم رہے (ابن عباس کا انتقال ۶۸ھ میں ہوا اور امام
محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ میں پیدا ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ
گفتگو حضرت کی ابن عباس سے بچپن میں ہوئی) میں نے
کہا اے ابن عباس کیا تم نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے
تم کو خبر دی ولایت کی دنیا و آخرت میں
رہنے کی خوف اور حزن سے امن پر انھوں نے کہا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں

اور اس حدیث میں [illegible] داخل ہے [illegible]

[illegible] ابن عباس میں تم کو خدا کی قسم دے کر
پوچھتا ہوں کہ کیا حکم خدا میں اختلاف ہے [illegible]
کہا [illegible] کیا کہتے ہو [illegible]
[illegible] دوسرے شخص کی [illegible]
[illegible] تمہارے پاس لایا جائے اور تم
قاضی ہو تو تم کیا فیصلہ کرو گے [illegible]
[illegible]
[illegible] سے
[illegible] صلح کر [illegible]
[illegible] کے پاس [illegible] حکم [illegible]
پیدا ہو گیا [illegible] جب
[illegible]
[illegible] کرتے جس کا بیان [illegible]
[illegible]
والے کا [illegible] دیت [illegible]
وہ حکم جو شب قدر میں نازل ہوا
اگر تم نے رسول اللہ سے سننے کے بعد انکار کیا تو اللہ تم کو
واصل جہنم کرے گا جس طرح جیسے تم کو [illegible]
پھر [illegible] انہوں نے کہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
کمزوری عقل پر [illegible] دوسرے روز
پھر میں ان سے ملا میں نے کہا [illegible]
[illegible] کہا تم سے علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
کہ ہر سال شب قدر [illegible]

وقد دخل في هذا الحديث [illegible]
ثم قلت صدقت يا ابن عباس أنشدك الله هل في
حكم الله جل ذكره اختلاف قال فقال لا قلت
ما ترى في رجل ضرب رجلاً أصابعه بالسيف
حتى سقطت ثم ذهب وأتى رجل آخر [illegible]
فأتي به إليك وأنت قاض كيف أنت صانع قال
أقول لهذا القاطع أعطه دية كفه وأقول لهذا المقطوع
صالحه على ما شئت أو ابعث به إلى ذوي عدل
قلت جاء الاختلاف في حكم الله عز ذكره [illegible]

[illegible]
أبى الله عز وجل أن يحدث في خلقه شيئاً من الحدود
وليس تفسيره في الأرض، اقطع قاطع الكف أصلاً ثم
أعطه دية الأصابع هكذا حكم الله ليلة ينزل فيها
أمره
إن جحدتها بعد ما سمعت من رسول الله صلى
الله عليه وآله فأدخلك الله النار كما أعمى بصرك يوم جحدتها على ابن أبي طالب
قال فلذلك عمي بصري قال وما علمك بذلك فوالله
إن عمي بصري إلا من صفقة جناح الملك قال فاستضحكت
ثم تركته يومه ذلك لسخافة عقله ثم لقيته فقلت
يا ابن عباس ما تكلمت بصدق مثل أمس قال لك
علي بن أبي طالب إن ليلة القدر في كل سنة وإنه
ينزل في تلك الليلة أمر السنة وإن لذلك الأمر

ولا ولد بعد رسول الله فقلت من هم قال أنا
واحد عشر من صلبي ائمة محدثون فقلت من هما
كان الذي مع رسول الله منهما ذلك الملك الذي
يحدثه فقال كنت تعلم ذلك ... رأيت ...
الذي يحدثك بن علي ولكنه ... وقرني سمعه
... قال فقال من ... من
ما اختلفا في شيء فحكمه الى الله فقلت له ... حكم به
في حكم من حكمها ... قال ...

اصل عن أبي جعفر عليه السلام قال قال الله تبارك وتعالى[2]
في ليلة القدر فيها يفرق كل أمر حكيم يقول ينزل
فيها كل أمر حكيم والمحكم ليس بشيئين إنما هو
شيء واحد فمن حكم بما ليس فيه اختلاف فحكمه
من حكم الله عز وجل ومن حكم بأمر فيه اختلاف
فرأى أنه مصيب فقد حكم بحكم الطاغوت إنه لينزل
في ليلة القدر الى ولي الأمر تفسير الامور سنة سنة
يؤمر فيها في أمر نفسه بكذا وكذا وفي أمر الناس
بكذا وكذا وإنه ليحدث لولي الأمر سوى ذلك
كل يوم علم الله عز وجل الخاص والمكنون العجيب
المخزون مثل ما ينزل في تلك الليلة من الأمر
ثم قرأ ولو أن ما في الأرض من شجرة أقلام والبحر

کے گزرنے میں بے شک اس امر کے لئے بعد رسول اللہ کچھ
... ہوئے مرتد ... ہیں تم نے پوچھا ہے وہ کون ہیں تو
کے زمانہ میں ... بہت عجب ... امام تو
محدث ہیں ہم نے کہا سوائے رسول اللہ کے زمانہ کے سب قدر
کو نہیں سمجھا سکیں وہ فرشتہ ہم پر ظاہر ہوا تو اس سے بات
کرتا ہے ... تعجب ...
پر ان دونوں نے دیکھا ... سے علی ...
کی تندی آنکھ ... نہیں ... جیسا کہ میں
بیانات کو جب ... اور ... کانوں سے سن چکا تھا ...
... ابن عباس نے
کہا اگر کسی چیز میں اختلاف کرنے میں تو یہ اللہ کے حکم سے
ہوتا ہے میں نے کہا تو ... حکم ... اس کا سا حکم ہے جو
... ان کا حکم ... ایسا نہیں
میں ... تم بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں
کو بھی ہلاک کیا

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر
کے ... میں فرمایا ہے ... ہر امر حکیم جدا کیا جاتا
ہے ... ہر امر مستحکم ... نازل ہوتا ہے اس میں
ہر امر مستحکم اور محکم ... ہے ... ایک چیز
ہے ... جو ... حکم کرے گا اس میں اختلاف نہ
تو اس کا حکم اللہ کے حکم سے ہوگا اور جو حکم کرے ایسے
امر کے ساتھ جس میں اختلاف ہے اور ... تو وہ اس کے
... حکموں کے اپنی رائے اور اس کو درست سمجھے پس
کا حکم شیطانی حکم ہوگا۔ بے شک شب قدر میں نازل
ہوتی ہے ولی امر کی طرف تفصیل تمام سال کے امور کی
سال بسال اس ولی امر کو حکم دیا جاتا ہے اپنے لئے
مثلاً ایسا کرنا اور لوگوں کے متعلق ایسا ایسا۔ ولی امر کو ...

یمن کان من لصبوہ صبحۃ الحرصا ما رمت کان اللہ

ان اللہ عزیز حکیم

حمل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان علی بن

الحسین صلوات اللہ علیہ یقول انا انزلناہ فی لیلۃ

القدر . صدق اللہ عز وجل انزل اللہ القرآن

فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر قال رسول

اللہ لا ادری قال اللہ عز وجل لیلۃ القدر خیر من

الف شہر لیس فیہ لیلۃ القدر قال لرسول اللہ

ہل تدری لم ہی خیر من الف شہر قال لا قال

لانہا تنزل فیہا الملائکۃ والروح باذن ربہم

من کل امر واذا اذن اللہ عز وجل بشیء فقد رضیہ

سلام ہی حتی مطلع الفجر یقول تسلم علیک یا محمد

ملائکتی وروحی بسلامی من اول ما یہبطون

الی مطلع الفجر ثم قال فی بعض کتابہ واتقوا فتنۃ

لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ فی انا

انزلناہ فی لیلۃ القدر وقال فی بعض کتابہ وما محمد

الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان

مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب

علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا وسیجزی اللہ

الشاکرین یقول فی الآیۃ الاولی ان محمدا حین

یموت یقول اہل الخلاف لامر اللہ عز وجل

مضت لیلۃ القدر مع رسول اللہ فہذہ فتنۃ

اصابتہم خاصۃ وبہا ارتدوا علی اعقابہم

پروردگار کی طرف سے علم حاصل ہوتا رہتا ہے حاصل نہیں

ہوتا ... امراء کے متعلق اسی طرح جیسے مستور

ہیں ... امر اس پر ... جو ... آپ ... آیت تلاوت

کی ... لوگوں ... کے ... اور ... سے

سنا ... الٰہی کے کلمات تمام ہو ... اللہ

عزیز حکیم ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ علی بن الحسین

علیہ السلام فرماتے تھے ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل

کیا سچ فرمایا خدائے عزوجل نے کہ اس نے قرآن کو شب قدر

میں نازل کیا ... اور فرمایا اے رسول تم جانتے ہو شب قدر

کیا ہے حضرت نے فرمایا نہیں جانتا۔ خدا نے فرمایا وہ

الف مہینوں سے بہتر ہے جن میں شب قدر نہ ہو۔ رسول

اللہ سے یہ بھی فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ شب قدر ہزار

مہینوں سے کیوں بہتر ہے۔ حضرت نے کہا نہیں۔ فرمایا

کہ اس میں ملائکہ اور روح اپنے رب کے حکم سے نازل

ہوتے ہیں ہر امر کو لے کر اور خدا جب اذن دیتا ہے کسی

شے کا تو وہ اس سے راضی ہوتا ہے اس رات میں سلامتی ہے

صبح کے طلوع ہونے تک۔ خدا فرماتا ہے اے محمد ہر

میرے ملائکہ اور روح سلام کرتے ہیں جب سے وہ

اترتے ہیں صبح کے طلوع ہونے تک ... اپنی کتاب

میں فرماتا ہے ڈرو اس فتنہ سے جو ظالموں سے نہ گزرے

گا ... انا انزلناہ ... سورۂ ... ساتھ ... سے

انکار کریں گے۔ اور دوسری آیت میں فرماتا ہے کہ رسول سے

پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں

تو کیا تم الٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو پلٹے گا

تو وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے

والوں کو بدلہ دے گا ... پہلی آیت میں ... فرماتا ہے

كما انه كان رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] حتى [illegible]
بلال [illegible] قال الناس [illegible] اصحاب [illegible]
[illegible] قال [illegible] قال [illegible]
[illegible] مع رسول الله صلى الله عليه [illegible]
[illegible]

اصل عن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قال [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] الارض
[illegible]

من عباده

[illegible] الله [illegible] الامر [illegible]
[illegible] الله [illegible]
[illegible] من الانبياء [illegible]
فيها [illegible] من [illegible]

[illegible] رسول الله [illegible]
[illegible] کا حکم [illegible] کیا
[illegible] لازم ہے
[illegible] رسول الله [illegible]
[illegible] کے وقت [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] اسلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وايم الله إن كان الذي ... [illegible] من الأمر

في ملك الشيعة من آدم إلى محمد ... [illegible]

وقد قال الله في كتابه ... [illegible] الأمر من بعد محمد صلعم

خاصة ... [illegible]

ليستخلفنهم في الأرض كما استخلف الذين من قبلهم

إلى قوله ... [illegible] استخلفهم

... [illegible] مستخلفهم

... [illegible] حتى ... [illegible]

... [illegible] لا يشركون بي شيئاً ... [illegible]

... [illegible] بعد ... [illegible]

هم الفاسقون ... [illegible] ولاة الأمر بعد محمد

بالعلم ونحن هم

فاسئلوا ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] الأمر ... [illegible] والله ... [illegible]

لا يكون ... [illegible]

... [illegible]

على ... [illegible] الناس

[illegible]

... [illegible] پر آج کہیں اکر وقت

[illegible]

إن الله أن يكون في حكم [illegible]
[illegible] تمل الرحمن [illegible]
[illegible] ليس [illegible]
الإنسان على البهائم وإن الله [illegible]
[illegible] لها في [illegible]
من علم أنه لا يتوب [illegible]
القاعدين [illegible]
الحج والعمرة والجهاد

اصل [illegible]
الله [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول الله [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الله [illegible]

[illegible] کے حکم میں اختلاف ہوا اس
کے علم میں [illegible]
تعبیر [illegible]
میں [illegible] سلم
[illegible]
جو سورہ [illegible] انکار کر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

امام جیا دا ہو گیا ہے

[illegible] کہا
[illegible]
میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا حکم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جو ہو چکے ہیں یا جو آئندہ ہوں گے [illegible]

اور اگر یہ کہا جائے کہ نزول ملائکہ کسی پر نہیں ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شے نازل ہو اور کسی پر نہ ہو۔ عنقریب لوگ ایسا کہیں گے لیکن یہ کہنا جھوٹ ہوگا اور ان کی گمراہی کی دلیل

اکتالیسواں باب ائمہ کا علم شب جمعہ میں زیادہ ہوتا ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لی یا ابا یحییٰ ان لنا فی لیالی الجمعۃ لشاناً من الشان قال قلت جعلت فداک وما ذاک الشان قال یؤذن لارواح الانبیاء الموتیٰ علیہم السلام وارواح الاوصیاء الموتیٰ وروح الوصی الذی بین ظہرانیکم یعرج بہا الی السماء حتی توافی عرش ربہا فتطوف بہ اسبوعاً وتصلی عند کل قائمۃ من قوائم العرش رکعتین ثم ترد الی الابدان التی کانت فیہا فتصبح الانبیاء والاوصیاء قد ملؤا سروراً ویصبح الوصی الذی بین ظہرانیکم وقد زید فی علمہ مثل جم الغفیر

راوی کہتا ہے فرمایا مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اے ابو یحییٰ ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک شان عظیم ہوتی ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا مرے ہوئے انبیاء کی روحیں اور اوصیاء مردہ کی روحیں اور وصی کی روح جو تمہارے سامنے ہے آسمان کی طرف جاتی ہیں اور عرش الٰہی کے متصل ہوتی ہیں اور سات دفعہ اس کا طواف کرتی ہیں اور پایہ عرش کے ہر پایہ کے پاس نماز پڑھتی ہیں پھر بدن کی طرف لوٹائی جاتی ہیں انبیاء اور اوصیاء خوشی سے بھرے ہوتے ہیں اور صبح کرتا ہے وہ وصی جو تمہارے سامنے ہے اور اس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے

اصل قال لی ابو عبد اللہ ذات یوم وکان لا یکنینی قبل ذلک یا ابا عبد اللہ قال قلت لبیک قال ان لنا فی کل لیلۃ جمعۃ سروراً قلت زادک اللہ وما ذاک قال اذا کان لیلۃ الجمعۃ وافی رسول اللہ العرش ووافی الائمۃ علیہم السلام معہ ووافینا معہم فلا ترد ارواحنا الی ابداننا الا بعلم مستفاد ولولا ذلک لانفدنا

مجھ سے ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اور اس سے پہلے حضرت نے کنیت سے نہیں پکارا تھا اے ابا عبد اللہ میں نے کہا لبیک فرمایا ہمارے لئے ہر شب جمعہ میں خوشی ہوتی ہے میں نے کہا اللہ آپ کی خوشی زیادہ کرے یہ کس طرح فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ اور ائمہ عرش پر پہنچتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ جاتے ہیں پس جب ہم اپنے بدن کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم کو علم حاصل ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہم ختم ہو جاتے جو ہمارے پاس ہے

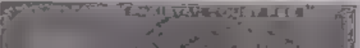

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من لیلۃ جمعۃ الا ولاولیاء اللہ فیہا سرور قلت کیف ذلک جعلت فداک قال اذا کان لیلۃ الجمعۃ وافی رسول اللہ العرش ووافی الائمۃ علیہم السلام معہ ووافینا معہم فلا ترد ارواحنا الا بعلم مستفاد ولولا ذلک لنفد ما عندی

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کی رات کو اولیاء خدا کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ عرش الٰہی تک پہنچتے ہیں اور ائمہ بھی ہیں ان کے ساتھ ہوتے ہیں اور جب لوٹتے ہیں تو علم حاصل کر کے ورنہ ہوتا یہ کہ جو کچھ تھا ضائع ہو جاتا

---

۴۲ واں باب ائمہ علیہم السلام کا علم بڑھتا ہے گھٹتا نہیں

اصل سمعت ابا الحسن علیہ السلام یقول کان جعفر بن محمد علیہ السلام یقول لولا انا نزداد لانفدنا

اصل قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ذریح لولا انا نزداد لانفدنا

اصل قال سمعت ابا جعفر یقول لولا انا نزداد لانفدنا قال قلت تزدادون شیئا لا یعلمہ رسول اللہ قال اما انہ اذا کان ذلک عرض علی رسول اللہ ثم علی الائمۃ ثم انتہی الامر الینا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیس یخرج شیء من عند اللہ عز وجل حتی یبدا برسول اللہ ثم بامیر المومنین ثم بواحد بعد واحد لکیلا یکون آخرنا اعلم من اولنا

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ختم ہو جاتا

فرمایا امام نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے

راوی کہتا ہے میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو کہتے سنا اگر ہمارا علم زیادہ نہ ہوتا تو ہم اسے ختم کر دیتے میں نے کہا کیا ایسا علم بھی آپ کو حاصل ہوتا ہے جو رسول اللہ کو نہ ہو فرمایا صورت یہ ہے کہ پہلے رسول پر پیش ہوتا ہے پھر ائمہ پر اور پھر منتہی ہوتا ہے ہماری طرف

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی ابتدا رسول کی طرف سے ہوتی ہے پھر امیر المومنین کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے کی طرف تاکہ ہمارے آخر کا علم ہمارے اول کے علم سے زیادہ نہ ہو

توضیح: مذکورہ بالا حدیث میں جو امام علیہ السلام نے حضرت علی کی زبانی سے مصرعے فرمایا ہے کہ اللہ عالم الغیب خدا کے سوا کوئی نہیں ہے اور رسول اللہ کو علم غیب ذاتی بالذات نہیں مگر خدا کی طرف سے جو دیا گیا ہے کسی چیز کا علم جب اسے عطا کر دیتا ہے۔

اصل قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الامام یعلم الغیب فقال لا ولکن اذا اراد ان یعلم الشیء اعلمہ اللہ ذلک

سائل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام غیب جانتا ہے فرمایا نہیں لیکن جب وہ جاننا چاہے کسی شے کے ارادہ کرتا ہے تو خدا اس کو آگاہ کر دیتا ہے۔

۴۵واں باب ائمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو انکو بتا دیا جاتا ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الامام اذا شاء ان یعلم علم

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دیا جاتا ہے

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ای امام اذا شاء ان یعلم اعلم

ترجمہ: ایضاً

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الائمۃ اذا شاؤوا ان یعلموا علمہم اللہ ذلک

ترجمہ: ایضاً

۴۶واں باب ائمہ اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ای امام لا یعلم ما یصیبہ والی ما یصیر فلیس ذلک بحجۃ للہ علی خلقہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام نہیں جانتا کہ اسے کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کار کیا ہوگا وہ مخلوق خدا کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور خدا کی حجت نہیں ہو سکتا

اصل عن الحسن بن محمد بن بشار قال حدثنی شیخ من اہل قطیعۃ الربیع من العامۃ ممن کان یقبل قولہ

حسن بن محمد بن بشار نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ایک بوڑھے نے جو اہل قطیعہ الربیع سے تھا اور عامہ میں سے تھا جس کی بات قبول

قال لي قد رأيت بعض من يقولون بفضل أهل
هذا البيت فما رأيت مثله قط في فضله ونسكه
فقلت له فكيف رأيته قال جمعنا أيام السندي
ثمانين رجلا من الوجوه المنسوبين إلى الخير فأدخلنا على
موسى بن جعفر عليهما السلام فقال لنا السندي
يا هؤلاء انظروا إلى هذا الرجل هل حدث به حدث
فإن الناس يزعمون أنه قد فعل به ويكثرون في ذلك
وهذا منزله وفراشه موسع عليه غير مضيق ولم
يرد به أمير المؤمنين سوءا إنما ينتظره أن يقدم فيناظر
أمير المؤمنين وهذا هو صحيح موسع عليه في جميع أموره
فسلوه قال ونحن ليس لنا هم إلا النظر إلى الرجل
وإلى فضله وسمته فقال موسى بن جعفر عليه السلام
أما ما ذكر من التوسعة وما أشبهها فهو على ما ذكر
غير أني أخبركم أيها النفر أني قد سقيت السم في
سبع تمرات وأنا غدا أخضر وبعد غد أموت
قال فنظرت إلى السندي بن شاهك يضطرب
ويرتعد مثل السعفة

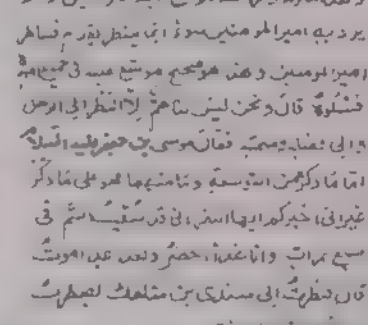

احضر في علي بن الحسين ليلة قبض فيها بشراب
فقال لمحمد ابنه يا أبه اشرب هذا فقال يا بني
إن هذه الليلة التي أقبض فيها هي الليلة التي
قبض فيها رسول الله

ہے کہ جن کی راہوں سے حدیث نقل جاتی ہے منزلت کئے ہیں
اور پھر مرد سے کہا کہ میں نے تو اولاد رسالت سے ایک ایسے
شخص کو دیکھا کہ جس کی فضیلت بلند ہے اور ان جیسی کسی کی فضیلت
و عبادت دیکھی۔ پایا میں نے کہا وہ کون ہے اور تم نے
ان کو کیسے پایا۔ اس نے کہا سندی بن شاہک نے قید میں اسی
آدمی جمع کئے گئے جو بہترین لوگ منسوب ہیں ہم کو حضرت
موسیٰ بن جعفر کے پاس لے گیا اور ہم سے سندی نے کہا تم
اس شخص (امام موسیٰ کاظم) کو دیکھو کیا ان کی بات
بابت جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ بدسلوکی
ہے اور بہت سی باتیں ان کی قید کے متعلق بیان کرتے ہیں
دیکھو کیسا کشادہ گھر ہے، اور کیسا اچھا فرش ہے کوئی سختی
نہیں ہے امیرالمومنین (ہارون) کا ارادہ ان کو تکلیف پہنچانے
کا نہیں یہ امیرالمومنین سے مناظرہ کے منتظر ہیں۔ دیکھو یہ
بالکل صحیح و سالم ہیں اور تمام راحت کے سامان مہیا ہیں
ان سے پوچھ لو۔ راوی کہتا ہے ہمیں کسی بات کی پروا
نہ تھی حضرت کی طرف دیکھنے اور ان کی فضیلت اور ان کی شکل
پر غور کرنے لگے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ
اس نے سامان راحت وغیرہ کے متعلق بیان کیا وہ ٹھیک ہے لیکن
میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ مجھے سات چھوہاروں میں زہر دیا
گیا ہے اور میرا رنگ کل کو سبز ہو جائے گا اور
کل کے بعد مر جاؤں گا۔ میں نے سندی بن شاہک کی
طرف دیکھا وہ لرز رہا تھا اور شاخ کی طرح کانپ رہا تھا
جس رات کو حضرت علی بن الحسین کا انتقال ہوا امام محمد
باقر علیہ السلام سے کہنے لگے پانی لائے اور کہنے لگے بابا
جان پانی پی لیجئے فرمایا اس رات میں میری روح
قبض ہوگی یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ نے
انتقال فرمایا تھا۔

THE HIGH

اصل تلك ثلث للرضا ان امير المؤمنين [illegible] قد عرف تلك الليلة التي قتل فيها والموضع الذي يقتل فيه وقوله الذي [illegible] في الدار [illegible] وقوله [illegible] وصليت الصبح [illegible] الناس [illegible] وخرجت [illegible] تلك الليلة [illegible] ان [illegible] ما [illegible] في تلك الليلة [illegible]

اصل [illegible]

اصل عن [illegible] ابا [illegible] مسائل [illegible] القضاة فيها [illegible] قال [illegible] فقال ابي [illegible] رسول الله [illegible] وهو يقول يا علي [illegible]

اصل عن ابي عبد الله [illegible] قال [illegible] الى [illegible] الذي [illegible]

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام جانتے تھے کہ قتل کیے جائیں گے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کیے گئے اور [illegible] جو [illegible] آپ [illegible] کیا [illegible] اور آپ [illegible] امام رضا علیہ السلام [illegible] بے شک [illegible] حکم قضا [illegible]

[illegible] نفس [illegible]

جان دے کر ان کو بچایا

[illegible] تم میں [illegible] رسول اللہ [illegible] جو ہمارے پاس ہے [illegible]

وہ تیرے لیے بہتر ہے۔

[illegible]

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ [illegible] خدمت میں [illegible] اور فرمایا [illegible]

والله ما رأيتك منذ اشتكيت احسن منك اليوم ما رأيت عليك اثر الموت فقال يا بني اما سمعت علي بن الحسين عليه السلام ينادي من وراء الجدار يا محمد تعال عجل

متعلق وصیت فرمائی میں نے کہا بابا جان واللہ جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں آج آپ کی حالت بہتر ہے موت کے آثار تم کو آثار موت آپ میں نہیں پاتا فرمایا بیٹا کیا تم نے نہیں سنا کہ علی بن الحسین علیہ السلام پس دیوار سے فرما رہے تھے اے محمد آؤ جلدی کرو

اصل عن ابی جعفر علیه السلام قال انزل الله تعالی النصر علی الحسین علیه السلام حتی کان ما بین السماء والارض ثم خیر النصر او لقاء الله فاختار لقاء الله

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی مدد نصرت نازل کی یہاں تک کہ وہ آسمان و زمین کے درمیان آگئی پھر حسین کو اختیار دیا نصرت قبول کرو یا ہم سے ملاقات کے لئے آؤ۔ حضرت نے لقاء الٰہی کو پسند کیا

۴۷واں باب ائمہ علم ماکان و مایکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں

اصل عن سیف التمار قال کنا مع ابی عبد الله ع جماعة من الشیعة فی الحجر فقال علینا عین فالتفتنا یمنة ویسرة فلم نر احدا فقلنا لیس علینا عین فقال ورب الکعبة ورب البنیة ثلاث مرات لو کنت بین موسی والخضر علیهما السلام اعطیا علم ما کان ولم یعطیا علم ما یکون وما هو کائن حتی تقوم الساعة وقد ورثناه من رسول الله وراثة

لو کنت بین موسی والخضر لاخبرتهما انی اعلم منهما ولانبأتهما بما لیس فی ایدیهما

سیف تمار سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس شیعوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک حجرہ میں تھے حضرت نے فرمایا کوئی جاسوس تو نہیں ہے ہم نے دائیں بائیں دیکھا کوئی نہیں۔ حضرت نے فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی اور رب بیت کی، فرمایا اگر میں موسیٰ و خضر کے درمیان ہوتا تو ان کو بتاتا کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور ان کو آگاہ کرتا ان چیزوں سے جو ان کے پاس نہیں۔ خضر و موسیٰ نے جو ہو چکا تھا اس کا علم دیا گیا اور جو ہونے والا ہے اس کا علم نہیں دیا گیا تھا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے اور ہم نے یہ علم رسول اللہ سے ورثہ میں پایا ہے۔

اصل قال ابو عبد الله علیه السلام انی لاعلم ما فی السموات وما فی الارض واعلم ما فی الجنة واعلم

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور جانتا ہوں

اصل ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

توضیح [illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible] حدیث کی [illegible]

[illegible] امام [illegible] علیہ السلام [illegible] امام جعفر صادق [illegible]

[illegible]

اصل [illegible]

[illegible]

ثم انصرف حتى جاء البيت فبعث رسولاً إلى محمد
في جبل بجهينة يقال له الأشقر على ليلتين من
المدينة فبشره وأعلمه أنه قد ظفر له بوجه حاجته
وما طلب ثم عاد بعد ثلاثة أيام فوقفنا بالباب
ولم نكن نحجب إذا جئنا فأبطأ الرسول ثم أذن
لنا فدخلنا عليه فجلست في ناحية الحجرة ودنوت
إليه فقبلت رأسه ثم قال جعلت فداك قد عدت
إليك راجياً مؤملاً قد انبسط رجائي وأملي
ورجوت الدرك لحاجتي

فقال له أبو عبد الله عليه السلام يا ابن عم إني
أعيذك بالله من التعرض لهذا الأمر الذي أمسيت
فيه وإني لخائف عليك أن يكسبك شراً، فجرى
الكلام بينهما حتى أفضى إلى ما لم يكن يريد و
كان من قوله بأي شيء كان الحسين أحق بها من
الحسن فقال أبو عبد الله رحم الله الحسن ورحم الحسين.

وكيف ذكرت هذا قال لأن الحسين عليه السلام
كان ينبغي له إذا عدل أن يجعلها في الأسن من
ولد الحسن فقال أبو عبد الله عليه السلام إن
الله تبارك وتعالى لما أن أوحى إلى محمد صلى

پھر وہ سب اپنے گھر آ گئے اور اطلاع بھیجی بیٹے
محمد (نفس زکیہ) کے پاس جو پہاڑ قبیلہ جہینہ کے پہاڑ
پر جسے اشقر کہتے ہیں مقیم تھا اور مدینہ سے دو رات
کے فاصلہ پر ہے۔ انکو خوشخبری دی اور بتایا کہ امام
جعفر صادق علیہ السلام سے تمہارے مقاصد میں کامیابی
حاصل کرلی ہے۔ تین دن کے بعد ہم باپ بیٹے پھر امام
علیہ السلام کے دروازہ پر گئے اور اس سے پہلے جب
ہم نے اجازت طلب کی تھی تو دربان نے روکا
تھا اب کے حاضری کی ہم اجازت ملی۔ میں حجرہ کے
ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور میرے والد حضرت کے قریب
گئے اور سر کے بوسے لئے اور کہا میں آپ کے پاس
امید دلائے ہوئے آتا ہوں اور مجھے امید ہے
کہ میری حاجت آپ سے ضرور پوری ہوگی۔
امام علیہ السلام نے فرمایا اے میرے چچا زاد بھائی
میں تم کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں اس امر کے متعلق
جس پر غور و فکر کر رہے ہو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ
تمہارے لئے باعث شر نہ ہو۔ پھر آپ کے درمیان
گفتگو بڑھ گئی۔ اس کے بعد ان کے درمیان نزاع ہوگئی
ہوگئی اور میرے باپ نے جو کہنا چاہتے تھے کہہ گزرے
انھوں نے کہا امام حسن کس بات میں امام حسین کو
امامت پر ترجیح ہوگئی کہ وہ امامت کا مستحق ہو
امام حسن کے امام حسین کی اولاد کی طرف منتقل ہوگئی امام علیہ
السلام نے فرمایا اللہ کی رحمت نازل ہو امام حسن اور امام حسین پر
اور تم نے یہ بات کیوں کہی انھوں نے کہا اس لئے کہ
انصاف یہ ہے کہ امامت بڑے بھائی کی اولاد میں
چلنی چاہیے تھی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند
عالم نے وحی کی حضرت رسول خدا کو

باب ۴۱ ۔ کراہیۃ التوقیت

یعنی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرنے کی

الکافی عن ابی حمزۃ الثمالی قال سمعت ابا جعفر علیہ
السلام یقول ان اللہ تبارک وتعالی قد کان وقت هذا الامر
فی السبعین فلما ان قتل الحسین علیہ السلام اشتد
غضب اللہ علی اهل الارض فاخرہ الی اربعین ومائة
فحدثناکم فاذعتم الحدیث فکشفتم قناع الستر ولم یجعل
اللہ لہ بعد ذلک وقتا عندنا ویمحو اللہ ما یشاء ویثبت
وعندہ ام الکتاب قال ابو حمزۃ فحدثت بذلک ابا عبد اللہ
علیہ السلام فقال قد کان ذلک

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام
[illegible]
ابو حمزہ نے کہا میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام
سے بیان کی تو آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے

توضیح ۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب مرآۃ العقول میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے
یہ حدیث صحیح ہے ۔ شیخ نے کتاب الغیبۃ میں [illegible] امام محمد باقر علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] علامہ مجلسی [illegible]
[illegible] امام رضا علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] سال [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible] امام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible] امام جعفر صادق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صاحب صافی شارح اصول کافی [illegible]

[illegible] دعوی خلافت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] امامت [illegible]

[illegible]

[illegible] الى [illegible] قال [illegible]
[illegible] النساء [illegible] الله [illegible]
[illegible] سعيد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ہر ایک [illegible] صبر کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے مستحق۔

اصل قال سمعت ابا [illegible] قال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پیش کریں

باب ۹۶ ملائکہ ائمہ کے گھر میں آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کے پاس خبریں لاتے ہیں

اصل [illegible] كردين البصري قال كنت [illegible]
على اكلة [illegible] بالليل والنهار [illegible] استاذنت على [illegible]
[illegible] المائدة قد رفعت لعلي لا اراها بين يديه فاذا
دخلت دعا بها [illegible] من الطعام ولا اتاذى
بذلك واذا عقبت بالطعام عند غيره لم اقدر على
ان اقر ولم انم من النفخة فشكوت ذلك اليه و
اخبرته باني اذا اكلت عنده لم اتاذ به فقال

راوی کہتا ہے میں دن اور رات میں ایک بار سے زیادہ نہیں
کھاتا تھا [illegible] امام [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت کے ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]

یا ابا سیار انک تاکل طعام قوم صالحین تصافحہم الملائکۃ علی فرشہم قال قلت ویظہرون لکم قال فمسح یدہ علی بعض صبیانہ فقال ہم الطف بصبیاننا منا بہم

اے ابو سیار تم کھانا کھا رہے ہو ان لوگوں کا کھانا جو خدا کے نیک بندے ہیں ملائکہ ان کے فرشوں پر آکر ان سے مصافحہ کرتے ہیں میں نے کہا کہ وہ آپ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت نے اپنے ایک لڑکے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھرا اور فرمایا وہ ہمارے بچوں پر ہم سے زیادہ مہربانی کرتے ہیں

توضیح ۔ باب دوم کی ایک حدیث میں تھا کہ ہم فرشتوں کو نہیں دیکھتے اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دیکھتے ہیں۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ وہاں مراد یہ ہے کہ فرشتہ کو اصلی صورت میں نہیں دیکھتے

اصل عن الحسین بن ابی العلاء قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا حسین وضرب بیدہ الی مساور فی البیت مساور طال ما اتکت علیہا الملائکۃ وربما التقطنا من زغبہا

راوی کہتا ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے حسین اور اپنا ہاتھ گھر کے ایک تکیہ پر مار کر کہا یہ وہ ہے جس پر ملائکہ نے بارہا تکیہ کیا ہے اور بسا اوقات ہم نے ان کے پروں کے ریزوں کو چنا ہے

اصل عن ابی حمزۃ الثمالی قال دخلت علی علی بن الحسین فاحتبست فی الدار ساعۃ ثم دخلت البیت وہو یلتقط شیئاً وادخل یدہ من وراء الستر فناولہ من کان فی البیت فقلت جعلت فداک ہذا الذی اراک تلتقطہ ای شیء ہو قال فضلۃ من زغب الملائکۃ نجمعہ اذا خلونا نجعلہ سیحاً لاولادنا فقلت جعلت فداک وانہم لیأتونکم فقال یا ابا حمزۃ انہم لیزاحمونا علی تکأتنا

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں گیا۔ کچھ دیر گھر کے باہر رکنا پڑا پھر میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ حضرت کوئی چیز چن رہے ہیں اور پردہ کے اندر ہاتھ ڈال کر ان کو دے رہے ہیں جو گھر میں ہیں میں نے کہا یہ کیا چیز ہے آپ نے فرمایا یہ ملائکہ کے پروں کے ریزے ہیں جنہیں ہم جمع کرتے ہیں جب ہم خلوت میں ہوتے ہیں تو ان کو جمع کر کے اطفال کے لئے تعویذ بناتے ہیں۔ میں نے کہا حضور کیا وہ آپ کے پاس آتے ہیں فرمایا ہم سے ہمارے تکیوں پر مزاحمت کرتے ہیں

اصل عن ابی الحسن علیہ السلام قال سمعتہ یقول ما من ملک یہبطہ اللہ فی امر ما یہبطہ الا بدأ بالامام فعرض ذلک علیہ وان مختلف الملائکۃ من عند اللہ تبارک وتعالی الی صاحب ہذا الامر

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جو فرشتہ زمین پر کسی امر کے لئے اترتا ہے وہ امام وقت کے پاس ضرور آتا ہے اور وہ اس امر کو ان کے سامنے پیش کرتا ہے خدا کی طرف سے ملائکہ امام وقت کے پاس آنے جانے والے ہیں

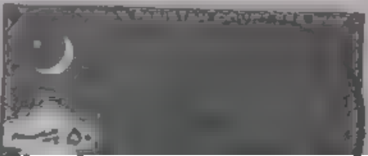

باب ۹۸ ائمہ اپنی حکومت میں داؤد و سلیمان کی طرح بغیر بینہ کے فیصلہ کرتے ہیں۔

اصل: عن ابی عبیدة الحذاء قال كنا زمن ابی جعفر حین قبض نتردد كالغنم لا راعی لها فلقینا سالم بن ابی حفصة فقال لی یا ابا عبیدة من امامك فقلت آل محمد فقال هلكت واهلكت اما سمعت انا وانت ابا جعفر یقول من مات ولیس علیه امام مات میتة جاهلیة فقلت بلی لعمری ولقد كان قبل ذلك بثلاث او نحوها دخلت علی ابی عبد الله فرزق الله المعرفة فقلت لابی عبد الله علیه السلام ان سالما قال لی كذا فقال یا ابا عبیدة انه لا یموت منا میت حتی یخلف من بعده من یعمل بمثل عمله ویسیر بسیرته ویدعو الی ما دعا الیه یا ابا عبیدة انه لم یمنع ما اعطی داود ان اعطی سلیمان ثم قال یا ابا عبیدة اذا قام قائم آل محمد حكم بحكم داود وسلیمان لا یسأل بینة

ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کا وصال ہوا تو ہم متردد تھے اس طرح متردد تھے جیسے وہ بکری جس کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ ہم سالم بن ابی حفصہ سے ملاقات کی تو مجھ سے کہنے لگا اے ابو عبیدہ تمہارا امام کون ہے میں نے کہا آل محمد اس نے کہا تم خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا کیا میں نے اور تم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نہیں سنا تھا کہ کوئی ایسی حالت میں مرے کہ اس کا کوئی امام نہ ہو تو وہ کفر کی موت مرا [illegible] اس سے پہلے [illegible] امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا [illegible] سالم نے ایسا کہا ہے فرمایا اے ابو عبیدہ ہم میں سے کوئی مرتا ہے تو مرنے سے پہلے [illegible] جو اسی کی مثل عمل کرے [illegible] اسی کی سی سیرت رکھے [illegible] کی طرف بلائے [illegible] اے ابو عبیدہ [illegible] داؤد کو [illegible] عطا کیا تھا اس کے بارے میں سلیمان [illegible] نہیں ہوئی۔ پھر فرمایا اے ابو عبیدہ جب قائم آل محمد کا ظہور ہوگا تو وہ داؤد و سلیمان کی طرح بغیر گواہ کے مقدمات کا فیصلہ کریں گے

اصل: عن ابان قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول لا تذهب الدنیا حتی یخرج رجل منی یحكم بحكومة آل داود ولا یسأل بینة یعطی كل نفس حقها

ابان کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ دنیا ختم نہ ہوگی جب تک ایک شخص مجھ سے [illegible] کے مانند [illegible] حکومت کرے گا [illegible] مقدمات کے فیصلہ [illegible]

باب ۱۰۶ نادر

[illegible] قال يقولون صلى الله [illegible]

[illegible] بقية الله خير لكم [illegible] مؤمنين

[illegible]

[illegible]

باب ۱۰۷ ولایت سے متعلق نکات و لطائف

[illegible]

[illegible]

اصل عن ابی [illegible] علیہ السلام فی قول اللہ [illegible]
[illegible] بن [illegible]
[illegible]
[illegible] کان [illegible] قال [illegible] امیر المومنین

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام [illegible]
عز وجل والذین [illegible]
[illegible]
[illegible]

اصل [illegible] واسئلہ اللہ عن قول اللہ [illegible]
[illegible] منکم [illegible] ومنکم کافر [illegible]
[illegible] واخذ علیھم المیثاق فی
صلب آدم [illegible]

اصل عن ابی [illegible] فی قول اللہ عزوجل [illegible]
[illegible]
اصل عن ابی [illegible] قول اللہ [illegible]
[illegible]
قال الولایہ

اصل عن ابی [illegible]
علیہ [illegible] الائمہ علیہم
السلام
اصل عن ابی [illegible] عن ابی عبداللہ علیہ السلام
فی قولہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] علیہ السلام نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
راوی نے [illegible]
[illegible]
علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ علم سے غلیظ کی ہوئی ہے

راوی [illegible] علیہ السلام سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فرمایا [illegible] کے متعلق
[illegible]
امام محمد باقر علیہ السلام نے [illegible]
[illegible] کی طرف سے ان پر
[illegible]
[illegible] ہے
[illegible] علیہ السلام نے فرمایا
کہ [illegible] الولایہ [illegible]

[illegible] امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ
[illegible] کے متعلق فرمایا اس سے مراد ولایت علی [illegible]

وولایة الائمة من بعدہ) فقد فاز فوزا عظیما هکذا
نزلت

اصل رفعہ ... فی قول اللہ عزوجل وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ (فی علی والائمة) کالذین اذوا موسی فبراہ اللہ مما قالوا

اصل عن ابی ... عبداللہ ... سألتہ عن قولہ تعالی ... [illegible] ... قال الائمة ... [illegible]

اصل عن احمد بن محمد بن عبداللہ ... [illegible] ... علیہم السلام

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام ... [illegible]

اصل قال ... ابا عبداللہ علیہ السلام عن قول اللہ عزوجل ... [illegible] ... قال هم الائمة.

اصل عن عبدالرحمن بن کثیر عن ابی عبداللہ فی قولہ تعالی هو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات هن ام الکتاب قال امیر المومنین والائمة واخر متشابہات قال ... [illegible] ... فاما الذین فی قلوبهم زیغ ... [illegible] ... ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویلہ

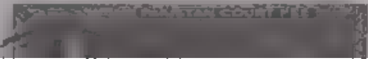

ایمان گے بعد دیگر ائمہ کی ولایت ... [illegible] ... کا سوالی ہوئی ... [illegible] ... راوی نے ائمہ کی ... [illegible] ... تمہارے لئے جائز نہیں کہ رسول اللہ کو ... [illegible] ... (علی اور ائمہ کے بارہ میں) ... [illegible] ... موسیٰ کو ... [illegible] ...

[illegible]

... [illegible] ... ائمہ کے حکم پر عمل ... [illegible] ...

... [illegible] ... مراد ہیں ائمہ علیہم السلام

... [illegible] ... امام سے ... [illegible] ...

... [illegible] ... مراد ہیں امیر المومنین اور ائمہ ... [illegible] ...

... [illegible] ... کتاب ... [illegible] ... محکم آیات ... [illegible] ... سے مراد ہیں امیر المومنین ... [illegible] ... اور باقی متشابہات ... [illegible] ... مراد ہیں ... [illegible] ... جن کے دلوں میں کجی ہے ... [illegible]

وَمَا اصطلح الله من الراسخون في العلم امير المؤمنين عليه السلام والائمة عليهم السلام

اصل عن ابي جعفر ... ولا رسوله ولا المؤمنين ... امير المؤمنين عليه السلام والائمة عليهم السلام ...

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام ... قلت ما الوليجة ... في امرنا

اصل عن ابي جعفر في قوله ... عن علي قال ... عن علي في امر ...

اصل قال سألت ابا الحسن عن قول الله ... ولقد وصلنا لهم القول لعلهم يتذكرون قال امام الى امام

اصل عن ابي جعفر ... في قوله تعالى قولوا آمنا بالله وما انزل الينا ... الائمة عليهم السلام ... الناس ... علي ... عليهم السلام ... هم في شقاق

... علم ... اور ...

... امام محمد باقر علیہ السلام ... امیر المومنین علیہ السلام اور ائمہ علیہم السلام ...

... امام جعفر صادق علیہ السلام ... في امرنا ...

... امام محمد باقر علیہ السلام ...

... امام رضا علیہ السلام ...

... ائمہ علیہم السلام ... اور وہ ... ہوگی ...

اصل عن ابی جعفر فی قوله تعالیٰ ان اولی الناس بابراهیم للذین اتبعوه و هذا النبی والذین آمنوا قال هم الائمة علیهم السلام ومن اتبعهم

اصل قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام قوله عز و جل واوحی الی هذا القرآن لانذرکم به ومن بلغ قال من بلغ ان یکون اماما من آل محمد فهو ینذر بالقرآن کما انذر به رسول اللہ

اصل عن ابی جعفر قول اللہ عز و جل و لقد عهدنا الی آدم من قبل فنسی و لم نجد له عزما قال عهدنا الیه فی محمد والائمة من بعده فترک و لم یکن له عزم انهم هکذا و انما سمی اولو العزم اولو العزم لانه عهد الیهم فی محمد والاوصیاء من بعده والمهدی و سیرته و اجمع عزمهم علی ان ذلک کذلک والاقرار به

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قوله ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد و علی و فاطمة والحسن والحسین والائمة علیهم السلام من ذریتهم فنسی هکذا واللہ نزلت علی محمد

اصل عن ابی جعفر قال اوحی اللہ الی نبیه فاستمسک بالذی اوحی الیک انک علی صراط مستقیم قال انک علی ولایة علی و علی هو الصراط المستقیم

اصل عن جابر عن ابی جعفر قال نزل جبرئیل بهذه الآیة علی محمد هکذا [illegible] بئسما اشتروا به انفسهم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی

آیت ان اولی الناس [illegible] کے معنی امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ الذین امنوا سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان کا اتباع کیا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت اوحی الی [illegible] کے متعلق فرمایا [illegible] سے مراد [illegible] ہر زمانہ میں ایک امام [illegible] کو [illegible] کی طرح [illegible] سے ڈرانا تھا

آیت [illegible] امام [illegible] علیہ السلام نے فرمایا [illegible] امام محمد باقر علیہ السلام [illegible] اور ائمہ کے متعلق [illegible] اولو العزم [illegible] اور مہدی اور ان کی سیرت اور [illegible] اور اس امر پر قائم رہے اور اس کا اقرار کیا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے [illegible] کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ کلمات یہ تھے محمد علی فاطمہ حسن حسین اور ان کی نسل سے ائمہ [illegible] آدم [illegible] خدا کی قسم یہ آیت یوں ہی نازل ہوئی تھی

آیت [illegible] امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا [illegible] رسول [illegible] علی پر قائم ہیں اور علی ہی صراط مستقیم ہیں

آیت [illegible] بئسما اشتروا به انفسهم [illegible] امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علی کے [illegible] جو امر [illegible] سے انکار کریں

THE HIGH

اصل قال [illegible] [illegible]

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال [illegible]

علی محمد [illegible]

اصل عن ابی [illegible]

اصل عن ابی [illegible]

اصل [illegible]

حضرت ابراہیم و موسیٰ

اصل عن ابی [illegible]

اصل عن الرضا [illegible]

اصل عن ابی عبداللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] امام [illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible] امام [illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible] امام جعفر صادق علیہ السلام [illegible]

[illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible]

PAKISTAN COURT FEE

بأمير المؤمنين والأئمة من ولده عليهم السلام [illegible] قالوا الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله [illegible] إلى ولاية أمير المؤمنين والأئمة من ولده عليهم السلام

[illegible] امیر المومنین اور ائمہ کی [illegible] ان کے سامنے [illegible] اگر ہم کو [illegible] ہدایت نہ کرتا [illegible] امیر المومنین اور ائمہ کی طرف ہدایت کی

اصل سألت أبا عبد الله عليه السلام في قوله تعالى عم يتساءلون عن النبأ العظيم، قال النبأ العظيم الولاية وسألته عن قوله هنالك الولاية لله الحق قال ولاية أمير المؤمنين

[illegible] عم یتساءلون [illegible] کے معنی [illegible] فرمایا نبأ عظیم سے مراد ولایت ہے [illegible] سوال کیا [illegible] فرمایا ولایت امیر المومنین مراد ہے۔

توضیح [illegible] احکام خدا و رسول کی معرفت [illegible] امیر المومنین کو تسلیم کرنا خدا کی ولایت کو تسلیم کرنا ہے [illegible] حکومت کو نہیں [illegible]

اصل عن أبي حمزة عن أبي جعفر عليه السلام في قوله فأقم وجهك للدين حنيفا قال هي الولاية

[illegible] امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد ولایت ہے

اصل عن [illegible] عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله ونضع الموازين القسط ليوم القيامة قال الأنبياء والأوصياء عليهم السلام

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے [illegible] ہم روز قیامت عدل کی ترازو [illegible] رکھیں گے [illegible] کے معنی فرمایا [illegible] انبیاء [illegible]

توضیح [illegible] میزان [illegible] وہ دنیا کی ترازو [illegible] ہر شے کے تولنے کی الگ [illegible] میزان ہوتی ہے [illegible] اگر کار [illegible] میزان [illegible] اسی طرح [illegible] اعمال [illegible] آنحضرت کی امت کے اعمال [illegible] ان کا ہر عمل مطابق [illegible] رسول [illegible] صراط مستقیم۔

اصل قال سألت أبا عبد الله عن قوله [illegible] ائت بقرآن غير هذا أو بدله قال قالوا أو بدّل عليا

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کے معنی پوچھے [illegible] اس قرآن کے سوا دوسرا قرآن لاؤ یا اس کو [illegible] فرمایا [illegible] لوگوں نے [illegible] کہا کہ اے رسول علی کو بدل دو [illegible]

اصل عن ادریس بن عبد الله عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن تفسیر هذه الآیة ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین قال عنی بها لم نک من اتباع الائمة الذین قال الله فیهم والسابقون السابقون اولئک المقربون اما ترى الناس یسمون الذی یلی السابق فی الحلبة مصلی فذلک الذی عنی حیث قال لم نک من المصلین لم نک من اتباع السابقین

اصل عن ابی جعفر فی قول الله عز وجل وان لو استقاموا على الطریقة لاسقیناهم ماء غدقا یعنی لاشربنا قلوبهم الایمان والطریقة هی ولایة علی بن ابی طالب والاوصیاء علیهم السلام

اصل عن محمد بن مسلم قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن قول الله عز وجل ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا فقال ابو عبد الله علیه السلام استقاموا على الائمة واحدا بعد واحد تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون

اصل عن ابی حمزة قال سألت ابا جعفر علیه السلام عن قول الله انما اعظکم بواحدة فقال انما اعظکم بولایة علی هی الواحدة التی قال الله تبارک و تعالى انما اعظکم بواحدة

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله عز وجل ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتهم قال نزلت فی فلان وفلان

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ۔ جنت والے دوزخیوں سے پوچھیں گے تمہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے گئی وہ کہیں گے ہم نماز گزاروں سے نہ تھے آپ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ان ائمہ کے پیرو نہ تھے جن کی شان میں یہ آیت ہے ۔ سابق لوگ سبقت کرنے والے سبقت لے گئے ۔ یہی اللہ کے مقرب ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ گھوڑ دوڑ میں سابق (سبقت کرنے والے گھوڑے کو) سابق کہتے ہیں اور جو اس کے پیچھے ہو اسے مصلی کہا جاتا ہے پس مراد یہ ہے کہ وہ کہیں گے کہ ہم سابقین کے پیرو نہ تھے

آیہ اگر وہ صحیح راستہ پر رہتے تو ہم ان کو سیر کرتے پانی سے اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ان کے دلوں میں ایمان بھر دیتے ۔ اس کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طریقہ سے مراد ہے علی علیہ السلام اور اوصیاء کی ولایت

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ ۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اسی قول پر ثابت قدم رہے ۔ کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا وہ ثابت قدم رہے ائمہ پر ایک کے بعد دوسرے امام کی ولایت پر ۔ ان پر ملائکہ نازل ہوں گے اور کہیں گے خوف نہ کرو نہ حزن ۔ تم کو بشارت ہو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ۔

آیہ میں تم کو ایک ہی نصیحت کرتا ہوں ۔ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس ایک سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے

آیہ ۔ جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے اور پھر ایمان لائے اور پھر کفر کو زیادہ کیا تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہوگی امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت فلاں فلاں کے بارہ میں نازل ہوئی

امنوا بالنبي في اول الامر وكفروا حيث عرضت عليهم
الولاية حين قال النبي من كنت مولاه فهذا علي مولاه
ثم امنوا بالبيعة لامير المؤمنين عليه السلام ثم كفروا حيث
مضى رسول الله فلم يقروا بالبيعة ثم ازدادوا كفرا
باخذهم من بايعه بالبيعة لهم فهؤلاء لم يبق فيهم من
الايمان شيء

الحسين عن ابي عبد الله في قول الله تعالى ان الذين ارتدوا
على ادبارهم من بعد ما تبين لهم الهدى فلان
وفلان وفلان ارتدوا عن الايمان في ترك
ولاية امير المؤمنين قلت قوله تعالى ذلك بانهم
قالوا للذين كرهوا ما نزل الله سنطيعكم في بعض
الامر قال نزلت والله فيهما وفي اتباعهما و
هو قول الله عز وجل الذي نزل به جبرئيل على
محمد ذلك بانهم قالوا للذين كرهوا ما نزل الله
(في علي) سنطيعكم في بعض الامر قال دعوا
بني امية الى ميثاقهم الا يصيروا الامر فينا بعد النبي
ولا يعطونا من الخمس شيئا وقالوا ان اعطيناهم
اياه لم يحتاجوا الى شيء ولم يبالوا ان لا يكون الامر
فيهم فقالوا سنطيعكم في بعض الامر الذي دعوتمونا
اليه وهو الخمس الا نعطيهم منه شيئا وقوله
كرهوا ما نزل الله والذي نزل الله ما افترض على
خلقه من ولاية امير المؤمنين وكان معهم ابو عبيدة
وكان كاتبهم فانزل الله ام ابرموا امرا فانا مبرمون
ام يحسبون انا لا نسمع سرهم ونجواهم الخ

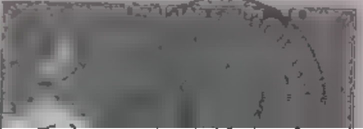

سبب تو وہ بھی برابر ایمان لائے مگر جب ولایت کو ان پر پیش
کیا گیا تو منکر ہو گئے نبی نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس
کا علی مولا ہے پھر ایمان لائے امیر المومنین کی بیعت کر لی
لیکن رسول کے مرنے کے بعد پھر گئے اور بیعت کا اقرار نہ کیا
پھر سبقت کی کر لی وہ ان کی بیعت سے اور لے کر کفر کو زیادہ
ہر حالت میں ان کا ایمان کا کوئی حصہ ان میں باقی نہ رہا۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق
جو لوگ ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد روگردانی کر گئے
فلاں فلاں اور فلاں ہیں جنہوں نے ترک ولایت امیر المومنین کر کے
ایمان سے روگردانی کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا اور
خدا کے اس قول کے متعلق یہ آیت ہے کہ انھوں نے کہا ان لوگوں سے
جنہوں نے خدا کے نازل کردہ حکم سے کراہت ظاہر کی ہم
اطاعت کریں گے بعض امر میں امام نے فرمایا یہ نازل ہوئی ہے
ان دونوں کے بارہ میں اور ان کے تابعین کے بارہ میں اور
جبرئیل امین پر یہ آیت اس طرح لے کر آئے تھے ان لوگوں
نے کہ جنہوں نے کراہت ظاہر کی اس امر سے جو خدا نے اپنے رسول پر علی
کے بارہ میں نازل کیا تھا۔ انھوں نے بلایا بنی امیہ کو اپنا عہد
پورا کرنے کے لئے تاکہ بعد نبی امامت ہماری طرف نہ آئے
انھوں نے خمس سے کوئی چیز ہم کو نہ دی اور کہا اگر ہم انکو
خمس دیں گے تو پھر وہ کسی چیز کے محتاج نہ رہیں گے اور امامت
کی ان کو پرواہ نہ رہے گی پھر وہ کہہ بیٹھے ہم بعض امر میں تمہاری
اطاعت کریں گے اور وہ یہ کہ ہم اہل بیت کو خمس سے
کچھ نہ دیں گے۔ یہی مطلب ہے اس آیت کا۔ انھوں نے امر
منزل من اللہ سے کراہت کی اور وہ امر تھا ولایت علی
کا فرض کرنا۔ ابو عبیدہ ان سب کے ساتھ تھا اور ان کا
کاتب تھا خدا نے یہ آیت نازل کی (ترجمہ) انھوں نے اپنی حکومت
کو مستحکم کر لیا ہے ہم بھی [illegible] کرنے والے ہیں وہ گمان
کرتے ہیں کہ ہم ان کے راز کو نہیں سنتے [illegible]

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اصل عن ابی عبد اللہ [illegible]
عز وجل [illegible]
المکذبین حیث [illegible] ولایۃ علی
والائمۃ علیہم السلام [illegible]
[illegible]
فقال ان لو [illegible]
[illegible] خیرا [illegible]
[illegible]
(فی الدنیا) [illegible]

اصل عن ابی عبد اللہ [illegible]
[illegible]

اصل عن ابی عبد اللہ [illegible]
سال سائل [illegible]
لیس لہ دافع [illegible]
علیہ السلام [illegible]

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ [illegible] کی اس آیت
کے متعلق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خانہ کعبہ [illegible]
[illegible]
جو ظالم قوم کے لیے۔

[illegible]
[illegible]
گروہ تم کریں گے [illegible] اور اللہ کی راہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اصول عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ اکثرہم (فی امر الولایۃ) ... عنہ ... ذلک ... عن الجنۃ

سو ... فرمایا ... اس آیت کے متعلق (اکثرہم) تم لوگ ایسی مختلف ہو جو باتوں میں ... سے وہی پھیر جاتا جو گروہ ہو ... امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت یوں نازل ہوئی کہ تم مختلف ہو ... امر ولایت علی۔ اور یہ بھی فرمایا جو امر ولایت سے پھرا وہ جنت سے پھرا

اصول عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ عزوجل فلا اقتحم العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ یعنی بقولہ فک رقبۃ ولایۃ امیر المومنین فان ذلک فک رقبۃ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ بلد کی اس آیت کے متعلق "وہ گھاٹی پر سے کیوں نہیں گزرا اور تم کیا جانو وہ گھاٹی کیا ہے۔ گردن کا آزاد کرنا" امام علیہ السلام نے فرمایا فک رقبہ سے مراد ہے ولایت امیر المومنین۔

نوٹ: پوری آیت یہ ہے الم نجعل لہ عینین ولسانا وشفتین وہدیناہ النجدین فلا اقتحم العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں اور زبان اور دو لب نہیں دیئے (اور دو رستے) ... اس کو ... بھی ... پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر کیوں نہیں گزرا اور تم کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے کسی کی گردن کا (غلامی یا قرض سے) آزاد کرنا یا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا) ... ان آیات میں ... کے ساتھیوں کی صلاحیت کا بیان ہے ... رسول کی رسالت کو دل سے مانا ... حکومت میں بیت المال صرف کیا۔ ... انکو ... تاکہ وہ ... سے سوال کر کے ... دور کرے اور ... دریافت کرے لیکن وہ اس گھاٹی سے کیوں نہ گزرے یعنی ولایت امیر المومنین سے کیوں گریز کی اور لوگوں کی گردن کو ... سے کیوں نہ آزاد کرایا اور جو ... کے ... تھا ان لوگوں کو جو ظالم حکام سے ... کیوں نہ بچایا۔

اصول عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ وبشر الذین آمنوا ان لہم قدم صدق عند ربہم قال ولایۃ امیر المومنین

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "بشارت دیدو ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے سچائی کا قدم ہے ان کے رب کے نزدیک (سورہ یونس) یعنی ولایت امیر المومنین کو تسلیم کر لینے میں ان کا قدم راہ راست پر رہا قدم رکھ ... فرمایا ہے کونوا مع الصادقین یعنی تم لوگ صادقین یعنی امیر المومنین اور ائمہ طاہرین کے ساتھ ہو گئے وہ راہ راست پر گامزن ہوئے

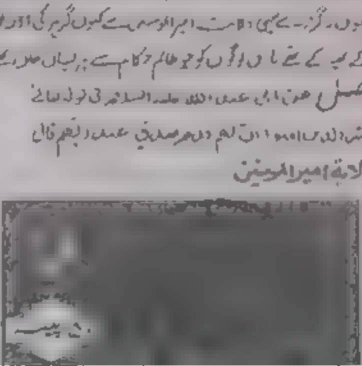

اصل عن ابی حمزہ عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ هذان خصمان اختصموا فی ربهم فالذین کفروا (بولایة علی) قطعت لهم ثیاب من نار

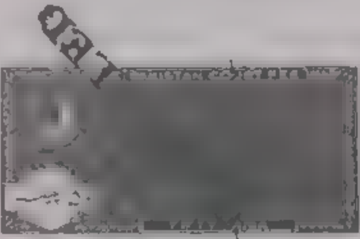

اصل قال سألت ابا عبد الله عن قول الله تعالیٰ هنالک الولایة لله الحق قال ولایة امیر المؤمنین

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله عزوجل صبغة الله ومن احسن من الله صبغة قال الصبغة المؤمنین بالولایة فی المیثاق

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله عز وجل رب اغفر لی ولوالدی ولمن دخل بیتی مؤمنا یعنی الولایة من دخل فی الولایة دخل فی بیت الانبیاء علیهم السلام وقوله انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا یعنی الائمة علیهم السلام وولایتهم من دخل فیها دخل فی بیت النبی

اصل عن الرضا علیه قال قلت له قول الله قل بفضل الله وبرحمته فبذلک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے "ان دو جھگڑا کرنے والوں نے اپنے رب کے بارہ میں جھگڑا کیا۔ تو جن لوگوں نے انکار کیا ولایت علی سے ان کے لئے آگ کا لباس ہے" (سورہ حج) سورہ حج کی یہ آیت ہے جس میں مراد یہ ہے کہ جھگڑا کرنے والے دو گروہ ہیں ایک گروہ اس عقیدہ کا ہے کہ اللہ اس دنیا میں مومنوں کی مدد کرتا ہے یہ امام سے جو عالم ہو۔ کلام حق کا اور آخرت کا ثواب امام کی حمایت پر منحصر ہے اور دوسرا وہ گروہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ رسول کے بعد سب میں اسباب کے سوا کچھ نہیں یہ سراسر غلط اپنے رب کے امر میں ہے۔ یہ گروہ جو منکر ہوا ولایت کا اس کے لئے ہے اس کا منکر ہے یہ اس آیت کے مطابق جہنم کا لباس قطع کیا جائے گا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اس آیت میں ولایت سے مراد ولایت امیر المومنین ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے بارہ میں یہ اللہ کی رنگت ہے اور اللہ سے بہتر (دنیا کی رنگت) سے رنگنے والا کون ہے (سورہ بقرہ) کہ اللہ نے رنگت دی مومنین کو ولایت کے ساتھ روز میثاق عالم ذر میں

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سورہ نوح "پالنے والے مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو" یعنی جو ولایت میں داخل ہوا وہ بیت انبیاء علیہم السلام میں داخل ہوا اور آیہ انما یرید اللہ کے معنی یہ ہیں کہ بیت سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں جو کوئی ان کی ولایت میں داخل ہوا وہ نبی کے گھر میں داخل ہوا

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا کہ (اے نبی) اللہ کے فضل و رحمت

قال بولایۃ محمد وآل محمد حتیٰ تجتمع [illegible]

الاصل عن [illegible] قال قال لی ابو عبد الله علیه السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
استثنی الله [illegible]

الاصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال [illegible] قال رسول الله [illegible] علی

الاصل عن ابی جعفر علیه السلام قال نزل جبرئیل بهذه الآیۃ [illegible] فبدل الذین ظلموا (آل محمد حقهم) قولا غیر الذی قیل لهم فانزلنا علی الذین ظلموا (آل محمد حقهم) رجزا من السماء بما کانوا یفسقون

الاصل عن ابی جعفر علیه السلام قال نزل جبرئیل بهذه الآیۃ ان الذین ظلموا (آل محمد حقهم) لم یکن الله لیغفر لهم ولا لیهدیهم طریقا الا طریق جهنم [illegible]

سے ہے اور حضرت [illegible] اس سے خوش ہیں [illegible] بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں امام نے فرمایا کہ دوستی محمد و آل محمد بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں اپنی دنیا کے لئے۔

[illegible] امام جعفر صادق علیہ السلام [illegible] کر سکیں گے۔

ترجمہ: حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام [illegible] تو حضرت رسول نے فرمایا اے علی [illegible] علیہ السلام [illegible] اس بات کو [illegible] آل محمد [illegible]

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبرئیل اس آیت کو اس طرح لے کر نازل ہوئے جن لوگوں نے ظلم کیا آل محمد کے حق پر [illegible] اور سوائے جہنم کے راستے کے اور کوئی راستہ انکو دکھائے گا [illegible]

اصل [illegible] یا ایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم (ای ولایة علی) [illegible] لکم وان تکفروا (بولایة علی) فان لله ما فی السموات والارض

اصل عن ابی جعفر قال [illegible]
ولی [illegible] (ای علی) [illegible]

اصل قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام [illegible]
[illegible]
قال من [illegible] من الائمہ [illegible]
کما ینتظر به رسول الله

اصل قال قرات علی ابی عبداللہ [illegible] قال
اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمومنون [illegible]
[illegible] والمامونون [illegible]

[illegible] کی طرف سے (ولایت
علی [illegible]) [illegible]
[illegible] (ولایت علی) [illegible]
[illegible] آسمانوں اور زمین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جس طرح رسول
[illegible]۔

[illegible] کے سامنے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دنیا نے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ان میں
یہ طاقت نہیں دی [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] اور دنیا کا [illegible]
ان کی آنکھوں کے سامنے [illegible] اور وہ سوائے
ائمہ معصومین علیہم السلام کے دوسرے [illegible] نہیں ہوں گے۔

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ھذا صراط علی مستقیم

اصل عن ابی جعفر [illegible]

[illegible]

اصل [illegible]

[illegible]

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو آیا قرآن میں نازل ہوئی ہے جس میں صراط علی مستقیم ہے لیکن تحریف کا ارتکاب ہوا ھذا صراط علی مستقیم

امام [illegible]

[illegible]

اس حدیث کے مضمون کے متعلق [illegible]

محمد بن عباس نے باسناد خود امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

الزلزلات کی اس آیت کے متعلق

[illegible]

دنیا میں بتیں ۔

[illegible]

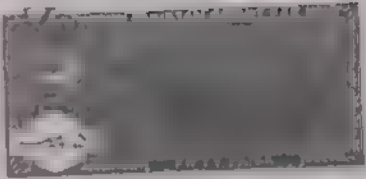

اصل [illegible]

رسول اللہ [illegible]

اصل [illegible]

آل محمد [illegible]

اصل عن ابی حنیفہ [illegible]

قال ... امیرالمومنین ...
... [illegible]

اصل عن ... علیہ السلام ...
... و امیر المومنین

اصل ... ابا الحسن علیہ السلام ...
... [illegible]

قال الوقف امیرالمومنین

اصل ... علیہ السلام ...
... [illegible]
... امیرالمومنین ...
... الاکسود ...
... امیر المومنین ...
... امیرالمومنین ...
... [illegible]

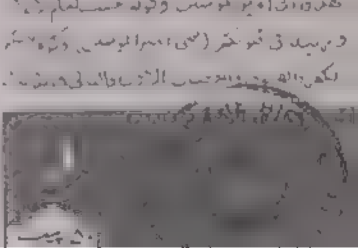

[illegible]

... کے معنی ... (قولہ)
... امام ... علیہ السلام
سے ... مراد امیرالمومنین ہیں ...

مراد حضرت ... ہیں

سورۃ ... کی اس آیت کے معنی امام ... علیہ السلام
سے ... کے ... اس کے ...
... کی ... ہے
... سے مراد ... امیر ...
... علیہ السلام سے ... کی اس آیت کے
... [illegible]
... [illegible]

اصل عن محمد بن جعفر عن ابيه في قوله تعالى وبئر معطلة وقصر مشيد قال البئر المعطلة الامام الصامت والقصر المشيد الامام الناطق

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى ولقد اوحي اليك والى الذين من قبلك لئن اشركت ليحبطن عملك قال يعني ان اشركت في الولاية غيره بل الله فاعبد وكن من الشاكرين يعني بل الله فاعبد بالطاعة وكن من الشاكرين ان عضدتك باخيك وابن عمك

اصل قال حدثني جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عليهم السلام في قوله عز وجل يعرفون نعمة الله ثم ينكرونها قال لما نزلت انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون اجتمع نفر من اصحاب رسول الله في مسجد المدينة فقال بعضهم لبعض ما تقولون في هذه الآية فقال بعضهم ان كفرنا بهذه الآية نكفر بسائرها وان آمنا فان هذا ذل حين يسلط علينا ابن ابي طالب فقالوا قد علمنا ان محمداً صادق فيما يقول ولكنا نتولاه ولا نطيع علياً فيما امرنا قال فنزلت يعرفون نعمة الله ثم ينكرونها يعرفون يعني ولاية علي بن ابي طالب واكثرهم الكافرون بالولاية

سورہ حج کی اس آیت کے متعلق معطل کنواں اور مستحکم قلعہ کے متعلق امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ معطل کنویں سے (جس کا پانی نہ حاصل ہو) مراد امام صامت ہے (یعنی جس کو امامت سے روک دیا گیا) اور قصر مشید سے مراد ہے امام ناطق (جس کی امامت کا زمانہ ہو)

سورہ زمر کی اس آیت کے متعلق اے رسول اللہ نے وحی کی تمہاری طرف اور ان لوگوں کی طرف جو تم سے پہلے گزرے ہیں کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت کر دیا جائے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مراد یہ ہے کہ اگر تم نے شریک کیا ولایت میں اس کے غیر کو۔ بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ یعنی اللہ ہی کی عبادت اس کی طاعت میں کرو اور شکر کرو کہ تمہارے بازو کو تقویت دی تمہارے بھائی اور ابن عم کے ذریعے سے تو اس کا شکر ادا کرو

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور دادا سے سورہ نحل کی اس آیت کے متعلق "وہ لوگ خدا کی نعمت پہچانتے ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں" روایت کی ہے کہ جب انما ولیکم اللہ نازل ہوئی تو مسجد مدینہ میں اصحاب رسول جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگا اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ ایک نے کہا اگر اس آیت سے انکار کرتے ہیں تو سب ہی سے انکار کرنا پڑے گا اور اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ بڑی ذلت ہے کہ علی ابن ابی طالب کو ہم پر مسلط کر دیا گیا۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ محمد سچے ہیں لیکن ہم علی کی طاعت نہ کریں گے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر انکار کرتے ہیں یعنی ولایت علی کو اور ان میں اکثر ولایت کا انکار کرتے ہیں

اصل سنت [illegible]

[illegible]

من مخافة عدوهم

اصل [illegible]

[illegible]

فی [illegible] الوالدین [illegible]

الشکر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یقول [illegible]

[illegible] واتبع سبیل [illegible] ثم الی

مرجعکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

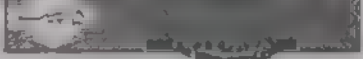

[illegible] کی [illegible] وہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حکمت کا وارث [illegible]

[illegible] کا علم [illegible]

[illegible]

طرف [illegible] کلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible]

[illegible] علم وحکمت [illegible] کی طرف

[illegible]

[illegible]

[illegible] طرف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حقیقی صورت میں [illegible]

[illegible] میں [illegible]

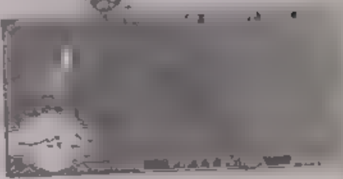

انکو ولایت میں شک نہیں تھا

پوچھا اس سے کیا مراد ہے؟

کے متعلق ہیں

کو نازل کیا: فرمایا

بیان ہے آیات سابقہ کے متعلق

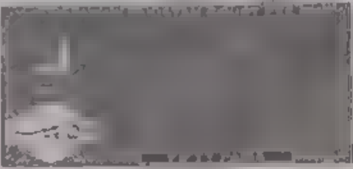

THE HIG

قلت ... [illegible]

قال ... [illegible]

[illegible]

قال ... [illegible]

فصل ... [illegible]

قال ... [illegible]

والله سبحانه وتعالى اعلم

قلت ... [illegible]

[illegible]

... [illegible] ...

[illegible]

وتركوا الائمة معاندة فلم يتبعوا آثارهم ولم يتولوهم
نصب الله لهم علما... فلم يتولوهم فان ولاية
من المؤمنين ... من كان يريد حرث الآخرة
قال معرفة امير المؤمنين والائمة نزد له في حرثه
قال نزيده منها قال يستوفي نصيبه من دولتهم
ومن كان يريد حرث الدنيا نؤته منها وما له في
الآخرة من نصيب قال ليس له في دولة الحق مع
القائم نصيب

اور اس سے مراد ائمہ کو از روئے عداوت ترک کیا ان کی تابعداری
پیروی نہ کی اور ان سے دوستی نہ رکھی ... ہیں پھر ... اللہ
بزرگ ... اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے
روزی دیتا ہے ... اور ... امیر المومنین سے
... بھی ... جو کوئی آخرت کے فائدہ کو چاہتا
ہے ... جو معرفت امیر المومنین حاصل کرنا ہے ہم
اس کے ... میں ... کرتے ہیں یعنی ان کی دولت
... ہیں اور جو دنیوی فائدہ چاہتا ہے ہم
اسے ... اس کا آخرت میں پھر کوئی حصہ نہیں
یعنی دولت حق میں قائم آل محمد کے ساتھ اسے کوئی حصہ
نہ ملے گا۔

توضیح: گزشتہ آیات میں ... امام علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے وہ اصل قرآن نہیں بلکہ ان آیات کا باطنی مفہوم ہے جس کا علم ... رسول ... کو تھا ... اور ... ہر ایک امام نے دوسرے کو بتائی۔ بعض آیات کے متعلق ... تفسیر ... امام نے ... سوال کیا ... امام نے فرمایا یہ تفسیر ہے ... قرآن میں یہ الفاظ نہیں ... یا تو یہ کہا جائے کہ قرآن جمع کرنے والوں نے ان الفاظ کو حذف کر دیا ہے لیکن ... کا اس پر اتفاق ہے کہ موجودہ قرآن ... ہے ... کہ اس مفہوم کا رسول کو علم تھا ... تفسیر ہوں لیکن وہ الفاظ جزو ... بطور تفسیر ... تھے۔ چونکہ رسول نے ان کو اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا ... تفسیر کی صورت میں ... ان آیات کا جزو نہیں کہے جاتے واللہ اعلم بالصواب

باب ۸۱ وہ لطائف کلمات جو جامع روایات ولایت ہیں

اصول عن ... عن ... قال كان ابو جعفر ...
عن ... عن ... سمعته يقول ان الله
اخذ ميثاق شيعتنا بالولاية لنا وهم ذر يوم اخذ
الميثاق على الذر والاقرار له بالربوبية ولمحمد
بالنبوة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خداوند عالم نے ہمارے
شیعوں سے ہماری ولایت کا اقرار لیا جبکہ وہ
عالم ذر میں تھے اسی ... سے ... لی ...
ربوبیت اور حضرت رسول خدا کی نبوت کا بھی اقرار
لے لیا تھا

باب ائمہ کا اپنے دوستوں کو پہچاننا اور دشمنی ومصالح کے لحاظ سے ہدایت کرنا

اصل [illegible] قال لی واللہ [illegible] [illegible] ان اللہ خلق الارواح [illegible]

ترجمہ

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام [illegible]

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام [illegible]

[illegible]

... تیری روح [illegible]

تھا مگر وہ چپ ہو گیا [illegible]

[illegible]

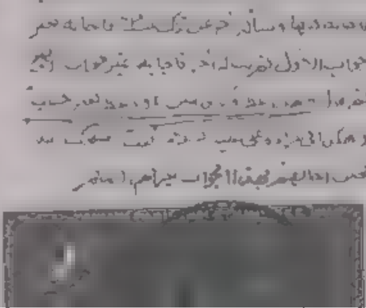

ابواب التاریخ

باب ۱۱ - بیان مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ووفات آنحضرتؐ

اصل: ولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ لاثنتی عشرة لیلة مضت من شہر ربیع الاول فی عام الفیل یوم الجمعة مع الزوال وروی ایضا عند طلوع الفجر قبل ان یبعث باربعین سنة وحملت به امه فی ایام التشریق عند الجمرة الوسطی وکانت فی منزل عبد اللہ بن عبد المطلب وولدته فی شعب ابی طالب فی دار محمد بن یوسف فی الزاویة القصوی عن یسارک وانت داخل الدار وقد اخرجت الخیزران ذلک البیت فصیرته مسجدا یصلی الناس فیه

آنحضرت کی ولادت عام الفیل میں (اس سال ابرہہ بادشاہ حبشہ کی فوج نے خانہ کعبہ کے گرانے کا ارادہ کیا تھا) ۱۲ ربیع الاول کو جمعہ کے دن زوال کے وقت ہوئی اور ایک روایت میں ہے طلوع فجر کے وقت بعثت سے چالیس سال قبل۔

[illegible] ایام تشریق میں [illegible] کا حمل جمرۂ وسطیٰ کے قریب حالت عبداللہ [illegible] میں قرار پایا اور ولادت ہوئی شعب ابو طالب کے اندر محمد بن یوسف کے گھر کے اس حصہ میں جو بائیں ہو گھر میں داخل ہوتے وقت [illegible]۔ خیزران زوجہ مہدی عباسی نے [illegible] کر کے مسجد بنا دیا جس میں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔

تشریح: تاریخ ولادت کے بارہ میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے [illegible] ۱۲ ربیع الاول بھی مروی ہے لیکن اس صورت میں آنحضرت کے حمل کی مدت [illegible] ماہ یا بارہ ماہ [illegible] جسے کسی نے [illegible] نہیں کیا۔ دوسرا قول ۱۷ ربیع الاول کا [illegible] درست معلوم ہوتا ہے۔

علامہ مجلسی کہتے ہیں [illegible] تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول [illegible] ۱۷ ربیع الاول کو پیدا ہوئے [illegible] علامہ [illegible] ہے کہ یہ روایت [illegible] لکھی گئی ہے یا بطور تقیہ کے لکھی گئی ہے

وبقی بمکة بعد مبعثه ثلاث عشرة سنة ثم هاجر الی المدینة ومکث بها عشر سنین ثم قبض علیه السلام لاثنتی عشرة لیلة مضت من ربیع الاول یوم الاثنین

آپ بعد بعثت ۱۳ سال مکہ میں قیام کر کے پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دس سال تک وہاں رہے۔ پھر ۱۲ ربیع الاول دو شنبہ [illegible] ۶۳ سال کی عمر میں رحلت کی

و منتهى سنة۔

اصل وتوفی ابوه عبد الله بن عبد المطلب
بالمدینة عند اخواله وهو ابن شهرین وماتت
امه آمنة بنت وهب ابن عبد مناف بن زهرة
بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب وهو
ابن اربع سنين ومات عبد المطلب وللنبي نحو
ثمان سنين وتزوج خديجة وهو ابن بضع و
عشرين سنة فولد له منها قبل مبعثه القاسم
ورقية وزينب وام كلثوم وولد له بعد المبعث
الطيب والطاهر وفاطمة عليها السلام وروي
ايضا انه لم يولد بعد المبعث الا فاطمة عليها
السلام وان الطيب والطاهر ولدا قبل مبعثه
وماتت خديجة عليها السلام حين خرج رسول
الله من الشعب وكان ذلك قبل الهجرة بسنة و
مات ابو طالب بعد موت خديجة بسنة فلما
فقدهما رسول الله شنأ المقام بمكة ودخله حزن شديد
وشكا ذلك الى جبرئيل فاوحى الله تعالى اليه اخرج
من القرية الظالم اهلها فليس لك بمكة ناصر
بعد ابي طالب وامره بالهجرة

توضیح: تاریخ وفات کی روایت بھی ضعیف ہے اور مقام
تعجب ہے کہ ... علما کا اتفاق اس بات پر ہے کہ تاریخ وفات
۲۸ صفر ہے۔
حدیث کافی میں اکثر روایتیں ضعیف بھی رہ جاتی ہیں جن کی
توضیح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے کی ہے ملاحظہ کتاب مرآۃ العقول
میں جو کافی کی شرح ہے ... ہے۔ انشاء اللہ ہم اس
کو ... سے شائع ہو کر ایک صورت میں ...
کو دستیاب کر دیں گے۔
اور آپ کے والد حضرت عبد اللہ نے مدینہ میں اپنے ماموؤں
کے پاس انتقال کیا جبکہ آپ صرف دو ماہ کے تھے اور
آپ کی والدہ ماجدہ نے ... انتقال کیا جبکہ آپ
چار سال کے تھے اور عبد المطلب کے انتقال کے وقت
آپ کی عمر آٹھ سال کی تھی اور حضرت خدیجہ سے آپ نے
جب شادی کی تو آپ کی عمر بیس سال چند ماہ تھی (ایک
روایت ۲۵ سال ہے) اور بعثت سے قبل قاسم
رقیہ و زینب و ام کلثوم پیدا ہوئے
... بعثت کے بعد ...
... سے بعض روایت ...
... اور
... کے بعد صرف ... پیدا ہوئیں
اور ... پیدا ہوئے اور جناب خدیجہ
کا انتقال آنحضرت کے شعب سے نکلنے کے بعد ہوا اور یہ ہجرت
سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے اور ابو طالب کا انتقال
وفات خدیجہ سے ایک سال بعد ہوا ان دونوں کے انتقال
کے بعد مکہ میں رہنا حضرت پر شاق ہوا اور بڑے ...
جبرئیل سے شکایت کی خدا نے وحی کی کہ اس قریہ سے جس کے
باشندے ظالم ہیں نکل جاؤ ابو طالب کے بعد مکہ میں تمہارا کوئی یاور نہیں
ہجرت کا حکم دیا

OF THE HI

اصل عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال الله
تبارك وتعالى يا محمد اني خلقتك وعليا نورا يعني
روحا بلا بدن قبل ان اخلق سماواتي وارضي
وعرشي وبحري فلم تزل تهللني وتمجدني ثم جمعت
روحيكما فجعلتهما واحدة فكانت تمجدني و
تقدسني وتهللني ثم قسمتها ثنتين وقسمت الثنتين
ثنتين فصارت اربعة محمد واحد وعلي واحد والحسن
والحسين ثنتان ثم خلق الله فاطمة من نور ابتدأها
روحا بلا بدن ثم مسحنا بيمينه فأفضى نوره فينا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے
محمد میں نے تم کو اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا
یعنی روح بلا بدن کے آسمانوں، زمین، عرش اور دریا کے
پیدا کرنے سے پہلے پس تم دونوں میری تسبیح و تہلیل کرتے رہے
پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کیا اور تم دونوں کو ایک
کر دیا وہ میری تمجید و تقدیس و تہلیل کرتی رہی
پھر میں نے تم کو دو حصوں میں اور دونوں کے دو دو حصے کئے
پس چار ہو گئے ایک محمد ایک علی اور حسن و حسین دو۔
اس کے بعد اللہ نے فاطمہ کو ایک نور سے پیدا کیا جو ابتداء روح
بلا بدن تھی پھر ہم کو اپنی قدرت سے مس کیا پس اس
کا نور ہم میں جاری ہے

اصل قلت لأبي عبد الله عليه السلام كان
رسول الله سيد ولد آدم فقال كان والله سيد
من خلق الله وما برأ الله برية خيرا من محمد

راوی نے پوچھا کیا رسول اللہ سید اولاد آدم ہیں؟
فرمایا وہ تمام مخلوقات کے سردار تھے۔ خدا نے محمد سے بہتر
کوئی مخلوق پیدا نہیں کی

اصل قال أمير المؤمنين عليه السلام ما برأ
الله نسمة خيرا من محمد

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خدا نے کسی چیز کو محمد
سے بہتر پیدا نہیں کیا۔

اصل عن أبي حمزة قال سمعت أبا جعفر يقول
أوحى الله إلى محمد يا محمد إني خلقتك ولم تك شيئا
ونفخت فيك من روحي كرامة مني أكرمتك بها حين
أوجبت لك الطاعة على خلقي جميعا فمن أطاعك
فقد أطاعني ومن عصاك فقد عصاني وأوجبت
ذلك في علي وفي نسله ممن اختصصته منهم لنفسي

ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر سے سنا کہ
خدا نے وحی کی رسول پر اے محمد میں نے تجھ کو پیدا کیا در آں حالیکہ
تو کچھ نہ تھا اور بطور کرامت میں نے اپنی روح
تیرے اندر پھونکی۔ جب میں نے تیری اطاعت اپنی تمام مخلوق
پر واجب کی۔ پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری
اطاعت کی اور جس نے نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی
کی اور یہی اطاعت میں نے علی اور ان کی نسل کے ان لوگوں
کے لئے رکھی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کیا ہے

اصل عن محمد بن سنان قال كنت عند أبي جعفر
الثاني عليه السلام فأجريت اختلاف الشيعة فقال
يا محمد إن الله تبارك وتعالى لم يزل منفردا

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے
شیعوں کے اختلاف کا ذکر کیا حضرت نے فرمایا اے محمد اللہ
ہمیشہ سے واحد و یکتا ہے

لوحدانيته ثم خلق محمداً وعلياً وفاطمة فمكثوا
الف دهر ثم خلق جميع الاشياء فاشهدهم خلقها
واجرى طاعتهم عليها وفوض امورها اليهم فهم
يحلون ما يشاؤون ويحرمون ما يشاؤون ولن يشاؤوا
الا ان يشاء الله تبارك وتعالى ثم قال يا محمد
هذه الديانة التي من تقدمها مرق ومن تخلف عنها
محق ومن لزمها لحق خذها اليك يا محمد

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام ان بعض
قريش قال لرسول الله بأي شيء سبقت الانبياء
وانت بعثت آخرهم وخاتمهم قال اني كنت اول
من آمن بربي واول من اجاب حين اخذ الله
ميثاق النبيين واشهدهم على انفسهم الست بربكم
قالوا بلى فكنت انا اول نبي قال بلى فسبقتهم
بالاقرار بالله

اصل عن المفضل بن عمر قال قلت لابي عبد الله عليه
السلام كيف كنتم حيث كنتم في الاظلة فقال يا
مفضل كنا عند ربنا ليس عنده احد غيرنا في ظلة خضراء
نسبحه ونقدسه ونهلله ونمجده وما من ملك
مقرب ولا ذي روح غيرنا حتى بدا له في خلق الاشياء
فخلق ما شاء كيف شاء من الملائكة وغيرهم
ثم انهى علم ذلك الينا

ہزار برس سے محمد و علی و فاطمہ کو پیدا کیا۔ وہ ہزار برس
اسی حالت میں رہے پھر اس نے تمام اشیاء کو پیدا کیا، اور ان
کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا، اور ان کی اطاعت کو لوگوں
پر واجب کیا اور ان کے معاملات کو ان کے سپرد کیا۔ پس
وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے
ہیں حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے مگر وہی جس کو خدا
چاہے [illegible]
[illegible]
آنحضرت دین اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک
ہوا، اور جو اس کے ساتھ رہا وہ حق سے جا ملا
[illegible]

(۔) امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ قریش کے کچھ لوگوں
نے رسول خدا سے کہا کس وجہ سے آپ کو انبیاء پر سبقت
حاصل ہوئی حالانکہ آپ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی
اور آپ خاتم الانبیاء ہیں فرمایا میں سب سے پہلے اپنے
رب پر ایمان لایا اور سب سے پہلے میں نے اس وقت
جواب دیا جب خدا نے انبیاء سے عہد لیا اور ان کو گواہ
بنایا ... میں نے سب سے پہلے
[illegible] اقرار اللہ میں
سبقت کی

مفضل سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا آپ ظل عرش الٰہی کے
کس کس طرح رہے فرمایا اے مفضل ہم اپنے رب کے
پاس تھے ہم اس کی تسبیح و تقدیس و تہلیل و تمجید کرتے تھے
کوئی ملک مقرب یا ذی روح ہمارے سوا نہ تھا پھر خدا نے
اشیاء کو پیدا کرنا شروع کیا جس چیز کو پیدا کرنا چاہا
ملائکہ وغیرہ سے پھر اس کا علم ہم تک پہنچا۔

اصول عن ابی عبد اللہ قال ... ان ... بنا اهل البیت ... حتی السموات ... امر منادیاً فنادی اشهد ان لا الٰه الا اللّٰه ثلاثاً واشهد ان محمداً رسول اللّٰه ثلاثاً واشهد ان علیاً امیر المومنین حقاً ثلاثاً

... امام جعفر صادق علیہ السلام نے ... جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ایک منادی کو ندا کرنے کا حکم دیا ... اشہد ان لا الٰہ الا اللہ (تین بار) ... اشہد ان محمداً رسول اللہ (تین بار) ... اشہد ان علیاً امیر المومنین حقاً (تین بار)

اصول عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ کان اذ لا کان فخلق الکان والمکان وخلق نور الانوار الذی نورت منه الانوار واجری فیه من نوره الذی نورت منه الانوار وهو النور الذی خلق منه محمداً وعلیاً فلم یزالا نورین اولین اذ لا شیء کوّن قبلهما فلم یزالا یجریان طاهرین مطهرین فی الاصلاب الطاهرة حتی افترقا فی اطهر طاهرین فی عبد اللہ وابی طالب علیهما السلام

... امام جعفر صادق علیہ السلام ... اللہ تھا ... کو پیدا کیا ... نور الانوار ... حاصل کی ... نور ... محمد و علی ... اور وہ دونوں ... پاک و پاکیزہ ... اصلاب ... یہاں تک کہ ... عبد اللہ اور ابو طالب ... منتقل ہوئے۔

اصول عن جابر بن یزید قال قال لی ابو جعفر یا جابر ان اللہ اول ما خلق خلق محمداً وعترته الهداة المهتدین فکانوا اشباح نور بین یدی اللہ قلت وما الاشباح قال ظل النور ابدان نورانیة بلا ارواح وکان مؤیداً بروح واحدة وهی روح القدس فبه کان یعبد اللہ وعترته ولذلک خلقهم حلماء علماء بررة اصفیاء یعبدون اللہ بالصلوٰة والصوم والسجود والتسبیح والتهلیل ویصلون الصلوٰة ویحجون ویصومون

جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے جابر ... سب سے پہلے ... محمد اور ان کی عترت ... کو پیدا کیا ... میں نے پوچھا ... اشباح ... نور کا سایہ ... ارواح ... روح القدس ... اللہ کی عبادت کرتے ... حلیم، عالم، نیک اور ... تسبیح و تہلیل ... نماز پڑھتے، حج کرتے ... روزہ رکھتے تھے

اصول عن ابی جعفر قال کان فی رسول اللہ ... لم تکن فی احد غیره ... فیمر فیه بعد یومین او ثلاثة الا ...

... امام محمد باقر علیہ السلام ... رسول اللہ ... ایسی خصوصیت ... کسی راستے سے گزرتے ... خوشبو ...

اصل: عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام صف لی
نبی الله قال کان نبی الله ابیض مشرب حمرة ادعج
العینین مقرون الحاجبین شثن الاطراف کان
الذهب افرغ علی براثنه عظیم مشاشة المنکبین اذا
التفت یلتفت جمیعا من شدة استرساله سربته
سائلة من لبته الی سرته کانها وسط الفضة المصفاة
وکان عنقه الی کاهله ابریق فضة یکاد انفه اذا شرب
ان یرد الماء واذا مشی تکفأ کانه ینزل فی صبب لم یر
مثل نبی الله قبله ولا بعده

اصل: عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان
رسول الله قال ان الله مثل لی امتی فی الطین وعلمنی
اسماءهم کما علم آدم الاسماء کلها فمر بی اصحاب
الرایات فاستغفرت لعلی وشیعته ان ربی وعدنی
فی شیعة علی خصلة قیل یا رسول الله وما هی قال
المغفرة لمن آمن منهم وان لا یغادر منهم
صغیرة ولا کبیرة ولهم تبدل السیئات حسنات

اصل: عن ابی عبد الله علیہ السلام قال خطب
رسول الله الناس ثم رفع یده الیمنی قابضا علی
کفه ثم قال اتدرون ایها الناس ما فی کفی قالوا
الله ورسوله اعلم فقال فیها اسماء اهل الجنة
واسماء آبائهم وقبائلهم الی یوم القیامة ثم رفع
یده الشمال فقال ایها الناس اتدرون ما فی کفی
قالوا الله ورسوله اعلم

جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا
کہ حضرت رسول خدا کا حلیہ مبارک مجھ سے بیان کیجئے۔ فرمایا حضرت
کا رنگ سرخی آمیز سفید تھا اور دونوں آنکھیں فراخ و سیاہ و دونوں
ابرو پیوستہ تھے۔ انگلیاں پر گوشت گویا سونا پگھلا کر چڑھایا،
اور دونوں کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی اور جب حضرت کسی طرف
دیکھنا چاہتے تو پورے متوجہ ہوتے بسبب تمام بدن کی وجہ سے،
سینے کے بال سینہ کی ابتدا سے ناف تک گویا چاندی کا
صاف شدہ مطلب ہے اور کہتے ہیں کہ ابریق کی گردن چاندی
کی ... پانی پینے وقت آپ کی بینی پانی
سے متصل ہو جاتی اور جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا گویا کسی بلندی سے نیچے کی طرف
اتر رہے ہیں۔ حضرت جیسا کوئی نہ پہلے تھا نہ بعد میں

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول خدا نے
فرمایا خدا نے میرے لیے میری امت کو مٹی میں مجسم کیا اور
مجھے سب کے نام اس طرح بتائے جیسے آدم کو اسماء تعلیم کئے
تھے۔ میری طرف جھنڈے والے گروہ گزرے۔ میں نے
علی اور ان کے شیعوں کے لئے استغفار کیا۔ میرے رب نے
علی کے شیعوں کے حق میں ایک بات کا وعدہ کیا۔ کسی نے پوچھا
کہ وہ کیا ہے فرمایا مغفرت ان کی جو ایمان لائے اور ان کے گناہ
میں ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا خواہ چھوٹے ہوں
خواہ بڑے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے لوگوں
میں خطبہ بیان کیا پھر داہنا ہاتھ بند کئے ہوئے اٹھایا اور لوگوں سے پوچھا
آپ کی مٹھی میں کیا ہے لوگوں سے فرمایا بتاؤ اس میں کیا ہے انہوں نے
کہا خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس میں اہل جنت
کے نام ہیں انکے آباء و اجداد کے اور ان کے قبیلوں کے
قیامت تک کے۔ پھر بایاں ہاتھ اسی طرح اٹھا کر پوچھا بتاؤ اس
میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور رسول کو بہتر علم ہے۔

انھیں اس کے مقام سے نکال دیں تو وہ سب ہلاک ہو گئے صرف ان میں سے ایک شخص رہ گیا کہ انھوں نے اس کو آگاہ کر دیا جب وہ بھی چلا تو وہ بھی ہلاک کر دیا گیا

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان عبد المطلب یفرش له بفناء الکعبة لا یفرش لاحد غیره وکان له ولد یقومون علی راسه فیمنعون من دنا منه فجاء رسول الله وهو طفل یدرج حتی جلس علی فخذیه فاهوی بعضهم الیه لینحیه عنه فقال له عبد المطلب دع ابنی فان الملک قد اتاه

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عبد المطلب کے لیے بستر بچھایا جاتا تھا ان کے سوا کسی کے لیے نہیں بچھتا تھا اور ان کے پسر ان کے سرہانے کھڑے رہتے تھے کوئی جو جانا چاہتا تو لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روک دیتے۔ رسول اللہ راستہ سے گزرتے ہوئے بچے تھے اور آ کر ان کے پہلو پر بیٹھ گئے بعض نے ہٹانا چاہا تو عبد المطلب نے کہا میرے بیٹے کو رہنے دو ملائکہ اس کے پاس آنے والے ہیں

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال لما ولد النبی مکث ایاما لیس له لبن فالقاه ابو طالب علی ثدی نفسه فانزل الله فیه لبنا فرضع منه ایاما حتی وقع ابو طالب علی حلیمة السعدیة فدفعه الیها

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ پیدا ہوئے تو چند روز تک ان کی والدہ کے دودھ نہ اترا۔ ابو طالب نے ان کو اپنی چھاتی سے لگایا خدا نے دودھ اتار دیا اور رسول کی رضاعت اس سے ہوئی پھر ابو طالب نے انھیں حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا۔

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان مثل ابی طالب مثل اصحاب الکهف اسروا الایمان واظهروا الشرک فآتاهم الله اجرهم مرتین

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو طالب کی مثال اصحاب کہف کی سی ہے جنھوں نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدا نے ان کو دوہرا اجر دیا

اصل عن اسحق بن جعفر عن ابیه قال قیل له انهم یزعمون ان ابا طالب کان کافرا قال کذبوا کیف یکون کافرا وهو یقول

الم تعلموا انا وجدنا محمدا
نبیا کموسی خط فی اول الکتب

وفی حدیث آخر کیف یکون ابو طالب کافرا وهو یقول

لقد علموا ان ابننا لا مکذب — لدینا ولا یعبأ بقول الاباطل
وابیض یستسقی الغمام بوجهه — ثمال الیتامی عصمة للارامل

امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند نے کہا بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابو طالب کافر تھے فرمایا وہ جھوٹے ہیں وہ کیسے کافر ہوگا وہ جو یہ کہتا ہے۔

کیا تم جانتے کہ ہم نے محمد کو پایا ہے
موسیٰ جیسا نبی جس کا ذکر کتب سابقہ میں موجود ہے

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابو طالب کیسے کافر ہو سکتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہمارا بیٹا جھٹلایا نہیں جاتا اور وہ باطل کی طرف توجہ نہیں کرتا وہ روشن چہرہ جس کے چہرے سے برکت حاصل کی جاتی ہے وہ یتیموں کا کفیل ہے اور بیوہ عورتوں کی عصمت کا پاسبان ہے۔

عن الفضيل عن ابي جعفر

۴ - كان رجل [illegible] علی ابی عبد الله [illegible]
[illegible] رجل على [illegible]
[illegible] قال [illegible]
[illegible] المسرة [illegible] فقال [illegible]
كيف [illegible] فقال [illegible]

[illegible] سے [illegible] کی ہے
ایک [illegible] امام جعفر صادق علیہ السلام سے [illegible]
[illegible] ایک [illegible] تک [illegible] آ [illegible]
[illegible] ایک [illegible] آ [illegible] حال پوچھا [illegible]
[illegible] کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] زندہ [illegible] دین کا [illegible] ہے اس [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible] ہے

باب تقیہ

۱ - عن ابی عبد الله علیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] جائے گی [illegible] حضرت
[illegible] تقیہ [illegible]
[illegible] سکتے [illegible] مراد
ہے [illegible] مراد ہے [illegible] راز کرنا

۲ - قال ابو جعفر [illegible]
[illegible]
[illegible]

فرمایا ابو عبد الله علیہ السلام نے کہ تقیہ [illegible]
[illegible] اس کا دین [illegible] تقیہ [illegible]
[illegible] سکے گا۔
[illegible] کہ کوئی نہیں [illegible] تقیہ [illegible] ترک کرے

۳ - قال ابو عبد الله علیہ السلام [illegible]
[illegible] قال [illegible]
[illegible] قال یوسف [illegible]
[illegible] قال ابراہیم [illegible]
[illegible] ما كان [illegible]

فرمایا ابو عبد الله علیہ السلام نے [illegible] کا دین ہے [illegible]
[illegible] کا دین ہے۔
یوسف [illegible] کی [illegible]
[illegible] کی
[illegible]

۴ - قال ابو عبد الله [illegible] یقول [illegible]
[illegible] التقیہ [illegible]
[illegible] الله [illegible]

فرمایا ابو عبد الله علیہ السلام نے [illegible]
[illegible]
[illegible]

التقية وعمل الله يا حبيب ان الناس امام في قدريه فلو قلت ان ذلك كان هذا

٥ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال اتقوا على دينكم واحجبوه بالتقية فانه لا ايمان لمن لا تقية له انما انتم في الناس كالنحل في الطير لو ان الطير تعلم ما في اجواف النحل ما بقي منها شيء الا اكلته ولو ان الناس علموا ما في اجوافكم انكم تحبونا اهل البيت لاكلوكم بالسنتهم ولنحلوكم في السر والعلانية رحم الله عبدا منكم كان على ولايتنا

٦ - عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل لا تستوي الحسنة ولا السيئة قال الحسنة التقية والسيئة الاذاعة وقوله عز وجل ادفع بالتي هي احسن السيئة قال التي هي احسن التقية فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه ولي حميم۔

٧ - قال ابو عبد الله عليه السلام يا ابا عمرو ارايت لو حدثتك بحديث او افتيتك بفتيا ثم جئتني بعد ذلك فسالتني عنه فاخبرتك بخلاف ذلك بايهما كنت تاخذ قلت باحدثهما وادع الآخر فقال قد اصبت يا ابا عمرو ابى الله الا ان يعبد سرا اما والله لئن فعلتم ذلك انه لخير لي ولكم وابى الله عز وجل لنا ولكم في دينه الا التقية

٨ - قال قال ابو عبد الله عليه السلام ما بلغت

امام میں کو جب کرنے کا وقت حبیب میں رہا ہے مخالفین سکونت
در اصل میں ہی حال ہے جب محبت ہو گا تو اس وقت
تقیہ ترک ہو گا

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے محفوظ رکھو اور تقیہ کے پردہ سے اسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ تم لوگوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی، اگر پرندوں کو علم ہو جائے کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا ہے تو وہ ان کو کھا جائیں، اور اگر مخالفین جان لیں کہ تمہارے دلوں میں ہم اہل بیت کی محبت ہے تو زبانوں سے کھا جائیں اور تمہاری مذمت کریں ظاہر و پوشیدہ، اور خدا رحم کرے ان لوگوں پر جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق نیکی اور بدی برابر نہیں، کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد راز کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ ایسے طریقہ سے کرو جو اچھا ہو، وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس کو گہرا دوست ظاہر کرو

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے ابو عمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کروں یا کوئی فتویٰ دوں پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے میں نے کہا پچھلی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور سے کی جائے خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو یہ میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہو گا اور اللہ نے امر دین میں ہمارے اور تمہارے لئے تقیہ چاہا ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نہیں پہنچا

تقية احد تقية اصحاب الكهف ان كانوا ليشهدون الاعياد ويشدّون الزنانير فاعطاهم الله اجرهم مرتين

٩ - ان استقبلت ابا عبد الله في طريق فاعرضت عنه بوجهي ومضيت فدخلت عليه بعد ذلك فقلت جعلت فداك اني لالقاك فاصرف وجهي كراهة ان اشق عليك فقال لي رحمك الله ولكن رجلاً لقيني امس في موضع كذا وكذا فقال عليك السلام يا ابا عبد الله ما احسن ولا اجمل

١٠ - قيل لابي عبد الله عليه السلام ان الناس يروون ان علياً قال على منبر الكوفة ايها الناس انكم ستدعون الى سبي فسبوني ثم تدعون الى البراءة مني فلا تبرؤوا مني فقال ما اكثر ما يكذب الناس على علي عليه السلام ثم قال انما قال انكم ستدعون الى سبي فسبوني ثم ستدعون الى البراءة مني واني لعلى دين محمد ولم يقل ولا تبرؤوا مني فقال له السائل ارأيت ان اختار القتل دون البراءة فقال والله ما ذلك عليه وما له الا ما مضى عليه عمار بن ياسر حيث اكرهه اهل مكة وقلبه مطمئن بالايمان فانزل الله عز وجل فيه الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان فقال له النبي عندها يا عمار ان عادوا فعد فقد انزل الله عز وجل عذرك وامرك ان تعود ان عادوا

کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو (نہیں پہنچا) کہ وہ قوم کی عیدوں میں شریک ہوتے تھے اور زنار باندھتے تھے پس اللہ نے انکو دوہرا اجر عطا فرمایا۔

راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابو عبداللہ سے ملا میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کراہت سے منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے لیکن ایک شخص کل فلاں مقام پر مجھے ملا اور جبکہ لوگوں کا مجمع تھا اس نے کہا علیک السلام یا ابا عبداللہ اس نے یہ اچھا نہ کیا۔

توضیح: ملاحظہ کیجئے امام نے اسلام پر تقیہ کو مقدم کیا اور بجائے بہترین کنیت کا ذکر کرے اور ان دونوں کو قوم سے بے خوف ہو کر ظاہر کیا۔ مخالفین کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہئے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہئے تھا

ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا لوگو عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو تم گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برائت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کتنا جھوٹ بولا ہے حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے گا تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برائت کو کہا جائے تو میں دین محمد پر ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برائت نہ کرنا۔ سائل نے پوچھا اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ برائت نہ کرنی چاہئے لہذا اس نے یہ کیا کہ برائت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے بلکہ اسے ویسا ہی کرنا چاہئے جو عمار یاسر نے کیا جبکہ اہل مکہ نے انہیں مجبور کیا کلمہ کفر کہنے پر حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا

۱۱۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ایاکم
ان تعملوا عملاً یعیرونا به فان ولد السوء یعیر والدہ
بعمله کونوا لمن انقطعتم الیه زینا ولا تکونوا علیه
شینا صلوا فی عشائرهم وعودوا مرضاهم واشهدوا
جنائزهم ولا یسبقوکم الی شیء من الخیر فانتم
اولی به منهم واللہ ما عبد اللہ بشیء احب الیه
من الخبء قلت وما الخبء قال التقیه

۱۲۔ قال ابو جعفر علیہ السلام التقیة من دینی
ودین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیة له
۱۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام التقیة فی کل ضرورة
وصاحبها اعلم بها حین تنزل به

۱۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان ابی یقول
وای شیء اقر لعینی من التقیة ان التقیة جنة المؤمن

۱۵۔ قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام ما منعکم ان تحمدوا
اللہ من التقیة فواللہ لقد علم ان عمارا نزلت
فی عمار واصحابه الا من اکرہ وقلبه مطمئن بالایمان

۱۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال لم تحلف التقیة

خدا نے مذہب نازل کی مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اس کو قبیح پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اسے عمار اگر وہ لوگ پھر یہ کریں کہ کہیں تو کہہ دینا خدا نے تمہارے عذر قبول کر لیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اگر دوبارہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کہہ دینا

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ برا بیٹا اپنے عمل سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے تم ایسے ہو کہ تو آپ کے لئے باعث زینت ہو نہ کہ باعث شرم ہو ان کے ساتھ رحم کرو تمہارے دلوں سے اگر چہ وہ مذہب مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں ہو وہ نیک کام میں بھی ان کو سبقت کرنے دو کیونکہ تم اس کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو خدا کی قسم خدا کی سب سے بڑھ کر محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورت تقیہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباؤ اجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں
فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (جو خوف قتل و مال جوارح وغیرہ) اور صاحب تقیہ زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت کا
فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے کہ میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھوں کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں بے شک

تقیہ مومن کے لئے سپر ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کس چیز نے تم کو تقیہ کے ذریعہ سے سپاس گزاری سے روکا خدا کی قسم خدا کو معلوم ہو جائے گا کہ آیت وہ مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو عمار اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے
فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا و رسول نے ... کیا ہے

يتقي بها الدم فاذا بلغ الدم فليس تقية

١٧- عن ابي عبد الله عليه السلام قال كلما تقارب هذا الامر كان اشد للتقية

١٨- قال ابو جعفر عليه السلام التقية في كل شيء يضطر اليه ابن آدم فقد احله الله له

١٩- عن ابي عبد الله عليه السلام قال التقية ترس الله بينه وبين خلقه

٢٠- قال ابو جعفر عليه السلام خالطوهم بالبرانية وخالفوهم بالجوانية اذا كانت الامرة صبيانية

٢١- قلت لابي جعفر عليه السلام رجلان من اهل الكوفة اخذا فقيل لهما ابرءا من امير المؤمنين فبرئ واحد منهما وابى الآخر فخلي سبيل الذي برئ وقتل الآخر فقال اما الذي برئ فرجل فقيه في دينه واما الذي لم يبرء فرجل تعجل الى الجنة

٢٢- قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول التقية ترس المؤمن والتقية حرز المؤمن ولا ايمان لمن لا تقية له ان العبد ليقع اليه الحديث من حديثنا فيذيعه فيكون له ذلا في الدنيا وينزع الله عز وجل ذلك النور منه

تاکہ مومن کا خون محفوظ رہے اور اگر خون بہنے سے روک تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت محمدؐ کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہئے تاکہ کوئی مخالف طعنہ زنی نہ کرے، ورنہ سب آثار ہوں

فرمایا امام باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے لئے انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ ظاہر میں ان سے میل جول رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جب کہ حکومت بازیچۂ اطفال ہو

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شخص جو ان کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے ان سے کہا گیا کہ تم امیرالمومنین پر تبرا کرو۔ ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا جس نے تبرا کیا تھا اسے چھوڑ دیا گیا اور دوسرے کو قتل کر دیا گیا۔ حضرت نے فرمایا جس نے تبرا کیا وہ علم دین کا عالم تھا اور جس نے تبرا نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہؑ سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور حفظ مومن کے لئے حرز ہے۔ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں جو ہماری حدیث کو سنے اور اسکی اشاعت کرے تو اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی، اور اللہ نور کو اس کے دل سے نکال لے گا

باب ۹۸۔ راز کو چھپانا

۱۔ عن علی بن الحسین علیہما السلام قال وددت واللہ انی افتدیت خصلتین فی الشیعۃ لنا ببعض لحم ساعدی النزق وقلۃ الکتمان

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے واللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے دور کرنے میں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں ایک تندمزاجی دوسرے بات کا کم چھپانا

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا خدا نے اسے عزت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا

۳۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام امر الناس بخصلتین فضیعوھما فصاروا منھما علی غیر شیٔ الصبر والکتمان

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا۔ ایک ان میں صبر ہے دوسرے راز کا چھپانا

۴۔ عن عبد اللہ بن بکیر عن رجل عن ابی جعفرؑ قال دخلنا علیہ جماعۃ فقلنا یا ابن رسول اللہ انا نرید العراق فاوصنا فقال ابو جعفر لیقوی شدیدکم ضعیفکم ولیعد غنیکم علی فقیرکم ولا تبثوا سرنا ولا تذیعوا امرنا واذا جاءکم عنا حدیث فوجدتم علیہ شاھدا او شاھدین من کتاب اللہ فخذوا بہ والا فقفوا عندہ ثم ردوہ الینا حتی یتبین لکم واعلموا ان المنتظر لھذا الامر لہ مثل اجر الصائم القائم ومن ادرک قائمنا فخرج معہ فقتل عدونا کان لہ مثل اجر عشرین شھیدا ومن قتل مع قائمنا کان لہ مثل اجر خمسۃ وعشرین شھیدا

راوی کہتا ہے کہ ہم چند آدمی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور عرض کیا ہم کو عراق جانا ہے ہمیں کچھ نصیحت فرمائیے حضرت نے فرمایا جو علم دین میں قوی ہیں انکو چاہیے کہ جو علم میں کمزور ہیں انکو قوت پہنچائیں اور مالدار فقیروں کی عیادت کریں اور ہمارے راز لوگوں پر ظاہر نہ کریں جب ہماری حدیث سنو اور اس پر ایک یا دو گواہ قرآن سے پاؤ تو اسے بیان کرو بلکہ مخالف خاموش رہے ورنہ اسے روک کر ہمارے پاس بھیجو تاکہ ہم وہ شواہد مہیا کر دیں اور آگاہ ہو اس امر کے منتظر کے لئے ایک خاص قسم کا روزہ دار کا اجر ہے اور جو ہمارے قائم کو پالے اور اس کے ساتھ خروج کرے اور ہمارے دشمن کو قتل کرے تو اس کا اجر ایک شہید کا ہے اور جو ہمارے قائم کے ساتھ رہ کر قتل ہو جائے تو اس کا اجر برابر ہے ۲۵ شہیدوں کے

۵۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا کہ

إنه ليس من احتمال أمرنا التصديق له والقبول فقط من احتمال أمرنا ستره وصيانته من غير أهله فأقرئهم السلام وقل لهم رحم الله عبداً اجترّ مودة الناس إلى نفسه حدثوهم بما يعرفون واستروا عنهم ما ينكرون ثم قال والله ما الناصب لنا حرباً بأشد علينا مؤونة من الناطق علينا بما نكره فإذا عرفتم من عبد إذاعة فامشوا إليه وردوه عنها فإن قبل منكم وإلا فتحملوا عليه بمن يثقل عليه ويسمع منه فإن الرجل منكم يطلب الحاجة فيلطف فيها حتى تقضى له فالطفوا في حاجتي كما تلطفون في حوائجكم فإن هو قبل منكم وإلا فادفنوا كلامه تحت أقدامكم ولا تقولوا إنه يقول ويقول فإن ذلك يحمل عليّ وعليكم أما والله لو كنتم تقولون ما أقول لأقررت أنكم أصحابي هذا أبو حنيفة له أصحاب وهذا الحسن البصري له أصحاب وأنا امرؤ من قريش قد ولدني رسول الله وعلمت كتاب الله وفيه تبيان كل شيء بدء الخلق وأمر السماء وأمر الأرض وأمر الأولين وأمر الآخرين وأمر ما كان وأمر ما يكون كأني أنظر إلى ذلك نصب عيني.

ہمارے امر امامت کی اختیار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اسکی تصدیق کی جائے اور فقط قبول کر لیا جائے بلکہ چاہئے یہ کہ نااہلوں (مخالفوں) سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے (ہماری احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں۔ ہمارے دوستوں سے ہمارا سلام کہو اور کہو کہ رحم کرے اللہ اس بندہ پر جو بحالت تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے وہ باتیں بیان کرو جس کے خواہ وہ قرآن سے جانتے ہوں اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو خدا کی قسم ایک ناصبی سے جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے ہمیں زیادہ نقصان اسکی دوستی سے پہنچتا ہے جو ہمارے راز ہمارے دشمن سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی معلوم ہو جو اشاعت امر امامت کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے روکو اگر وہ مان جائے تو بہتر ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس کے نزدیک گراں ہو اور وہ اسکی بات کان لگا کر سنے۔ بعض لوگ تم سے طلب حاجت کرتے ہیں تم انکی ضرورت پوری کرتے ہو تو وہ تم پر مہربان ہوتے ہیں پس میری اس ضرورت کے لئے تم ان پر
۱۰ اسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر مہربانی کرتے ہو پس اگر وہ مان جائے تو بہتر ورنہ تم اس کے کلام کو اپنے پیروں تلے کچل دو یعنی کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا ایسا کہتا ہے اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے قسم خدا کی اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں کہ تم میرے اصحاب ہو۔ یہ ابو حنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں (وہ کس طرح ان کے غلط فتووں پر عمل کرتے ہیں) اور میں باوجودیکہ قریشی اور اولاد رسول سے ہوں اور کتاب خدا کا علم رکھتا ہوں جس میں ہر شے کا بیان ہے ابتدائے خلقت سے لیکر امر آسمان و زمین امر اولین و آخرین کا اور جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے پھر بھی میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے

٩ - قال ابو عبد الله اخبرت بما اخبرتك به احداً قلت لا الا سليمان بن خالد قال احسنت اما سمعت قول الشاعر

فلا يعدون سري وسرك ثالثاً
الا كل سر جاوز اثنين شائع

١٠ - سألت ابا الحسن الرضا عليه السلام عن مسألة فابى وامسك ثم قال لو اعطيناكم كما تريدون كان شراً لكم واخذ برقبة صاحب هذا الامر قال ابو جعفر ولاية الله اسرها الى جبرئيل واسرها جبرئيل الى محمد واسرها محمد الى علي واسرها علي الى من شاء الله ثم انتم تذيعون ذلك من الذي امسك حرفاً سمعه قال ابو جعفر في حكمة آل داود ينبغي للمسلم ان يكون مالكاً لنفسه مقبلاً على شأنه عارفاً باهل زمانه فاتقوا الله ولا تذيعوا حديثنا فلولا ان الله يدافع عن اوليائه وينتقم لاوليائه من اعدائه اما رأيت ما صنع الله بآل برمك وما انتقم لابي الحسن عليه السلام وقد كان بنو الاشعث على خطر عظيم فدفع الله عنهم بولايتهم لابي الحسن وانتم بالعراق ترون اعمال هؤلاء الفراعنة وما امهل الله لهم فعليكم بتقوى الله ولا تغرنكم الحياة الدنيا ولا تغتروا بمن قد امهل له فكان الامر قد وصل اليكم

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کیا میں نے جو خبر تجھ سے بیان کی تھی تو نے کسی سے کہہ دیا میں نے کہا سلیمان بن خالد کے سوا اور کسی سے نہیں کہا فرمایا ٹھیک کیا تو نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا

میرا اور تیرا بھید دو سے تیسرے تک نہ جائے
آگاہ ہو جو بھید دو سے گزرا وہ سات تک پہنچا

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک حادثہ کے متعلق سوال کیا حضرت نے جواب سے انکار کیا اور خاموش ہو گئے پھر فرمایا اگر جو تم چاہتے ہو ہم تمہیں بتا دیں تو یہ ایک مصیبت بن جائے گا تمہارے لئے اور صاحب امامت کے لئے بھی۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ولایت کی اللہ نے جبرئیل کو اور جبرئیل نے حضرت رسول خدا کو (جیسا کہ شب معراج میں ہوا) تک چھپنے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور راز بتایا علی علیہ السلام کو اور علی نے جس کو چاہا بتایا (یعنی یہ سلسلہ ائمہ اہلبیت تک جاری رہا) تم اسے ظاہر کرتے ہو دفعہ پر تمام آل محمد کی تم میں کون ہے کہ باز رہے اس بات کو بیان کرنے سے جو اس نے سنا ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آل داؤد کی حکمتوں میں ایک یہ بات بھی تھی کہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خود داری کرے اور اپنے اہل زمانہ کو پہچانے۔ پس اللہ سے ڈرو اور ہماری حدیث کو شائع نہ کرو۔ خدا اپنے اولیاء سے ہر بلا کو خود دفع کرے گا اور اپنے اولیا کے دشمنوں سے خود بدلہ لے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے برامکہ سے (جو دشمن آل رسول تھے) کیا لیا اور امام موسیٰ کاظم کے دشمن (اسمعیل بن جعفر) سے کیسا بدلہ لیا اور اولاد اشعث (جو شیعہ تھی اس سے جو امامت امام موسیٰ کاظم کی امامت کی معتقد تھی اللہ نے خطرۂ عظیم کو ان سے کیسے دفع کیا۔ تم نے ان فرعونوں (بنی عباس) کے حکام کو عراق میں دیکھا خدا نے ان کو مہلت دے رکھی ہے۔ تم اللہ سے ڈرو

دنیا کی زندگی تم کو دھوکہ نہ دے اور نہ اسکی زندگی جس کو اللہ نے مہلت دے رکھی ہے اور نہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے ہاتھوں میں رہے گی، یہ حکومت ایک دن تم تک پہنچے گی

١١ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول قال رسول الله طوبیٰ لعبد نومة عرفه الله ولم یعرفه الناس اولئک مصابیح الهدیٰ وینابیع العلم ینجلی عنهم کل فتنة مظلمة لیسوا بالمذاییع البذر ولا بالجفاة المرائین

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خوش خبری ہو اس گمنام بندہ کے لئے جسے اللہ پہچانتا ہے اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کار دین انجام دیتا ہے) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم کے سرچشمے ہیں خدا ان کے ذریعے فتنوں کی تاریکی کو دور کرتا ہے نہ وہ راز کو ظاہر کرنے والے چغل خور ہیں اور نہ جاہلانہ خود نما۔

١٢ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المومنین علیه السلام طوبیٰ لکل عبد نومة لا یوبه له یعرف الناس ولا یعرفه الناس یعرفه الله منه برضوان اولئک مصابیح الهدیٰ ینجلی عنهم کل فتنة مظلمة ویفتح لهم باب کل رحمة لیسوا بالبذر المذاییع ولا الجفاة المرائین وقال قولوا الخیر تعرفوا به واعملوا الخیر تکونوا من اهله ولا تکونوا عجلاً مذاییع فان خیارکم الذین اذا نظر الیهم ذکر الله وشرارکم المشاؤون بالنمیمة المفرقون بین الاحبة المبتغون للبراء المعایب

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا خوش خبری ہو اس غیر مشہور گمنام بندہ کے لیے جو اس کی پروا نہیں کرتا کہ لوگوں کو پہچانے۔ لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اس کو پہچانتا ہے اپنی مرضی کے ساتھ، ایسے لوگ ہدایت کے چراغ ہیں ان سے فتنہ کی ہر تاریکی میں روشنی پھیل جاتی ہے اور رحمت الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں نہ تو وہ راز فاش کرنے والے چغلخور ہیں اور نہ جاہلانہ خودنما اور حضرت نے فرمایا اچھی بات کہو تم اسکی وجہ سے پہچانے جاؤ گے اور عمل خیر کرو اور اسکی اہل میں سے ہو اور جلد باز چغلخور نہ ہو۔ تم میں سے نیک لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آئے اور تم میں بدترین لوگ چغلیاں کھانے والے اور دوستوں میں تفرقہ ڈالنے والے اور تلاش کرنے والے بے عیبوں میں عیب

١٣ - قال قال ابو عبد الله علیه السلام کفوا السنتکم والزموا بیوتکم فانه لا یصیبکم امر تخصون به ابداً ولا تزال الزیدیة لکم وقاءً ابداً

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنی زبانوں کو تقیہ کی صورت میں روکو اور اپنے گھروں میں بیٹھ جاؤ یعنی اپنے نفسوں پر خروج نہ کرو تاکہ تم دوامی مصیبت سے محفوظ ہو خروج قائم آل محمد تک اور زیدیہ فرقہ کے لوگ جو جہاد بالسیف کے معتقد ہیں تمہارے لئے مصیبت لانے والے ہیں (رحم) یہ مصیبت زیدیوں ہی کے لیے چھوڑ دو